بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم اہلِ بیتؑ اقلیمِ سخن کے فرمانروا ہیں۔ نہج البلاغہ

ہزار گوہر

از شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی

مترجم: علامہ اقبال حسین مقصود پوری

جامعۃ الشّیعہ دار التبلیغ الاسلامی رجسٹرڈ

کوٹ اڈّو پاکستان

کتاب: ہزار گوہر

مترجم: الحاج علامہ اقبال حسین مقصود پوری

کمپوزنگ: سید علیم حیدر نقوی

طبع اول: 2021ء

ناشر: مرکز افکارِ اسلامی

ہدیہ:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ الَّذِیۡ لَا یَبۡلُغُ مِدۡحَتَہُ الۡقَائِلُوۡنَ وَلَا یُحۡصِیۡ نَعۡمَاءَہُ الۡعَادُّوۡنَ. وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشۡرَفِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ، اَلۡخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَ الۡفَاتِحِ لِمَا انۡغَلَقَ، وَ الۡمُعۡلِنِ الۡحَقَّ بِالۡحَقِّ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ اَسَاسُ الدِّیۡنِ وَ عِمَادُ الۡیَقِیۡنِ.

اللہ سبحانہ نے قرآن مجید میں بارہا اپنی نعمات کی یاد دہانی کروائی اور سورۃالرحمٰن میں متعدد نعمات کو بیان فرما کر بار بار پوچھتا ہے: "اور تم دونوں (جن وانس) اللہ تعالیٰ کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟" اس سورۂ مبارکہ کا آغاز "رحمان" کی صفت سے فرمایا، جو اشارہ ہے کہ یہ سب آپ کو استحقاق کی وجہ سے نہیں بلکہ رحمانیت کی بنا پر دیا جا رہا ہے۔ پھر پہلی نعمت قرآن مجید کی تعلیم کو قرار دیا اور پھر خلقتِ انسان کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اور اسے بیان کی تعلیم دی۔"

یہی بیان انسان کے مافی الضمیر کو واضح کرتا ہے اور انسان کو حیوان سے بلند تر بناتا ہے۔ انبیاء کرام آئے، وحی کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کو بیان فرمایا۔ پیغمبر اکرمؐ کی ذات کے لئے ارشاد ہوا: "وہ اپنی مرضی سے کچھ بولتا ہی نہیں مگر وہی کہتا ہے جو وحی کہتی ہے۔" اسی ذاتِ گرامی مصطفیٰؐ کے چبائے ہوئے لقموں سے پرورش پانے والے شاگردِ نبی اکرمؐ "نہج البلاغہ" میں رسول اللہؐ سے اپنے تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: "تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ سے قریب کی عزیزداری اور مخصوص قدر و منزلت کی وجہ سے میرا مقام ان کے نزدیک کیا تھا؟ میں بچہ تھا کہ رسول اللہؐ نے مجھے گود میں لے لیا تھا، اپنے سینے سے چمٹائے رکھتے تھے، بستر میں اپنے پہلو میں جگہ دیتے تھے، اپنے جسم مبارک کو مجھ سے مس کرتے تھے اور اپنی خوشبو مجھے سنگھاتے تھے۔ پہلے آپ کسی چیز کو چباتے پھر اس کے لقمے بنا کر میرے منہ میں دیتے تھے۔ انہوں نے نہ تو میری کسی بات میں جھوٹ کا شائبہ پایا، نہ میرے کسی کام میں لغزش و کمزوری دیکھی۔" (نہج البلاغہ: خطبہ 190)

یہی متعلّمِ مصطفیٰؐ علی مرتضیٰؑ فرماتے ہیں: "ہم اقلیمِ سخن کے فرمانروا ہیں۔" (نہج البلاغہ: خطبہ 230) یعنی اس بیان و کلام کے ہم امیر ہیں۔ اس امیرِ بیان کے بکھرے ہوئے حکمت بھرے کلام کو ہمیشہ صاحبانِ عقل جمع کرکے اپنی سوچوں کو منور کرتے رہتے ہیں۔

امیر المؤمنینؑ کے ان حکمت بھرے کلمات کا قدیمی ترین مجموعہ جو اس وقت الگ کتاب کی صورت میں موجود ہے وہ اہل سنت کے مشہور عالم "ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ متوفی 255ھ" کی کتاب "مِأَةُ كَلِمَةٍ" سو کلمات ہیں۔ جن کی مختلف علماء نے شرح کی ہیں۔ جاحظ اکثر کہا کرتے تھے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ کا ہر جملہ ہزار جملے کے برابر ہے۔ ان سو کلمات کی ایک شرح اہل سنت کے مشہور عالم "رشید الدین وطواط" نے "مطلوب کل طالب من کلام علی بن ابی طالبؑ" کے نام سے لکھی ہے اور ان سو کلمات کا فارسی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

امیر المؤمنینؑ کے کلام کو جمع کرنے والوں اور اس کلام کی عظمت کو بیان کرنے والوں کی ایک طولانی فہرست ہے۔ چوتھی صدی ہجری کے اختتام پر بغداد کے ایک شیعہ عالم "سید ابوالحسن محمد رضی متوفی 406ھ" نے حالاتِ آئمہؑ پر ایک کتاب "خَصَائِصُ الْأَئِمَّةِ" کے نام سے لکھنی شروع کی۔ انہوں نے جناب امیر المؤمنینؑ کے حالات لکھے اور اس کے اختتام پر آپؑ کے بعض مختصر اقوال درج فرمائے، جن سے متاثر ہو کر ان کے قریبی افراد نے ان سے درخواست کی کہ آپ امیر المؤمنینؑ کا مزید کلام جمع کریں۔ تو ان کی خواہش پر سید رضیؒ نے آپ کے خطبات، خطوط، وصیتیں اور مختصر اقوال جمع کئے اور اس مجموعہ کا نام "نہج البلاغہ" رکھا۔

"نہج البلاغہ" کو اتنی اہمیت ملی کہ اب تک دو سو کے قریب شیعہ و سنی علماء اس کی مکمل یا بعض حصوں کی شرح لکھ چکے ہیں۔ اہل سنت کے مشہور عالم مفتی مصر "علامہ شیخ محمد عبدہ" نے نہج البلاغہ پر بہت کام کیا اور اس کی شرح لکھی جس میں ایک مقام پر لکھتے ہیں: "اس عربی زبان والوں میں کوئی ایسا نہیں جو اس کا قائل نہ ہو کہ امام علی بن ابی طالبؑ کا کلام، کلامِ خدا و کلامِ رسولؐ کے بعد ہر کلام سے بلند تر، زیادہ پُر معانی اور زیادہ فوائد کا حامل ہے۔" عرب عیسائی دانشوروں نے بھی خوبصورت الفاظ میں نہج البلاغہ کو سراہا۔ مشہور عیسائی ادیب اور شاعر "پولس سلامہ" اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "یہ معارف و علوم کا مرکز اور اسرار و رموز کا کھلا ہوا دروازہ ہے۔ یہ نہج البلاغہ کیا ہے؟ ایک روشن کتاب میں بکھرے ہوئے موتی، یہ چنے ہوئے پھولوں کا ایک باغ ہے۔"

"نہج البلاغہ" پر لکھی جانے والی درجنوں شروح میں سب سے زیادہ شہرت پانے والی شرح ایک اہل سنت عالم "ابو حامد عزّالدین عبدالحمید بن ھبۃ اللہ بن ابی الحدید معتزلی" کی ہے۔

آپ یکم ذی الحجہ 586ھ کو عراق کے شہر مدائن میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ھبۃ اللہ مدائن اور بغداد کے مشہور خطیب اور قاضی رہے ہیں۔ اور ان کے بھائی موفق الدین احمد بھی ایک علمی مقام رکھتے تھے۔ عبدالحمید بغداد کے مدرسہ "النظامیہ" میں پڑھے۔ اور تاریخ، ادب، فقہ اور کلام کے مشہور عالم تھے۔ آپ نے 656ھ کو بغداد میں وفات پائی۔

ابو حامد عبدالحمید اپنے دادا کے نام کی نسبت سے "ابن ابی الحدید" کے نام سے معروف ہیں۔ اور ان کی نہج البلاغہ کی شرح "شرح ابن ابی الحدید" کے نام سے ہی مشہور ہے۔ یہ شرح بیس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور چار سال آٹھ ماہ میں انہوں نے اسے مکمل کیا۔ اپنی شرح میں کئی بار کلام امیر المؤمنینؑ کی مدح کرتے ہیں۔ ایک مقام پر خود امیر المؤمنینؑ کے بارے میں لکھتے ہیں: "آپ فصحاء کے امام اور اہل بلاغت کے سردار ہیں۔ آپ ہی کے کلام کے متعلق یہ مقولہ ہے کہ وہ خالق کے کلام کے نیچے اور تمام مخلوق کے کلام سے بالاتر ہے۔ اور آپ ہی سے دنیا نے خطابت و بلاغت کے فن کو سیکھا۔"

ابن ابی الحدید نہج البلاغہ کے خطبہ 218 جو "سورۃ التکاثر" کی آیات کی تفسیر ہے، کی شرح میں لکھتے ہیں:

"اُقْسِمُ بِمَنْ تُقْسِمُ الْاُمَمُ کُلُّهَا بِهِ، لَقَدْ قَرَأْتُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ مُنْذُ خَمْسِيْنَ سَنَةً وَ اِلَى الْآنَ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفِ مَرَّةٍ."

میں اس کی قسم کھاتا ہوں کہ سب امتیں جس کی قسم کھاتی ہیں کہ میں نے یہ خطبہ گزشتہ پچاس سالوں سے اب تک ایک ہزار بار سے زیادہ پڑھا ہے۔ پھر لکھتے ہیں: "پڑھتے ہوئے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ میں وہ شخص ہوں جس کی حالت آپؑ بیان فرما رہے ہیں۔"

چار سال آٹھ ماہ کی طویل مدت کلامِ علیؑ کے ساتھ بسر کرکے اور بیس جلدوں پر مشتمل علمی و ادبی و تاریخی شرح لکھ کر ابن ابی الحدید تھکے نہیں، بلکہ ان میں علم کی پیاس مزید بڑھی اور انہوں نے اس شرح کے اختتام پر نو سو اٹھانوے (998) مزید اقوال جمع کئے جن کے بارے میں ابن ابی الحدید لکھتے ہیں:

"جناب سید رضی ابو الحسن کے حضرت امیر المؤمنینؑ کے کلام نہج البلاغہ سے نقل شدہ یہ آخری سطریں تھیں جن کی ہم اللہ تعالیٰ کی مدد سے شرح کر دی ہے۔ اب ہم مولائے کائناتؑ

کے اُن حکمت آمیز کلمات کا تذکرہ کرتے ہیں جو جناب سید رضی نے ذکر نہیں فرمائے مگر لوگوں نے انہیں آپؑ سے منسوب کیا ہے۔ ان میں سے بعض کو شہرت حاصل ہے اور بعض اتنے مشہور تو نہیں لیکن آپؑ سے روایت کیے گئے ہیں اور آپؑ کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ بعض کلمات آپؑ کے علاوہ دوسرے حکماء کے ہیں مگر آپؑ کے کلام کی مانند ہیں اور آپؑ کی دانائی کی باتوں کے مشابہ ہیں اور چونکہ مفید حکمت کی باتوں پر مشتمل ہیں اسی لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ یہ کتاب ان سے خالی نہ ہو۔ تاکہ یہ اس کتاب نہج البلاغہ کی تکمیل اور تتمہ قرار پائے۔

بعض مقامات پر کچھ تکرار بھی ہوا ہے مگر کتاب کے طویل ہونے یا نظروں سے دوری کے باعث ہم اُس کی طرف اشارہ نہیں کر پائے۔ ہم نے ان کلمات کو گنا تو ہزار پایا۔

ان کلمات کی اہمیت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے 1929ء میں بیروت سے "اَلْفُ كَلِمَةٍ" کے نام سے ان کلمات پر مشتمل الگ کتاب شائع ہوئی۔ اردو زبان افراد اب تک حکمت سے مالا مال اِس خزانے سے ناآشنا تھے۔ اللہ سبحانہ نے فرصت نصیب فرمائی کہ اِس خزانے کو امیر المؤمنینؑ کے چاہنے والوں تک پہنچا سکیں۔ یہ موقعہ یُوں مُیسّر آیا کہ عمدۃ الافاضل جناب حجۃ الاسلام مولانا مقبول حسین علوی جو کہ ارشاد و تبلیغ کے سلسلہ میں برطانیہ میں ساکن ہیں۔ اُنہیں میرے ساتھ یقیناً خصوصی اُنس ہے اور لکھوں کہ یقیناً موروثی ہے تو بے جا نہ ہو گا کیوں کہ ان کے والد مرحوم مغفور لہ ملک محمد اقبال بھی کچھ اسی طرح میرے مہربان تھے کہ وہ خیر و ہدایت وارشاد کے امور میں مجھے شامل فرماتے تھے۔

جناب مولانا موصوف نے مواصلاتی رابطہ پر حکم فرمایا کہ آج کل کرونا وبا کی مشکلات کے باعث یقیناً آپ کے پاس فرصت ہو گی۔ تو کیا ہی اچھا ہو کہ ابن ابی الحدید معتزلی کی شرح نہج البلاغہ کی آخری جلد میں آخر پر جو شارح علّام نے مولائے کائنات حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے کلماتِ حکمت درج کیے ہیں اُن کو اردو زبان میں منتقل کر دیں۔ اور پھر اُن کا خصوصی لطف اپنی مادر علمی دینی درس گاہ جامعۃ الشیعہ کربلا شریف کوٹ اڈّو پر ہوا کہ اِسے اس مقدس مرکز تعلیم و تربیت کے نام سے چھپوایا جائے۔ میں اس وقت عجب حیرت کا شکار ہوں کہ یہ کوئی معمولی کام نہیں۔ لیکن اس عظیم نیکی کی عظیم سعادت کے مدِ نظر یہ اس قابل بھی نہیں کہ اس سے گلوخلاصی کرائی جائے۔ یقیناً یہ لطف ذات کردگار ربّ ذوالجلال ہے کہ مجھے یہ سعادت نصیب ہو۔ لیکن یہ احساس بشدّت دامن گیر ہے کہ وہ

ذات جس نے قرآن کریم کو بحر عمیق فرمایا اور جسے رسول اکرمؐ نے عدیلِ قرآن قرار دے کر حدیث ثقلین میں اعلان فرمایا۔ تو یہ ناچیز اُن کے کلمات کے بارے میں کس طرح یہ فیصلہ کرے گا کہ ان کا معنی و مفہوم یہی ہے۔ بہرحال مولائے کائناتؑ کے حضور بصد ادب دست بستہ گزارش ہے کہ خود معاونت فرمائیں گے اور قلمی لغزشوں سے در گزر فرمائیں گے۔ وہی تو عروۃ الوثقی اور حبل اللہ المتین ہیں۔

عربی زبان آسمانی و قرآنی زبان ہے اسے قرآن کریم میں عربی مبین کے ساتھ موصوف کرکے ذکر کیا گیا ہے، اس زبان کی خاصیّت ہے کہ یہ اپنے آپ میں خود کفیل ہے اور کسی دوسری زبان و لغت کی محتاج نہیں ہے جب کہ اسے جب کسی دوسری زبان میں ڈھالنا ہو تو بہت مشکل مرحلہ ہے۔ کیوں کہ باقی عام لغات اپنے بیان میں بھی دوسری لغات کی محتاج ہیں۔ تو عربی کے ترجمہ کے وقت اس کے بعض اوقات ایک لفظ کا معنی کرنے کے لیے دوسری زبانوں کے کئی ایک الفاظ کا سہارا لینا ناگزیر ہوتا ہے۔ اور پھر اگر اس عربی کے الفاظ عرش سے نازل ہوئے ہوں تو کیا اور اگر ساکنانِ عرشِ الٰہی کی زبانوں سے نکلے ہوں تو پھر کیا حال ہوگا؟ علیٰ کلِّ حال اپنی طرف سے قریب قریب مفاہیم کا سہارا لے کر پاکیزہ اذہان تک اس کلام کی رسائی کی کوشش کی جائے گی۔

وَ مِنَ اللهِ التَّوْفِيْقُ

العبد العاصی:

اقبال حسین مقصودپوری

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(1) کَانَ کَثِیۡرًا مَا یَقُوۡلُ اِذَا فَرَغَ مِنۡ صَلَاةِ اللَّیۡلِ:اَشۡهَدُ اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَهُمَا آیَاتٌ تَدُلُّ عَلَیۡكَ، وَشَوَاهِدُ تَشۡهَدُ بِمَا اِلَیۡهِ دَعَوۡتَ، كُلُّ مَا یُؤَدِّیۡ عَنۡكَ الۡحُجَّةَ، وَیَشۡهَدُ لَكَ بِالرُّبُوۡبِیَّةِ، مَوۡسُوۡمٌ بِآثَارِ نِعۡمَتِكَ وَمَعَالِمِ تَدۡبِیۡرِكَ، عَلَوۡتَ بِهَا عَنۡ خَلۡقِكَ، فَاَوۡصَلۡتَ اِلَی الۡقُلُوۡبِ مِنۡ مَعۡرِفَتِكَ مَا آنَسَهَا مِنۡ وَحۡشَةِ الۡفِكۡرِ، وَكَفَاهَا رَجۡمُ الۡاِحۡتِجَاجِ، فَهِیَ مَعَ مَعۡرِفَتِهَا بِكَ وَوَلَهِهَا اِلَیۡكَ شَاهِدَةٌ بِاَنَّكَ لَا تَأۡخُذُكَ الۡاَوۡهَامُ، وَلَا تُدۡرِكُكَ الۡعُقُوۡلُ وَلَا الۡاَبۡصَارُ، اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اُشِیۡرَ بِقَلۡبٍ اَوۡ لِسَانٍ اَوۡ یَدٍ اِلٰی غَیۡرِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ، وَاحِدًا اَحَدًا، فَرۡدًا صَمَدًا، وَنَحۡنُ لَكَ مُسۡلِمُوۡنَ.

نمازِ شب سے فارغ ہوتے ہی اکثر اِس طرح دعا فرماتے: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ زمین و آسمان اور ان کے درمیان تمام موجودات تیری ذات (اللہ تعالیٰ) کے ایسے آثار ہیں جو تیری موجودگی پر دلالت کرتے ہیں اور ایسے شواہد ہیں جو تیری دعوت کی گواہی دیتے ہیں اور یہ سب آثار و شواہد تیری طرف حجت اور دلیل ہیں اور تیری ربوبیت کی گواہی دیتے ہیں۔ انہیں تیری نعمت کے آثار سے موسوم ہیں۔ اور یہ تیری اس تدبیر کے نشانات ہیں جس کے ذریعے تو اپنی مخلوقات سے بلند و بالا ہے۔ تو نے اپنی مخلوقات کے دلوں تک اپنی معرفت پہنچائی جس نے ان کی فکر کی وحشت کو اُنس میں بدل دیا۔ اور حجت بازیوں کے تیروں کے سامنے دفاع کے لیے کافی قرار پائی۔ پس وہ قلوب تیری معرفت اور تیرے ساتھ بے حد محبت کے باوجود اِس بات کے گواہ ہیں کہ تیری ذات اِس قدر بلند وبالا ہے کہ اوہام و ادراکِ انسانی اور ابصار کو اس تک رسائی نہیں ہے۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِس سے کہ قلبی طور پر یا زبان کے ساتھ یا ہاتھ

کے ساتھ تیرے غیر کی طرف اشارہ کروں۔ نہیں کوئی معبود مگر تیری ذات۔ تو واحد ہے۔ فرد ہے۔ صمد ہے۔ اور ہم تیرے سامنے تسلیم ہیں۔"

(2) اِلٰهِيْ كَفَانِيْ فَخْرًا اَنْ تَكُوْنَ لِيْ رَبًّا، وَ كَفَانِيْ عِزًّا اَنْ اَكُوْنَ لَكَ عَبْدًا. اَنْتَ كَمَا اُرِيْدُ فَاجْعَلْنِيْ كَمَا تُرِيْدُ.

اے میرے معبود! میرے لیے یہ فخر کافی ہے کہ تو میرا ربّ ہے اور اسی میں میری عزّت ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں جس طرح چاہتا تھا تجھے ویسے پایا۔ اب تو مجھے ویسا بنا جس طرح تو چاہتا ہے۔

(3) مَا خَافَ امْرُؤٌ عَدَلَ فِيْ حُكْمِهٖ، وَ اَطْعَمَ مِنْ قُوَّتِهٖ، وَ ذَخَرَ مِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ.

اپنے فیصلے میں عدالت کرنے والا اور اپنی کمائی سے کھانے والا اور اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لیے ذخیرہ کرنے والا شخص کبھی خوف نہیں کرتا۔

(4) اَفْضِلْ عَلٰى مَنْ شِئْتَ تَكُنْ اَمِيْرَهٗ، وَاسْتَغْنِ عَمَّنْ شِئْتَ تَكُنْ نَظِيْرَهٗ، وَاحْتَجْ اِلٰى مَنْ شِئْتَ تَكُنْ اَسِيْرَهٗ.

جس پر احسان کرو گے اس کے حکمران بن جاؤ گے۔ جس سے بے احتیاجی رکھو گے اس کے مثل و نظیر بن جاؤ گے۔ اور جس سے احتیاج رکھو گے اس کے اسیر بن جاؤ گے۔

(5) لَوْ لَا ضَعْفُ الْيَقِيْنِ مَا كَانَ لَنَا اَنْ نَشْكُوَ مِحْنَةً يَسِيْرَةً، نَرْجُوْ فِي الْعَاجِلِ سُرْعَةَ زَوَالِهَا، وَ فِي الْاٰجِلِ عَظِيْمَ ثَوَابِهَا، بَيْنَ اَضْعَافِ نِعَمٍ لَوِ اجْتَمَعَ اَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ عَلٰى اِحْصَائِهَا، مَا وَفَوْا بِهَا فَضْلًا عَنِ الْقِيَامِ بِشُكْرِهَا.

اگر ہمارے یقین کمزور نہ ہوتے تو ہم کسی ایسی تھوڑی سی تکلیف پر کہ جس کے دنیا میں تھوڑے عرصہ بعد ختم ہونے کا یقین ہوتا ہے زبان شکوہ نہ کھولتے۔اور جس پر آخرت میں عظیم ثواب کے ملنے کی امید ہوتی ہے۔جب کہ ہم اس وقت بھی اور بہت ساری ایسی عظیم نعمتوں میں گھرے ہوتے ہیں کہ اگر زمین و آسمان کی تمام مخلوقات ان کے شمار میں مصروف ہو جائیں تو نہ کر سکیں۔چہ جائیکہ ہم ان کا شکر کر سکیں۔

(6) مِنۡ عَلَامَاتِ الۡمَأۡمُوۡنِ عَلٰی دِیۡنِ اللّٰہِ بَعۡدَ الۡاِقۡرَارِ وَالۡعَمَلِ، اَلۡحَزۡمُ فِیۡ اَمۡرِہٖ، وَالصِّدۡقُ فِیۡ قَوۡلِہٖ، وَالۡعَدۡلُ فِیۡ حُکۡمِہٖ، وَالشَّفَقَۃُ عَلٰی رَعِیَّتِہٖ، لَا تُخۡرِجُہُ الۡقُدۡرَۃُ اِلٰی خُرۡقٍ، وَلَا اللِّیۡنُ اِلٰی ضَعۡفٍ، وَلَا تَمۡنَعُہُ الۡعِزَّۃُ مِنۡ کَرَمِ عَفۡوٍ، وَلَا یَدۡعُوۡہُ الۡعَفۡوُ اِلٰی اِضَاعَۃِ حَقٍّ، وَلَا یُدۡخِلُہُ الۡاِعۡطَاءُ فِیۡ سَرَفٍ، وَلَا یَتَخَطّٰی بِہٖ الۡقَصۡدُ اِلٰی بُخۡلٍ، وَلَا تَأۡخُذُہٗ نِعَمُ اللّٰہِ بِبَطَرٍ.

اسلام کا اقرار کرنے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے بعد کسی کے دین کی سلامتی کی علامات میں سے ہے؛ (۱) پختہ یقین۔ (۲) سچ بولنا۔ (۳) فیصلوں میں عدالت کرنا۔ (۴) رعایا پر مہربان ہونا۔ (۵) اقتدار اور توانائی کے وقت حد سے تجاوز نہ کرنا۔ (۶) نرمی کرتے وقت کمزوری کی حد تک نہ چلا جانا۔ (۷) عزّت کا احساس معاف کرنے و کرم نوازی سے مانع نہیں ہوتا۔ (۸) معاف کرتے وقت کسی کا حق ضائع نہیں کرتے۔ (۹) عطا کرتے وقت فضو خرچی سے باز رہتے ہیں۔ (۱۰) میانہ روی اپناتے وقت بخل میں مبتلا نہ ہونا۔ (۱۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی فراوانی کے باعث متکبّر نہ ہو جانا۔

(7) اَلۡفِسۡقُ نَجَاسَۃٌ فِی الۡھِمَّۃِ، وَ کَلۡبٌ فِی الطَّبِیۡعَۃِ.

فسق سے ارادوں میں پلیدگی اور طبیعت میں درندگی آ جاتی ہے۔

(8)قُلُوْبُ الْجُهَّالِ تَسْتَفِزُّهَا الْاَطْمَاعُ، وَ تَرْتَهِنُ بِالْاَمَانِيِّ، وَ تَتَعَلَّقُ بِالْخَدَائِعِ. وَ كَثْرَةُ الصَّمْتِ زِمَامُ اللِّسَانِ، وَ حَسْمُ الْفِطْنَةِ، وَ اِمَاطَةُ الْخَاطِرِ، وَ عَذَابُ الْحِسِّ.

جاہلوں کے دلوں کو لالچ کھینچ لیتی ہے۔ وہ آرزوؤں کے گروی ہوتے ہیں اور ان کا دھوکہ بازی سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔زیادہ سکوت کرنے سے زبان قابو میں رہتی ہے اور فتنہ و آزمائش ختم ہوتی ہے اور خیال میں کشش پیدا ہوتی ہے اور احساس رُکا رہتا ہے۔

(9)عَدَاوَةُ الضُّعَفَاءِ لِلْاَقْوِيَاءِ، وَ السُّفَهَاءِ لِلْحُلَمَاءِ، وَ الْاَشْرَارِ لِلْاَخْيَارِ، طَبْعٌ لَا يُسْتَطَاعُ تَغْيِيْرُهُ.

کمزوروں کی طاقتوروں کے خلاف عدوات اور بے وقوفوں کا برد باروں اور داناؤں کا دشمن ہونا اور شریر لوگوں کی نیک لوگوں سے دشمنی طبعی ہوتی ہے جس کو بدلنا ممکن نہیں ہوتا۔

(10) اَلْعَقْلُ فِي الْقَلْبِ، وَ الرَّحْمَةُ فِي الْكَبِدِ، وَ التَّنَفُّسُ فِي الرِّئَةِ.

عقل کا مقام دل ہوتا ہے۔ رحم دلی جگر میں ہوتی ہے اور سانس کا تعلق پھیپھڑے سے ہوتا ہے۔

(11)اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَهْوَتِهٖ، وَحَجَزَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَلْبِهٖ، وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ شَرًّا وَكَّلَهُ اِلٰى نَفْسِهٖ.

جب خداوند متعال کسی شخص کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کی شہوت رانی اور اس کے درمیان رکاوٹ ڈال دیتا ہے۔ اور اس کے درمیان اور دلی خواہشات کے درمیان پردہ حائل کر دیتا ہے۔اور اگر اسے شر سے دوچار کرنا ہو تو اسے اپنے آپ پر چھوڑ دیتا ہے۔

(12)اَلصَّبْرُ مَطِيَّةٌ لَا تَكْبُوْ، وَ الْقَنَاعَةُ سَيْفٌ لَا يَنْبُوْ.

صبر وہ سواری ہے جو کبھی نہیں پھسلتی اور کفایت شعاری ایسی تلوار ہے جو کبھی خطا نہیں جاتی۔

(13) رَحِمَ اللهُ عَبْدًا اِتَّقٰى رَبَّهٗ، وَ نَاصَحَ نَفْسَهٗ، وَ قَدَّمَ تَوْبَتَهٗ وَ غَلَبَ شَهْوَتَهٗ، فَاِنَّ اَجَلَهٗ مَسْتُوْرٌ عَنْهُ، وَ اَمَلُهٗ خَادِعٌ لَهٗ، وَ الشَّيْطَانُ مُوَكَّلٌ بِهٖ.

اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر رحم فرماتا ہے جو اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرے۔اور اپنے نفس کو نصیحت کرے۔اور توبہ کو موت پر مقدم کرے۔اپنی شہوت پر غالب آ جائے کیوں کہ یقیناً اس کی موت کا وقت مخفی و نامعلوم ہے۔اور اس کی آرزوئیں اسے دھوکہ دینے والی ہیں اور شیطان اس کی گھات میں رہتا ہے۔

(14)مَرَّ بِمَقْبَرَةٍ ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ الْمُوْحِشَةِ ، وَ الْمَحَالِّ الْمُقْفِرَةِ؛ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ، وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ، وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، نَزُوْرُكُمْ عَمَّا قَلِيْلٍ، وَ نَلْحَقُ بِكُمْ بَعْدَ زَمَانٍ قَصِيْرٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ لَهُمْ ، وَ تَجَاوَزْ عَنَّا وَ عَنْهُمْ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَ اَمْوَاتًا، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ مِنْهَا خَلَقَنَا وَ عَلَيْهَا مَمْشَانَا، وَ فِيْهَا مَعَاشُنَا، وَ اِلَيْهَا يُعِيْدُنَا، طُوْبٰى لِمَنْ ذَكَرَ الْمَعَادَ وَ قَنِعَ بِالْكَفَافِ وَ اَعَدَّ لِلْحِسَابِ.

آپؑ کا ایک قبرستان سے گزر ہوا تو اہلِ مقابر کو خطاب کرکے فرمایا: ”اے وحشتناک گھروں اور ویران محلات میں رہنے والے مؤمنین و مؤمنات و مسلمین و مسلمات!تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ہم بہت جلدی تم سے آ ملیں گے۔اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ہم تمہارے ساتھ ملحق ہو جائیں گے۔ بار الٰہا! ہماری اور ان کی

مغفرت فرما۔ اور ہم سے اور ان سے در گزر فرما۔ تمام تعریفیں اس ذات کردِ گار اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جس نے زمین کو مردوں اور زندوں کو جمع کرنے والا بنایا۔ اور تمام تعریفیں اس ذات اللہ جلّ جلالہ کے لیے ہیں کہ جس نے ہمیں اسی زمین سے خلق فرمایا اور اسی پر چلایا اور اسی پر ہماری معاش قرار دی اور پھر اسی میں ہمیں لوٹا دے گا۔ خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے واپس لوٹنے کو یاد کیا اور کفایت شعاری سے کام لیا اور حسابِ یوم الحساب کی تیاری کر لی۔"

(15)اِنَّكُمْ مَخْلُوْقُوْنَ اقْتِدَارًا، وَ مَرْبُوْبُوْنَ اقْتِسَارًا، وَ مُضَمَّنُوْنَ اَجْدَاثًا، وَ كَائِنُوْنَ رُفَاتًا، وَ مَبْعُوْثُوْنَ اَفْرَادًا، وَ مَدِيْنُوْنَ حِسَابًا، فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً اقْتَرَفَ فَاعْتَرَفَ، وَ وَجِلَ فَعَقَلَ، وَ حَاذَرَ فَبَادَرَ، وَ عُمِّرَ فَاعْتَبَرَ، وَ حُذِّرَ فَازْدَجَرَ، وَ اَجَابَ فَاَنَابَ، وَ رَاجَعَ فَتَابَ، وَ اقْتَدٰى فَاحْتَذٰى، وَ تَاَهَّبَ لِلْمَعَادِ، وَ اسْتَظْهَرَ بِالزَّادِ لِيَوْمِ رَحِيْلِهٖ، وَ وَجْهِ سَبِيْلِهٖ، وَ لِحَالِ حَاجَتِهٖ، وَ مَوْطِنِ فَاقَتِهٖ، فَقَدَّمَ اَمَامَهٗ لِدَارِ مَقَامِهٖ، فَمَهِّدُوْا لِاَنْفُسِكُمْ، عَلٰى سَلَامَةِ الْاَبْدَانِ، وَ فُسْحَةِ الْاَعْمَارِ، فَهَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ غَضَارَةِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِيَ الْهَرَمِ، وَ اَهْلُ بَضَاضَةِ الصِّحَّةِ اِلَّا نَوَازِلَ السُّقْمِ، وَ اَهْلُ مُدَّةِ الْبَقَاءِ اِلَّا مُفَاجَاَةَ الْفَنَاءِ، وَ اقْتِرَابَ الْفَوْتِ، وَ مُشَارَفَةَ الْاِنْتِقَالِ، وَ اِشْفَاءَ الزَّوَالِ، وَ حَفْزَ الْاَنِيْنِ، وَ رَشْحَ الْجَبِيْنِ، وَ امْتِدَادَ الْعِرْنَيْنِ، وَ عَلَزَ الْقَلَقِ، وَ قَيْظَ الرَّمَقِ، وَ شِدَّةَ الْمَضَضِ، وَ غَصَصَ الْجَرَضِ.

تم اس کی قدرت سے خلق ہوئے ہو اور اس کی ربوبیت کا تمہارے اوپر مہر و غلبہ ہے۔ تم قبروں میں پوشیدہ ہو جاؤ گے اور پھر تمہیں خاک ہونا ہے اور ہر شخص الگ الگ مبعوث ہوگا۔ اور تم حساب کے لیے پابند ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم فرمائے جس نے نیکی کمائی اور اعتراف کیا۔ اور خوف کیا اور سمجھا۔ ڈرا تو جلدی کر لی اور اسے زیادہ عمر ملی تو عبرت

حاصل کی۔ اور جس کام سے ڈرایا گیا اس سے رک گیا۔ اور قبول کیا تو آگے بڑھا اور لوٹ آیا۔ اور جب پلٹا تو توبہ کر لی۔ اور اقتداء کی تو مکمل پیروی کی۔ اور آخرت کے دن کے لیے تیار ہوا۔ اور توشۂ راہ اختیار کیا اپنے کوچ کے دن کے لیے۔ اور اپنے راستے کے لیے اور اپنی ضرورت مندی کے حالات کے لیے۔ اور اپنی احتیاج کے مقام کے لیے۔ اس نے اپنے ٹھہرنے کے گھر کے لیے اپنے سے پہلے کچھ بجھوایا۔ پس تم اپنے بدنوں کی سلامتی کے حالات میں اور عمر کی وسعت کے اوقات میں اپنے لیے اچھا ٹھکانہ تیار کرو۔

کیا شاداب جوانی والوں کو بڑھاپے کے اُترنے کا انتظار ہے؟ اور کیا بھرپور صحت مند لوگ بیماریوں کے ظاہر ہونے کی انتظار میں ہیں؟ اور مہلتِ بقاء سے سرشار لوگ اچانک فناء کے اُترنے کے منتظر ہیں؟ اور وہ فوت ہونے کے قریب آ جانے اور انتقال کے وقت کے اُترنے اور جھانکنے اور زوال کے کناروں کے ٹکرانے اور آہ و بکاء کے ساتھ کراہنے اور پیشانی پر پسینہ ٹپکنے اور ناک کی نوک ڈھلکنے اور بے چینی کی عاجزی اور سانس کے اُکھڑنے اور سخت لوٹنے پوٹنے اور آخری سانسوں کے اٹکنے کی انتظار میں ہیں۔

(16) ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ: خَشْيَةُ اللهِ فِي السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ، وَ الْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَ الْغِنىٰ، وَ الْعَدْلُ فِي الْغَضَبِ وَ الرِّضَا.

تین چیزیں باعث نجات ہیں؛ (۱)ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف۔ (۲)فقیری و تونگری میں میانہ روی۔ (۳)غصّہ و رضا مندی کی حالتوں میں عدل و انصاف۔

(17) اِيَّاكُمْ وَ الْفُحْشَ، فَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ. وَ اِيَّاكُمْ وَ الشُّحَّ، فَاِنَّهٗ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، هُوَ الَّذِیْ سَفَكَ دِمَاءَ الرِّجَالِ، وَ هُوَ الَّذِیْ قَطَّعَ اَرْحَامَهَا فَاجْتَنِبُوْهُ.

گالی گلوچ سے دوری اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کو گالی گلوچ پسند نہیں ہے۔ اور دلوں کے بخل و بغض سے پرہیز کرو۔ یہ تم سے پہلے والوں کی ہلاکت کا موجب قرار پایا ہے۔ اسی کی وجہ سے مردوں کے خون بہائے گئے اور اسی کی وجہ سے قطع رحمی ہوئی۔ اس سے پرہیز کرو۔

(18) اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ، وَ عِلْمٍ کَانَ عَلَّمَہُ النَّاسَ فَانْتَفَعُوْا بِہٖ، وَ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ.

جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بھی بند ہو جاتا ہے لیکن تین کام ایسے ہیں کہ ان کی وجہ سے سلسلۂ عمل رواں رہتا ہے؛ (۱) کوئی صدقہ جاریہ کا عمل۔ (۲) کوئی علم کا باب جو اس نے دوسرے لوگوں کو تعلیم دیا اور لوگ اس سے فائدہ مند ہوئے۔ (۳) نیک سیرت فرزند جو مرنے والے کے لیے دعائے خیر کرتا ہو۔

(19) اِذَا فَعَلْتَ کُلَّ شَیْءٍ فَکُنْ کَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ شَیْئًا.

اگر تم اپنی ذمہ داری کے تمام امور انجام دے بھی چکے ہو۔ تو ایسے خیال کرو کہ تم نے ابھی بھی کچھ بھی نہیں کیا۔

(20) سَأَلَہٗ رَجُلٌ، فَقَالَ: بِمَاذَا اَسُوْءُ عَدُوِّیْ؟ فَقَالَ: بِاَنْ تَکُوْنَ عَلٰی غَایَۃِ الْفَضَائِلِ، لِاَنَّہٗ اِنْ کَانَ یَسُوْءُہٗ اَنْ یَکُوْنَ لَکَ فَرَسٌ فَارِہٌ اَوْ کَلْبٌ صَیُوْدٌ فَھُوَ لِاَنْ تُذْکَرَ بِالْجَمِیْلِ وَ یُنْسَبَ اِلَیْکَ اَشَدُّ مَسَاءَۃً.

کسی نے آپؑ سے پوچھا کہ کیا کروں کہ میرے دشمن کو تکلیف کا باعث ہو؟ فرمایا کہ آپ اپنے صفات میں فضائل و اچھے خصائل کی صفات پیدا کریں اور انتہائی صاحبِ فضل و کمال بنیں کہ ہر وہ خوبی جو اُسے بری لگے اپنائیں۔ پس اگر اسے بُرا لگے کہ آپ کے پاس ایک اعلیٰ

نسل کا گھوڑا اور اچھا شکاری کتا ہو۔ تو رکھ لیں تاکہ آپ کی تعریف ہو۔ اور وہ آپ کی طرف اسی کو بُرائی بنا کر پیش کرے۔

(21) اِذَا قُذِفْتَ بِشَیْءٍ فَلَا تَتَهَاوَنْ بِهٖ وَ اِنْ کَانَ کِذْبًا، بَلْ تَحَرَّزْ مِنْ طُرُقِ الْقَذْفِ جُهْدَكَ، فَاِنَّ الْقَوْلَ وَ اِنْ لَمْ یَثْبُتْ یُوْجِبُ رِیْبَةً وَ شَکًّا.

اگر آپ پر تہمت لگائی جائے تو گھبرانا نہیں۔ اگر وہ تہمت جھوٹی بھی ہو تو ناراض نہ ہوں۔ بلکہ جن وجوہات سے آپ پر تہمت لگائی گئی ہے اس کے راستوں سے سخت دوری اختیار کریں۔ کیوں کہ بات اگر ثابت نہ بھی ہو تو شکوک و شبہات ضرور چھوڑ جاتی ہے۔

(22) عَدَمُ الْاَدَبِ سَبَبُ کُلِّ شَرٍّ.

بے ادبی ہر شرارت کا سبب ہوتی ہے۔

(23) اَلْجَهْلُ بِالْفَضَائِلِ عِدْلُ الْمَوْتِ.

فضائل سے جہالت، موت کے برابر ہوتی ہے۔

(24) مَا اَصْعَبَ عَلٰی مَنِ اسْتَعْبَدَتْهُ الشَّهَوَاتُ اَنْ یَکُوْنَ فَاضِلًا.

شہوت پرستی کے غلام کے لیے صاحبِ فضیلت ہونا کتنا مشکل ہوتا ہے۔

(25) مَنْ لَمْ یَقْهَرْ حَسَدَهٗ، کَانَ جَسَدُهٗ قَبْرًا لِنَفْسِهٖ.

جو شخص اپنے حسد پر قابو نہ پاسکے اس کا بدن اس کے نفس کے لیے قبر ہوتا ہے۔

(26) اِحْمَدْ مَنْ یَغْلُظُ عَلَیْكَ وَ یَعِظُكَ، لَا مَنْ یُزَکِّیْكَ وَ یَتَمَلَّقُكَ.

جو آپ کو آداب سیکھانے میں سختی کرے اور بھلائی کی نصیحت کرے اسے اچھا سمجھو۔ نہ وہ کہ جو تیری پاکیزگی کا قصیدہ پڑھے اور چاپلوسی کرے۔

(27)اِخْتَرْ اَنْ تَکُوْنَ مَغْلُوْبًا وَ اَنْتَ مُنْصِفٌ، وَ لَا تَخْتَرْ اَنْ تَکُوْنَ غَالِبًا وَ اَنْتَ ظَالِمٌ.

مظلوم و مغلوب ہو کر بھی انصاف کا ساتھ دینے والے بنو۔ لیکن غالب ہو کر ظالم ہونا پسند نہ کرو۔

(28)لَا تَہْضِمَنَّ مَحَاسِنَكَ بِالْفَخْرِ وَ التَّکَبُّرِ.

اپنی خوبیوں کو فخر اور تکبّر کرکے ضائع نہ کرو۔

(29)لَا تَنْفَكُّ الْمَدِنِیَّۃُ مِنْ شَرٍّ حَتّٰی یَجْتَمِعَ مَعَ قُوَّۃِ السُّلْطَانِ قُوَّۃُ دِیْنِہٖ، وَ قُوَّۃُ حِکْمَتِہٖ.

کمینے لوگ اس وقت تک شرارت سے باز نہیں آتے جب تک حکمرانوں کی ظاہری طاقت کے ساتھ دینی قوت اور حکمت عملی ہمراہ نہ ہو۔

(30)اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُحْمَدَ فَلَا یَظْھَرْ مِنْكَ حِرْصٌ عَلَی الْحَمْدِ.

اگر آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ قابلِ تعریف ہوں تو پھر خوشامد پسندی سے دوری اختیار کرو۔

(31)مَنْ کَثُرَ ھَمُّہٗ سَقِمَ بَدَنُہٗ، وَ مَنْ سَاءَ خُلُقُہٗ عَذَّبَ نَفْسَہٗ، وَ مَنْ لَاحَی الرِّجَالَ سَقَطَتْ مُرُوءَتُہٗ، وَ ذَھَبَتْ کَرَامَتُہٗ، وَ اَفْضَلُ اِیْمَانِ الْعَبْدِ اَنْ یَعْلَمَ اَنَّ اللہَ مَعَہٗ حَیْثُ کَانَ.

زیادہ پریشانیوں سے بدن بیمار ہوتا ہے۔ بد اخلاق شخص اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا رکھتا ہے۔اور لوگوں سے بار بار سوال کرنا آدمی کی مروّت اور عزّت میں کمی لاتا ہے۔ کسی شخص کے ایمان کے افضل ہونے کی علامت ہے کہ اسے ہمیشہ احساس رہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے چاہے جہاں بھی ہے۔

(32) کُنْ وَرِعًا تَکُنْ مِنْ اَعْبَدِ النَّاسِ. وَ اِرْضَ بِمَا قَسَّمَ اللهُ لَكَ تَکُنْ مِنْ اَغْنَی النَّاسِ. وَ اَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَکُنْ مُسْلِمًا. وَ لَا تُکْثِرَنَّ الضِّحْكَ، فَاِنَّ کَثْرَتَهٗ تُمِیْتُ الْقَلْبَ. وَ اَخْرِسْ لِسَانِكَ، وَ اجْلِسْ فِیْ بَیْتِكَ، وَ ابْكِ عَلٰی خَطِیْئَتِكَ.

تقویٰ اختیار کرو تو زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہو سب لوگوں سے زیادہ تونگر بن جاؤ گے۔اور آپ کے جو بھی پڑوسی ہوں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو تو اچھے مسلمان کہلاؤ گے۔زیادہ ہنسنے والے نہ بنو۔زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔اپنی زبان کی حفاظت کرو۔اور خانہ نشینی کرکے اپنی خطاؤں پر گریہ کرو۔

(33)اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُهٗ، وَ لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَ لَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ، وَ لَا یَزُوْلُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَ اَفْنَاهُ، وَ عَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَ اَبْلَاهُ، وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَهٗ، وَ فِیْمَ اَنْفَقَهٗ، وَ عَمَّا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ.

آدمی اپنے آنے والے رزق سے گناہوں کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔اور تقدیر کو بس دعا ہی ٹال سکتی ہے۔ بھلائی ہی سے عمر لمبی ہو سکتی ہے۔اور آدمی کا قدم اس وقت تک میدان قیامت میں رُکا رہے گا جب تک کہ اس سے اس کی عمر کے بارے سوال کر لیا جائے کہ کہاں

پر گزاری؟ اور جوانی کے بارے پوچھ لیا جائے کہ کہاں پرانی کی؟ اور مال کا جواب دے کہ کہاں سے کمایا اور کہاں پر خرچ کیا؟ اور جتنا علم رکھتا تھا اس میں سے کتنے علم پر عمل کیا۔[1]

(34)فِي التَّجَارِبِ عِلْمٌ مُسْتَأْنَفٌ. وَ الْاِعْتِبَارُ يُفِيْدُكَ الرَّشَادَ. وَ كَفَاكَ اَدَبًا لِنَفْسِكَ مَا كَرِهْتَهٗ مِنْ غَيْرِكَ، وَ عَلَيْكَ لِاَخِيْكَ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِ لَكَ.

تجربات نئے علوم سیکھاتے ہیں۔ عبرتیں آپ کی ہدایت کا سبب بنتی ہیں۔ اور اپنے ادب کے لیے یہ کافی سمجھو کہ جو کام دوسروں کا بُرا لگے اسے چھوڑ دو۔اور تیرے بھائی کے تجھ پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے تیرے اس پر۔

(35)اَلْغَضَبُ يُثِيْرُ كَامِنَ الْحِقْدِ، وَ مَنْ عَرَفَ الْاَيَّامَ لَمْ يَغْفَلِ الْاِسْتِعْدَادَ، وَ مَنْ اَمْسَكَ عَنِ الْفُضُولِ عَدَّلَتْ رَأْيَهُ الْعُقُوْلُ.

غصّہ چھپے ہوئے کینہ کو اُبھار دیتا ہے۔ زمانہ کی معرفت رکھنے والے اور تبدیلی ایّام پر نظر رکھنے والے ان کے مطابق آمادہ رہنے سے غافل نہیں ہوتے اور جو شخص فضول باتوں سے رکتے ہیں ان کی رائے عقل مندی کے برابر ہوتی ہے۔

(36)اُسْكُتْ وَ اسْتُرْ تَسْلَمْ، وَ مَا اَحْسَنَ الْعِلْمَ يَزِيْنُهُ الْعَمَلُ، وَ مَا اَحْسَنَ الْعَمَلَ يَزِيْنُهُ الرِّفْقُ.

چپ رہا کرو اور اپنے امور کو مخفی رکھو سلامت رہو گے۔اور ایسا علم کتنا خوبصورت ہوتا ہے جس کی زینت عمل ہو۔اور کتنا خوبصورت عمل ہوگا جس کی زینت نرم خوئی ہو۔

---

[1] عرض مترجم: یہی فرمان میں نے بعینہ اور کتابوں میں بھی دیکھا ہے جن میں آخری بات ہے کہ ہم اہل بیتؑ کی محبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(37)اَكْبَرُ الْفَخْرِ اَلَّا تَفْخَرَ.

فخر نہ کرنا ہی بہت بڑا فخر ہے۔

(38)مَا اَصْعَبَ اكْتِسَابَ الْفَضَائِلِ وَ اَيْسَرَ اِتْلَافَهَا.

فضیلتوں کا حاصل کرنا کتنا مشکل اور انہیں ضائع کر دینا کتنا آسان ہے۔

(39)لَا تُنَازِعْ جَاهِلًا، وَ لَا تُشَايِعْ مَائِقًا، وَ لَا تُعَادِ مُسَلَّطًا.

جاہل سے جھگڑا نہ کرو۔ شدید غصّہ والے کا ساتھ نہ دو۔اور تُند رُو طبیعت والے سے تعاون نہ کرو۔

(40)اَلْمَوْتُ رَاحَةٌ لِلشَّيْخِ الْفَانِيْ مِنَ الْعَمَلِ، وَ لِلشَّابِّ السَّقِيْمِ مِنَ السَّقَمِ، وَ لِلْغُلَامِ النَّاشِیءِ مِنِ اسْتِقْبَالِ الْكَدِّ، وَ الْجَمْعِ لِغَيْرِهٖ، وَ لِمَنْ رَكِبَهُ الدَّيْنُ لِغُرَمَائِهٖ، وَ لِلْمَطْلُوْبِ بِالْوَتْرِ، وَ هُوَ فِيْ جُمْلَةِ الْاَمْرِ، اُمْنِيَّةُ كُلِّ مَلْهُوْفٍ مَجْهُوْدٍ.

انتہائی بوڑھے شخص کے لیے موت کام کار سے راحتی کا سبب ہوتی ہے۔اور ناقابل علاج بیماری والے جوان کے لیے بیماری سے چھٹکارے کا باعث ہوتی ہے۔اور ہونہار نوجوان کے لیے دکھوں و مصیبتوں کا سامنا کرنے سے نجات کا سبب ہوتی ہے۔اور دوسروں کے لیے مال جمع کرنے سے آسودگی۔اور مقروض کے لیے قرض داروں کے لیے مال اکٹھا کرنے سے راحتی۔اور تنہائی کی زندگی سے دوچار کے لیے آسانی۔ بہرحال یہ موت ہر مظلوم اور دکھ و درد بھری زندگی والے کی آرزو ہوتی ہے۔

(41)مَا كُنْتَ كَاتِمَهُ عَدُوِّكَ مِنْ سِرٍّ فَلَا تَطَّلِعَنَّ عَلَيْهِ صَدِيْقَكَ، وَ اعْرِفْ قَدْرَكَ يَسْتَعْلِ اَمْرُكَ وَ كَفٰى مَا مَضٰى مُخْبِرًا عَمَّا بَقِيَ.

اپنا جو راز اپنے دشمن سے چھپانا چاہتے ہو وہ اپنے دوست کو بھی مت بتاؤ۔ اور اپنی قدر پہچانو گے تو تمھیں بلندی حاصل ہوگی۔ اور گزشتہ احوال آئندہ کے حالات سے خبردار کر دینے میں کافی ہوتے ہیں۔

(42)لَا تَعِدَنَّ عِدَةً تُحَقِّرُهَا قِلَّةُ الثِّقَةِ بِنَفْسِكَ، وَ لَا يَغُرَّنَّكَ الْمُرْتَقَى السَّهْلُ اِذَا كَانَ الْمُنْحَدَرُ وَعْرًا.

جس مدّت کو قلیل ہونے کی وجہ سے اپنے نفس پر بھروسہ کرکے قلیل شمار کرتے ہو اسے قلیل نہ شمار کرو۔ اور آپ کو جو ترقی آسانی سے قلیل مدّت میں ملی ہے اس پر غرور نہ کرو جب کہ زوال کا وقت مشکل ہوتا ہے۔

(43)اِتَّقِ الْعَوَاقِبَ عَالِمًا بِاَنَّ لِلْاَعْمَالِ جَزَاءً وَ اَجْرًا، وَ احْذَرْ تَبِعَاتِ الْاُمُوْرِ بِتَقْدِيْمِ الْحَزْمِ فِيْهَا.

اپنے اعمال کے مضر انجام سے یہ جان کر بچو کہ ہمیشہ اعمال کی جزا و سزا کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اور روز مرّہ کے معمولات کے اثرات سے بچنے کے لیے ہر کام سے پہلے اس کا خوب جائزہ لو اور اچھی تدبیر کرو۔

(44)مَنِ اسْتَرْشَدَ غَيْرَ الْعَقْلِ اَخْطَاَ مِنْهَاجَ الرَّأْيِ. وَ مَنْ اَخْطَاَتْهُ وُجُوْهُ الْمَطَالِبِ خَذَلَتْهُ الْحِيَلُ. وَ مَنْ اَخَلَّ بِالصَّبْرِ، اَخَلَّ بِهِ حُسْنُ الْعَاقِبَةِ. فَاِنَّ الصَّبْرَ قُوَّةٌ مِنْ قُوَى الْعَقْلِ، وَ بِقَدْرِ مَوَادِّ الْعَقْلِ وَ قُوَّتِهَا يَقْوَى الصَّبْرُ.

جس کسی نے عقل کے علاوہ کسی شے کو رہنما قرار دیا وہ اچھی رائے کے راستہ سے خطا کر گیا۔ اور جو مطالب کے صحیح راستہ سے بھٹک گیا اسے حیلہ گر لوگوں کی مکاریوں نے رسوا کر دیا۔ جس کسی سے صبر کا دامن چھوٹا اسے اچھا انجام نصیب نہ ہو سکا۔ یقیناً صبر عقلی طاقتوں میں سے ایک طاقت ہے۔ اور عقلی مواد کے ذریعہ اور عقلی قوت کے ذریعہ ہی صبر حاصل ہو سکتا ہے۔

(45)اَلْخَطَأُ فِيْ اِعْطَاءِ مَنْ لَا يَنْبَتَغِيْ، وَ مَنْعِ مَنْ يَّنْبَتَغِيْ، وَاحِدٌ.

جو عطا کے لائق نہ ہو اسے دینے کی خطا اور جو عطا کے لائق ہو اسے نہ دینے کی خطا برابر ہے۔

(46)اَلْعِشْقُ مَرَضٌ لَيْسَ فِيْهِ اَجْرٌ وَ لَا عِوَضٌ.

عشق ایک ایسی بیماری ہے کہ جس میں نہ اجر ہے اور نہ ہی اس کا کوئی بدلہ ہے۔

(47)اَعْظَمُ الْخَطَايَا عِنْدَ اللهِ اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ، وَ قَائِلُ كَلِمَةِ الزُّوْرِ، وَ مَنْ يَمُدُّ بِحَبْلِهَا فِي الْاِثْمِ سَوَاءٌ.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹی زبان بہت بڑی خطا ہے اور جھوٹی بات کرنے والا اور جھوٹ کی داغ بیل ڈالنے والا برابر کے گناہ گار ہیں۔

(48)اَلْخُصُوْمَةُ تَمْحَقُ الدِّيْنَ.

جھگڑا دین کو مٹاتا ہے۔

(49)اَلْجِهَادُ ثَلَاثَةٌ: جِهَادٌ بِالْيَدِ، وَ جِهَادٌ بِاللِّسَانِ، وَ جِهَادٌ بِالْقَلْبِ، فَاَوَّلُ مَا يُغْلَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ يَدُكَ، ثُمَّ لِسَانُكَ، ثُمَّ يَصِيْرُ اِلَى الْقَلْبِ، فَاِنْ كَانَ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَ لَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا نُكِسَ، فَجُعِلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهُ.

جہاد کی تین قسمیں ہیں؛ (۱)ہاتھ سے۔ (۲)زبان سے اور (۳)دل سے جہاد۔ پس سب سے پہلے جو تیرے بدن سے جہاد پر غلبہ پاتا ہے وہ تیرا ہاتھ ہے۔ پھر تیری زبان، پھر اس ہاتھ اور زبان کے تاثرات دل تک جاتے ہیں۔ پس اگر تیرا دل اچھائی کو اچھائی نہ گردانتا ہو اور بُرائی کو بُرائی نہ مانتا ہو تو اس کے اثرات اُلٹے ہوتے جاتے ہیں۔اور اس کا اوپر کا ماحول پستی کی طرف چلا جاتا ہے۔

(50)مَا اَنْعَمَ اللهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَشَكَرَهَا بِقَلْبِهٖ اِلَّا اسْتَوْجَبَ الْمَزِيْدَ عَلَيْهَا قَبْلَ ظُهُوْرِهَا عَلٰى لِسَانِهٖ.

جب بھی کبھی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو نعمت سے نوازے اور وہ اس کا دل ہی دل میں شکر گزار ہو جائے۔تو اللہ تعالیٰ اس شکر کے اس کی زبان پر ظاہر ہونے سے قبل ہی اس نعمت کے زیادہ ہونے کا مستحق قرار دے دیتا ہے۔

(51)اَلْحَاجَةُ مَسْاَلَةٌ وَ الدُّعَاءُ زِيَادَةٌ وَ الْحَمْدُ شُكْرٌ وَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ.

حاجت سوال ہوتی ہے۔ دعا زیادتی کا سبب ہوتی ہے۔ اور حمد شکر ہوتا ہے۔ اور پشیمانی توبہ ہوتی ہے۔

(52)لِنْ وَ احْلُمْ تَنْبُلْ وَ لَا تَكُنْ مُعْجِبًا فَتُمْقَتَ وَ تُمْتَهَنَ.

نرم خو بن جاؤ اور بردبار بنو تو نبیل ہو جاؤ گے۔اور اپنے آپ پر تکبّر نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوگی اور تم کمزور ایمان ہو جاؤ گے۔

(53)مَا لِی اَرَی النَّاسَ اِذَا قَرُبَ اِلَیۡھِمُ الطَّعَامُ لَیۡلًا تَکَلَّفُوۡا اِنَارَۃَ الۡمَصَابِیۡحِ، لِیُبۡصِرُوۡا مَا یُدۡخِلُوۡنَ بُطُوۡنَھُمۡ، وَ لَایَھۡتَمُّوۡنَ بِغِذَاءِ النَّفۡسِ، بِاَنۡ یُنِیۡرُوۡا مَصَابِیۡحَ اَلۡبَابِھِمۡ بِالۡعِلۡمِ، لِیَسۡلَمُوۡا مِنۡ لَوَاحِقِ الۡجَھَالَۃِ وَ الذُّنُوۡبِ، فِیۡ اِعۡتِقَادَاتِھِمۡ وَ اَعۡمَالِھِمۡ.

یہ کیا ہو گیا ہے کہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جب انہیں رات کو کھانا دیا جاتا ہے تو چراغ جلاتے ہیں تاکہ دیکھ کر کھائیں کہ اپنے شکم میں کیا اُتار رہے ہیں۔ لیکن وہ اپنے نفس کی خوراک پر دھیان نہیں دیتے کہ اپنے عقل کے چراغوں کو علم کے ساتھ روشن کرکے دیکھیں کہ نفس کو کیا خوراک دے رہے ہیں؟ تاکہ جہالت و گناہ کے اثرات سے بچا جاسکے اور اپنے اعمال و اعتقادات کو محفوظ رکھا جاسکے۔

(54)اَلۡفَقۡرُ ھُوَ اَصۡلُ حُسۡنِ سِیَاسَۃِ النَّاسِ، وَ ذٰلِكَ اَنَّہٗ اِذَا کَانَ مِنۡ حُسۡنِ السِّیَاسَۃِ اَنۡ یَکُوۡنَ بَعۡضُ النَّاسِ یَسُوۡسُ وَ بَعۡضُھُمۡ یُسَاسُ، وَ کَانَ مَنۡ یُسَاسُ لَا یَسۡتَقِیۡمُ اَنۡ یُسَاسَ مِنۡ غَیۡرِ اَنۡ یَکُوۡنَ فَقِیۡرًا مُحۡتَاجًا، فَقَدۡ تَبَیَّنَ اَنَّ الۡفَقۡرَ ھُوَ السَّبَبُ الَّذِیۡ بِہٖ یَقُوۡمُ حُسۡنُ السِّیَاسَۃِ.

لوگوں پر حسنِ سیاست اور حکمرانی کی اصلی بنیاد فقر ہے۔اس لیے کہ حسنِ سیاست اور لوگوں کی معیاری زندگی کا راز یہ ہے کہ بعض حکمرانی کرنے والے ہوں اور بعض پر حکمرانی کی جائے۔اور جن پر حکمرانی کی جائے ان کی استقامت کے لیے ضروری ہے کہ فقیر ہوں۔ ورنہ امکان نہیں ہو گا۔تو معلوم ہوا کہ فقر ہی حسنِ سیاست کے لیے مددّ و معاون ہے۔اور اس کی بنیاد ہے۔

(55) لَا تَتَكَلَّمْ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ دُوْنَ اَنْ تَسْمَعَ كَلَامَهٗ، وَ تَقِيْسَ مَا فِيْ نَفْسِكَ مِنَ الْعِلْمِ اِلٰى مَا فِيْ نَفْسِهٖ، فَاِنْ وَجَدْتَ مَا فِيْ نَفْسِهٖ اَكْثَرَ فَحِيْنَئِذٍ يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَرُوْمَ زِيَادَةَ الشَّيْءِ الَّذِيْ بِهٖ يَفْضُلُ عَلٰى مَا عِنْدَكَ.

کسی شخص کے سامنے اس کی گفتگو سننے سے پہلے بات شروع نہ کرو۔ جب تک کہ اپنے پاس موجود علم کو اس کے اندر موجود علم سے تقابل نہ کر لو۔ اگر اپنے مقابل کے علم کو اپنے علم سے زیادہ پاؤ تو آپ پر لازم ہے کہ خیال رکھو کہ ایسی گفتگو کرو کہ جو علم تمہارے پاس ہے اس میں اس سے کچھ حاصل کرکے اضافہ کر سکو۔

(56) اِذَا كَانَ اللِّسَانُ آلَةً لِتَرْجَمَةِ مَا يَخْطُرُ فِي النَّفْسِ فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ اَنْ تَسْتَعْمِلَهٗ فِيْمَا لَمْ يَخْطُرْ فِيْهَا.

اگر زبان کو اپنے دل میں موجود معارف کو ظاہر کرنے کا آلہ سمجھتے ہو تو پھر اسے ایسی باتوں میں استعمال نہ کرو جو آپ کے باطنی معارف نہ ہوں۔

(57) اِذَا كَانَ الْآبَاءُ هُمُ السَّبَبَ فِي الْحَيَاةِ، فَمُعَلِّمُو الْحِكْمَةِ وَالدِّيْنِ هُمُ السَّبَبُ فِيْ جَوْدَتِهَا.

اگر آباء و اجداد انسانی زندگی کے وجود میں آنے کے اسباب ہیں تو پھر دین و حکمت کی تعلیم دینے والے زندگی کو عمدہ بنانے کے ذمہ دار اور اسباب ہیں۔

(58) وَ شَكَا اِلَيْهِ رَجُلٌ تَعَذُّرَ الرِّزْقِ فَقَالَ: مَهْ، لَا تُجَاهِدِ الرِّزْقَ جِهَادَ الْمُغَالِبِ، وَ لَا تَتَّكِلْ عَلَى الْقَدَرِ اتِّكَالَ الْمُسْتَسْلِمِ، فَاِنَّ ابْتِغَاءَ الْفَضْلِ مِنَ السُّنَّةِ، وَ الْاِجْمَالَ فِي الطَّلَبِ مِنَ الْعِفَّةِ، وَ

لَیۡسَتِ الۡعِفَّةُ دَافِعَةً رِزۡقًا وَ لَا الۡحِرۡصُ جَالِبًا فَضۡلًا، لِاَنَّ الرِّزۡقَ مَقۡسُوۡمٌ، وَ فِیۡ شِدَّةِ الۡحِرۡصِ اکۡتِسَابُ الۡمَآثِمِ.

آپؑ کی خدمت میں ایک شخص نے روزی کی تنگی کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا: "خبردار رہیے گا اور روزی کی تلاش اس جہاد کی طرح نہ بنا لینا کہ جس میں مجاہد غلبہ پانے کے در پے ہوتا ہے۔ اور ہاں البتہ مقدر پر بھی اس طرح بھروسہ نہ کر لینا جس طرح کوئی ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ فضلِ خداوندی اور روزی کا طلب کرنا بھی سنت ہے۔ اور طلبِ رزق میں حدود کا خیال رکھنا پاکیزگی ہے۔ اور پاکیزہ رزق طلبی سے رزق اُٹھ نہیں جاتا اور حرص و لالچ سے زیادہ نہیں مل جاتا۔ کیوں کہ رزق مقسوم ہے۔ اور زیادہ لالچ معصیت کا سبب بنتا ہے۔"

(59) اِذَا اسۡتَغۡنَیۡتَ عَنۡ شَیۡءٍ فَدَعۡهُ وَ خُذۡ مَا اَنۡتَ مُحۡتَاجٌ اِلَیۡهِ.

اگر آپ کو کسی شے کی ضرورت نہ ہو اور اس کے بغیر گزربسر ہو سکتی ہو تو اسے چھوڑو اور اپنی ضرورت کا سامان لے لیا کرو۔

(60) اَلۡعُمۡرُ، اَقۡصَرُ مِنۡ اَنۡ تَعَلَّمَ کُلَّ مَا یَحۡسُنُ بِكَ عِلۡمُهٗ، فَتَعَلَّمِ الۡاَهَمَّ فَالۡاَهَمَّ.

عمریں اس سے بہت کم ہیں کہ آپ کی خواہش ہو کہ ہر اچھا علم سیکھ لو۔ بلکہ کوشش کرو کہ جو انتہائی ضروری علوم و محاسن ہوں وہ سیکھ لیا کرو۔

(61) مَنۡ رَضِیَ بِمَا قُسِمَ لَهٗ اسۡتَرَاحَ قَلۡبُهٗ وَ بَدَنُهٗ.

جو اپنے مقسوم پر راضی ہو گیا اسے قلبی و بدنی راحت نصیب ہوئی۔

(62)اَبْعَدَ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰہِ اِذَا کَانَ ھَمُّہٗ بَطْنَہٗ وَ فَرْجَہٗ.

جب کسی شخص کا مقصد شکم پروری اور شہوت پرستی ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہو جاتا ہے۔

(63)لَیْسَ فِی الْحَوَاسِّ الظَّاھِرَۃِ شَیْءٌ اَشْرَفُ مِنَ الْعَیْنِ، فَلَا تُعْطُوْھَا سُؤْلَھَا فَیَشْغَلَکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ.

ظاہری اعضا میں آنکھ اعلیٰ و اشرف عضو ہے۔ لیکن اس کو اس کے سارے مطالبات پورے کرکے نہ دیا کرو۔ ورنہ یہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل و مشغول کر دے گی۔

(64)اِرْحَمُوْا ضُعَفَاءَکُمْ، فَالرَّحْمَۃُ لَھُمْ سَبَبُ رَحْمَۃِ اللّٰہِ لَکُمْ.

اپنے سے کمزوروں پر رحم کیا کرو۔ تمہاری ان پر مہربانی تم پر تمہارے ربّ کے مہربان ہونے کا باعث قرار پائے گی۔

(65)اِزَالَۃُ الْجِبَالِ اَسْھَلُ مِنْ اِزَالَۃِ دَوْلَۃٍ قَدْ اَقْبَلَتْ، فَاسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰہِ وَ اصْبِرُوْا، فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَشَاءُ.

تازہ پروان چڑھنے والے اقتدار و حکمرانی کا ازالہ پہاڑوں کو زائل کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ یہ دھرتی اللہ تعالیٰ کی زمین ہے وہ اس کو اپنے بندوں سے جسے چاہتا ہے وارث بنا دیتا ہے۔

(66)قَالَ لَہٗ عُثْمَانُ فِیْ کَلَامٍ تَلَاحَیَا فِیْہِ حَتّٰی جَرٰی ذِکْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ. اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ خَیْرٌ مِنْکَ. فَقَالَ: اَنَا خَیْرٌ مِنْکَ وَ مِنْھُمَا، عَبَدْتُ اللّٰہَ قَبْلَھُمَا، وَ عَبَدْتَہٗ بَعْدَھُمَا.

ایک بار آپ (حضرت علیؑ) اور حضرت عثمانؓ کے درمیان طویل گفتگو ہوئی اور ماحول گرم ہوا۔ تو حضرت عثمانؓ نے بات حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ تک چلا دی۔ اور کہا کہ وہ دونوں آپؑ سے بہتر تھے۔ تو آپؑ (حضرت علیؑ) نے فرمایا: نہیں۔ ایسا نہیں۔ بلکہ میں ان دونوں سے اس لیے بہتر ہوں کہ میں نے ان سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اور تجھ سے بھی بہتر ہوں کہ تو نے تو ان دونوں کے بھی بعد خدا تعالیٰ کی عبادت کی۔

(67) اَوْثَقُ سُلَّمٍ يُتَسَلَّقُ عَلَيْهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا.

اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل کی طرف جانے کے لیے قابل بھروسہ سیڑھی نیکی ہونا چاہیے۔

(68) لَيْسَ الْمُوْسِرُ مَنْ كَانَ يَسَارُهٗ بَاقِيًا عِنْدَهٗ زَمَانًا يَسِيْرًا، وَكَانَ يُمْكِنُ اَنْ يَغْتَصِبَهٗ غَيْرُهٗ مِنْهُ، وَلَا يَبْقٰى بَعْدَ مَوْتِهٖ لَهٗ، لٰكِنِ الْيَسَارَ عَلَى الْحَقِيْقَةِ هُوَ الْبَاقِيْ دَائِمًا عِنْدَ مَالِكِهٖ، وَلَا يُمْكِنُ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُ وَيَبْقٰى لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ، وَذٰلِكَ هُوَ الْحِكْمَةُ.

مال دار اور دولت مند وہ نہیں ہوتا کہ جس کی دولت قلیل عرصہ کے لیے اس کے پاس رہے۔ اور اس سے کسی بھی وقت کوئی اور چھین لے۔ اور اس کی موت کے بعد وہ کسی دوسرے کی ہو جائے۔ بلکہ دولت مند تو وہ ہوتا ہے کہ جس کی دولت ہمیشہ اور حتیٰ کہ موت کے بعد بھی اس کے پاس باقی رہے۔ اور اس کی موت کے بعد بھی اس سے نہ چھن سکے۔ اور در حقیقت ایسی دولت بس حکمت و دانائی ہی ہو سکتی ہے۔

(69) اَلشَّرَفُ اعْتِقَادُ الْمِنَنِ فِيْ اَعْنَاقِ الرِّجَالِ.

بلند مقام و مرتبہ تو یہ ہوتا ہے کہ آدمی کے لوگوں کی گردنوں میں احسانات لٹک رہے ہوں۔

(70)يَضُرُّ النَّاسُ اَنْفُسَهُمْ فِيْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ:اَلْاِفْرَاطُ فِي الْاَكْلِ اِتِّكَالًا عَلَى الصِّحَّةِ، وَ تَكَلُّفُ حَمْلِ مَا لَا يُطَاقُ اتِّكَالًا عَلَى الْقُوَّةِ،وَ التَّفْرِيْطُ فِي الْعَمَلِ اِتِّكَالًا عَلَى الْقَدَرِ.

انسانوں کو ان کے نفس تین مقامات پر نقصان دیتے ہیں؛(ا)صحت مند ہونے کے خیال سے زیادہ کھانا۔(۲)طاقت کے گھمنڈ میں اپنی توان سے زیادہ وزن اُٹھانا۔(۳)مقدر کا خیال کرکے عملِ صالح کے انجام میں کوتاہی کرنا۔(کہ اگر مقدر میں ہوگا تو یہ نیکی نصیب ہو جائے گی۔)

(71)اَحْرَمُ النَّاسِ مَنْ مَلَكَ جِدُّهٗ هَزْلَهٗ، وَ قَهَرَ رَأْيُهٗ هَوَاهُ، وَ اَعْرَبَ عَنْ ضَمِيْرِهٖ فِعْلُهٗ، وَ لَمْ يَخْدِعْهُ رِضَاهُ عَنْ حَظِّهٖ وَ لَا غَضَبُهٗ عَنْ كَيْدِهٖ.

سب سے زیادہ محروم ہے وہ شخص جس کا مذاق اس کی سنجیدگی پر غالب ہو۔اور اس کی خواہشات اس کے ارادے اور اچھی سوچ پر غالب ہوں۔اور اس کا کردار اس کے ضمیر سے کنارہ کش ہو۔اور کسی کی رضامندی میں اپنے حصّہ کے ضائع ہونے کو دھوکہ نہ سمجھے۔اور غصّہ کی حالت میں دشمن کے مکروفریب کی طرف متوجہ نہ ہو۔

(72)مَنْ لَمْ يُصْلِحْ خَلَائِقَهٗ، لَمْ يَنْفَعِ النَّاسَ تَأْدِيْبُهٗ.

جو شخص اپنی عادات کی اصلاح نہیں کرتا۔لوگ اس کی تربیت و تادیب سے نفع حاصل نہیں کرتے۔

(73)مَنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ ضَلَّ وَ مَنْ حَادَ سَادَ، وَخُمُوْدُ الذِّكْرِ اَجْمَلُ مِنْ ذَمِيْمِ الذِّكْرِ.

جس کسی نے خواہشات کی پیروی کی، بھٹک گیا۔ اور جس نے حد بندی کی وہ سردار بنا۔ اور مذموم اذکار کرنے سے ذکر کا نہ ہونا بہتر ہے۔

(74) لَهَبُ الشَّوْقِ اَخَفُّ مَحْمِلًا مِنْ مُقَاسَاةِ الْمَلَالَةِ.

شوق کے شُعلے ملال کے بوجھ سے کم تر وزنی ہوتے ہیں۔

(75) بِالرِّفْقِ تُنَالُ الْحَاجَةُ، وَ بِحُسْنِ التَّاَنِّيْ تَسْهُلُ الْمَطَالِبُ.

نرم خوئی سے مقاصد و حاجات حاصل ہوتے ہیں اور حوصلہ مندی اور تحمل سے مطالب پورے ہوتے ہیں۔

(76) عَزِيْمَةُ الصَّبْرِ تُطْفِئُ نَارَ الْهَوٰى، وَنَفْيُ الْعُجْبِ يُؤْمَنُ بِهٖ كَيْدَ الْحُسَّادِ.

صبر کی طاقت و ارادہ سے خواہشات کی آگ پر قابو پایا جاتا ہے اور تکبّر و خود پسندی سے پرہیز کرنے سے حاسد لوگوں کے فریب سے نجات ملتی ہے۔

(77) مَا شَیْءٌ اَحَقَّ بِطُوْلِ سِجْنٍ مِنْ لِسَانٍ.

زبان قیدی رہنے کی زیادہ حق دار ہے۔

(78) لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ، وَ لَا يَمِيْنَ فِي قَطِيْعَةٍ.

گناہ کے کام کی نذر و منت نہیں ہو سکتی۔ اور قطع تعلق کی قسم نہ کھائیں۔

(79) لِكُلِّ شَیْءٍ ثَمَرَةٌ، وَثَمَرَةُ الْمَعْرُوْفِ تَعْجِيْلُ السَّرَاحِ.

ہر شے کا کوئی ثمر ہوتا ہے اور کارِ خیر کا ثمر جلد توفیقِ خیر ہے۔

(80) اِيَّاكُمْ وَ الْكَسَلَ، فَاِنَّهٗ مَنْ كَسَلَ لَمْ يُؤَدِّ لِلّٰهِ حَقًّا.

بوجھ بننے سے گریز کرو۔ کیوں کہ جو کسی دوسرے پر بوجھ بنتا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا۔

(81) اَحْسِبُوْا كَلَامَكُمْ مِنْ اَعْمَالِكُمْ وَ اَقِلُّوْهُ اِلَّا فِي الْخَيْرِ.

اپنی گفتگو کو بھی اپنے اعمال سے شمار کرو۔ اور اسے کم کر دو مگر بھلائی میں۔

(82) اَحْسِنُوْا صُحْبَةَ النِّعَمِ فَاِنَّهَا تَزُوْلُ وَ تَشْهَدُ عَلٰى صَاحِبِهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا.

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہ آ کر چلی جاتی ہیں۔ اور جسے ملتی ہیں اس کی گواہ ہوتی ہیں کہ اس نے ان کے ساتھ کیسا معاملہ کیا۔

(83) اَكْثِرُوْا ذِكْرَ الْمَوْتِ، وَ يَوْمَ خُرُوْجِكُمْ مِنْ قُبُوْرِكُمْ وَ يَوْمَ وُقُوْفِكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَهُنْ عَلَيْكُمُ الْمُصَابُ.

موت کا اور اپنی قبروں سے باہر آنے کے دن کا ذکر زیادہ کیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کو نہ بھلاؤ تو اس طرح تمہارے لیے مصائب جھیلنا آسان ہو جائے گا۔

(84) بِحَسَبِ مُجَاهَدَةِ النُّفُوْسِ، وَ رَدِّهَا عَنْ شَهَوَاتِهَا، وَ مَنْعِهَا عَنْ مُصَافَحَةِ لَذَّاتِهَا، وَ مَنْعِ مَا اَدَّتْ اِلَيْهِ الْعُيُوْنُ الطَّامِحَةُ مِنْ لَحَظَاتِهَا تَكُوْنُ الْمَثُوْبَاتُ وَ الْعُقُوْبَاتُ. وَ الْحَازِمُ مَنْ مَلَكَ هَوَاهُ فَكَانَ بِمِلْكِهٖ لَهٗ قَاهِرًا، وَ لِمَا قَدَحَتِ الْاَفْكَارُ مِنْ سُوْءِ الظُّنُوْنِ زَاجِرًا، فَمَتٰى لَمْ تُرَدَّ النَّفْسُ عَنْ ذٰلِكَ هَجَمَ عَلَيْهَا الْفِكْرُ بِمُطَالَبَةِ مَا شُغِفَتْ بِهٖ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَأْنَسُ بِالْآرَاءِ الْفَاسِدَةِ، وَ الْاَطْمَاعِ الْكَاذِبَةِ، وَ الْاَمَانِيِّ الْمُتَلَاشِيَةِ. وَ كَمَا اَنَّ الْبَصَرَ اِذَا اعْتَلَّ رَاٰى اَشْبَاحًا وَ خَيَالَاتٍ لَا حَقِيْقَةَ لَهَا،

كَذٰلِكَ النَّفْسُ، إِذَا اعْتَلَّتْ بِحُبِّ الشَّهَوَاتِ وَ انْطَوَتْ عَلٰى قَبِيْحِ الْإِرَادَاتِ رَأَتِ الْآرَاءَ الْكَاذِبَةَ. فَإِلَى اللهِ سُبْحَانَهٗ نَرْغَبُ فِيْ إِصْلَاحِ مَا فَسَدَ مِنْ قُلُوْبِنَا وَ بِهٖ نَسْتَعِيْنُ عَلٰى إِرْشَادِ نُفُوْسِنَا فَإِنَّ الْقُلُوْبَ بِيَدِهٖ يُصَرِّفُهَا كَيْفَ شَاءَ.

نفوس کے ساتھ جہاد کرنے اور انہیں ان کی شہوات سے روکنے اور انہیں ان کی من پسند لذّتوں میں گھسنے سے باز رکھنے اور ان سرکش آنکھوں کے اپنے دیکھے ہوئے نظاروں کو ان کو نہ دینے سے ہی ثواب کے حصول کے اعمال انجام دیئے جا سکتے ہیں۔اور اس کی خلاف ورزی پر سزائیں ہیں۔

عقل مند و دانا وہی ہوتا ہے جو اپنی قوت ایمانی سے اپنی خواہشات پر قابو رکھتا ہو۔اور بد گمانیوں سے اپنی سوچ پر ظاہر ہونے والے خیالات کو جھٹکنے والا ہو۔کیوں کہ اگر نفسِ انسانی کو ان سے باز نہ رکھا جائے تو فکر اس پر اپنی محبوب اور پسندیدہ مطالبات کا لشکر لے کر ٹوٹ پڑے گی۔ پھر اس وقت یہ نفسِ انسانی فاسد خیالات سے مانوس ہو جائیں گے۔اور جھوٹے طمع میں ملوث ہو جائیں گے۔اور بکھری ہوئی آرزوؤں میں قیدی ہو جائیں گے۔اور پھر ایسا ہو گا جیسا کہ اگر آنکھ میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو خیالی تصاویر دیکھتی ہے۔اور اسے ایسے نظارے آتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی ہے۔اسی طرح جب نفسِ انسانی بیمار ہو جاتا ہے اور اسے شہوت پرستی کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے، اور بد کرداری کے ارادوں پر آمادہ ہو جاتا ہے، تو جھوٹے جھوٹے خیالات اُبھرتے ہیں۔پس ہم اپنے دلوں کی فاسد نگری سے فرار کرکے اپنے ربّ ذوالجلال کی طرف رغبت کرتے ہیں تاکہ ان قلبی فسادات کی اصلاح ہو سکے۔اور ہم اپنے دلوں کو ہدایت کے حصول کے لیے اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔کیوں کہ دلوں پر اسی کا راج ہے۔وہ انہیں جیسے چاہے پھیر دیتا ہے۔

(85) لَا تؤَاخِيَنّ الْفَاجِرَ، فَإِنَّهُ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهُ وَ يَوَدُّ لَوْ أَنَّكَ مِثْلُهُ، وَ يُحَسِّنُ لَكَ أَقْبَحَ خِصَالِهِ، وَ مَدْخَلُهُ وَ مَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدَكَ شَيْنٌ وَ عَارٌ وَ نَقْصٌ، وَ لَا الْأَحْمَقَ: فَإِنَّهُ يَجْهَدُ لَكَ نَفْسَهُ وَ لَا يَنْفَعُكَ، وَ رُبَّمَا أَرَادَ أَنْ يَنْفَعَكَ فَضَرَّكَ، سُكُوتُهُ خَيْرٌ لَكَ مِنْ نُطْقِهِ، وَ بُعْدُهُ خَيْرٌ لَكَ مِنْ قُرْبِهِ، وَ مَوْتُهُ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حَيَاتِهِ، وَ لَا الْكَذَّابَ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ مَعَهُ شَيْءٌ يَنْقُلُ حَدِيثَكَ وَ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَيْكَ، حَتَّى إِنَّهُ لَيُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَلَا يُصَدَّقُ.

کبھی بھی کسی فاسق سے بھائی چارہ قائم نہ کرنا۔ وہ آپ کو اپنا کردار زینت کرکے دکھائے گا۔ اور خواہش کرے گا کہ آپ اسی جیسے ہو جائیں۔ اور وہ اپنی بدترین خصال و عادات آپ کی نظروں میں اچھی بنا کر پیش کرے گا۔ جب کہ خود اس کا آپ کے پاس آنا اور آپ کے پاس سے نکلنا عیب و ننگ و عار ہوگا۔ اور آپ کی شان میں کمی کا باعث ہو گا۔ اور اسی طرح کبھی احمق سے بھی دوستی نہ کرنا۔ کیوں کہ وہ اپنے آپ کو آپ کی خدمت داری کے لیے تھکاوے گا۔ پوری کوشش کے باوجود آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔ وہ بسا اوقات آپ کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے گا لیکن اسی میں آپ کا نقصان کر دے گا۔ اس کا چپ رہنا ہی آپ کے لیے فائدہ مند ہے اس کے بولنے سے۔ اور اس کا آپ سے دور رہنا ہی آپ کے نزدیک ہونے سے آپ کے لیے بہتر ہے۔ اور اس کی موت اس کی زندگی سے آپ کے لیے بہتر ہے۔ اور نہ ہی جھوٹے شخص سے دوستی کرنا۔ کیوں کہ اس سے آپ کو کبھی بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ وہ آپ کی بات جب دوسروں کو نقل کرے گا یا دوسروں کی بات آپ کو بتائے گا تو غلط بیانی کرے گا۔ اور اس کا کبھی بھی کسی کے پاس بھی اعتماد نہیں ہو گا۔ حتی کہ اگر وہ کبھی سچ بھی کہہ رہا ہو گا تو کوئی بھی اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔

(86) مَا اسْتَقْصَى كَرِيمٌ قَطُّ، قَالَ تَعَالَى فِيْ وَصْفِ نَبِيِّهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَ أَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ.

کریم کبھی بھی اپنی وصف کی انتہا نہیں کرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی کریمؐ کی وصف کی ہے۔ (لیکن بیان اوصاف میں انتہا نہیں کی۔) بعض کی تعریف کی ہے اور ابھی بعض کی تعریف کی ہی نہیں۔

(87) رُبَّ كَلِمَةٍ يَخْتَرِعُهَا حَلِيمٌ مَخَافَةَ مَا هُوَ شَرٌّ مِنْهَا، وَ كَفَى بِالْحِلْمِ نَاصِرًا.

بہت ساری باتیں بردبار لوگ اپنے سے بناکر بیان کرتے ہیں۔اس لیے کہ اگر وہ اصلی باتیں بیان کریں تو وہ اس سے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں اور برد باری سے بڑھ کر کوئی اور مدد گار ہی نہیں۔

(88) مَنْ جَمَعَ سِتَّ خِصَالٍ لَمْ يَدَعْ لِلْجَنَّةِ مَطْلَبًا، وَ لَا عَنِ النَّارِ مَهْرَبًا، مَنْ عَرَفَ اللهَ فَأَطَاعَهُ، وَ عَرَفَ الشَّيْطَانَ فَعَصَاهُ، وَ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَهُ، وَ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقَاهُ، وَ عَرَفَ الدُّنْيَا فَرَفَضَهَا، وَ عَرَفَ الْآخِرَةَ فَطَلَبَهَا.

جس شخص میں چھ خصلتیں پوری ہو جائیں تو پھر جنت کے لیے مطلوب کوئی صفت اور جہنم سے بچنے کے لیے ضروری کوئی صفت باقی نہیں رہتی؛ (۱)اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرکے اس کی اطاعت کرے۔(۲) شیطان کو پہچان لے اور اس کی مخالفت کرے۔(۳)حق کو پہچان کر اس کی پیروی کرے۔(۴) باطل کو پہچان کر اس سے دوری اختیار کرے۔(۵)دنیا کی حقیقت کو پہچان لے اور اسے چھوڑ دے۔(۶)آخرت کو پہچان لے اور اس کی طلب میں ہو۔

(89) مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ النَّاسِ وَ لَمْ يَسْتَحْيِ مِنْ نَفْسِهِ، فَلَيْسَ لِنَفْسِهِ عِنْدَ نَفْسِهِ قَدْرٌ.

جو شخص لوگوں سے شرمائے اور اپنے نفس سے حیا نہ کرے تو اس نے اپنے نفس کی قدر نہیں کی۔

(90)غَايَةُ الْاَدَبِ اَنْ يَسْتَحِيَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَفْسِهٖ.

انسان کا اپنے نفس سے شرم کرنا انتہائے ادب ہے۔

(91)اَلْبَلَاغَةُ النَّصْرُ بِالْحُجَّةِ، وَ الْمَعْرِفَةُ بِمَوَاضِعِ الْفُرْصَةِ، وَ مِنَ الْبَصَرِ بِالْحُجَّةِ اَنْ تَدَعَ الْاِفْصَاحُ بِهَا اِلَى الْكِنَايَةِ عَنْهَا اِذَا كَانَ الْاِفْصَاحُ اَوْعَرَ طَرِيْقَةٍ، وَ كَانَتِ الْكِنَايَةُ اَبْلَغَ فِي الدَّرْكِ وَ اَحَقَّ بِالظَّفَرِ.

بلاغت سے دلائل اور معرفت میں فرصت کے مقامات پر مدد ملتی ہے۔اور مدد اس طرح کہ جب واضح کہنا مشکل ہو فصاحت کارگر نہ ہو تو کنایہ استعمال کیا جاتا ہے۔اس لیے کہ اس وقت کنایہ زیادہ سمجھا جاتا ہے۔اور مطلب پہنچانے میں کامیابی کا وسیلہ ہوتا ہے۔

(92)اِيَّاكَ وَ الشَّهَوَاتِ، وَلْيَكُنْ مِمَّا تَسْتَعِيْنُ بِهٖ عَلٰى كَفِّهَا عِلْمُكَ بِاَنَّهَا مُلْهِيَةٌ لِعَقْلِكَ، مُهَجِّنَةٌ لِرَأْيِكَ، شَائِنَةٌ لِغَرَضِكَ، شَاغِلَةٌ لَكَ عَنْ مَعَاظِمِ اُمُوْرِكَ، مُشْتَدَّةٌ بِهَا التَّبِعَةُ عَلَيْكَ فِيْ آخِرَتِكَ. اِنَّمَا الشَّهَوَاتُ لَعِبٌ، فَاِذَا حَضَرَ اللَّعِبُ غَابَ الْجِدُّ، وَ لَنْ يُقَامَ الدِّيْنُ وَ تَصْلُحَ الدُّنْيَا اِلَّا بِالْجِدِّ. فَاِذَا نَازَعَتْكَ نَفْسُكَ اِلَى اللَّهْوِ وَ اللَّذَّاتِ، فَاعْلَمْ اَنَّهَا قَدْ نَزَعَتْ بِكَ اِلٰى شَرِّ مَنْزَعٍ وَ اَرَادَتْ بِكَ اَفْضَحَ الْفُضُوْحِ، فَغَالِبْهَا مُغَالَبَةَ ذٰلِكَ، وَ امْتَنِعْ مِنْهَا امْتِنَاعَ ذٰلِكَ، وَلْيَكُنْ مَرْجِعُكَ مِنْهَا اِلَى الْحَقِّ، فَاِنَّكَ مَهْمَا تَتْرُكْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَتْرُكْهُ اِلَّا اِلَى الْبَاطِلِ، وَ مَهْمَا تَدَعْ مِنَ الصَّوَابِ لَا تَدَعْهُ اِلَّا اِلَى الْخَطَاِ، فَلَا تُدَاهِنَنَّ هَوَاكَ فِي الْيَسِيْرِ فَيَطْمَعَ مِنْكَ فِي الْكَثِيْرِ. وَ لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا اُوْتِيْتَ

فَاضِلًا عَمَّا يُصْلِحُكَ، وَ لَيْسَ لِعُمْرِكَ وَ اِنْ طَالَ فَضْلٌ عَمَّا يَنُوْبُكَ مِنَ الْحَقِّ اللَّازِمِ لَكَ، وَ لَا بِمَالِكَ وَ اِنْ كَثُرَ فَضْلٌ عَمَّا يَجِبُ عَلَيْكَ فِيْهِ، وَ لَا بِقُوَّتِكَ وَ اِنْ تَمَّتْ فَضْلٌ عَنْ اَدَاءِ حَقِّ اللّٰهِ عَلَيْكَ، وَ لَا بِرَأْيِكَ وَ اِنْ حَزُمَ فَضْلٌ عَمَّا لَا تُعْذَرُ بِالْخَطَاِ فِيْهِ، فَلْيَمْنَعَنَّكَ عِلْمُكَ بِذٰلِكَ مِنْ اَنْ تُطِيْلَ لَكَ عُمْرًا فِيْ غَيْرِ نَفْعٍ، اَوْ تُضَيِّعَ لَكَ مَالًا فِيْ غَيْرِ حَقٍّ، اَوْ اَنْ تَصْرُفَ لَكَ قُوَّةً فِيْ غَيْرِ عِبَادَةٍ، اَوْ تُعَدِّلَ لَكَ رَأْيًا فِيْ غَيْرِ رُشْدٍ. فَالْحِفْظَ الْحِفْظَ لِمَا اُوْتِيْتَ، فَاِنَّ بِكَ اِلٰى صَغِيْرِ مَا اُوْتِيْتَ الْكَثِيْرَ مِنْهُ اَشَدَّ الْحَاجَةِ، وَ عَلَيْكَ بِمَا اَضَعْتَهُ مِنْهُ اَشَدُّ الرَّزِيَّةِ وَ لَا سِيَّمَا الْعُمُرُ الَّذِيْ كُلُّ مُنْفَقٍ سِوَاهُ مُسْتَخْلَفٌ، وَ كُلُّ ذَاهِبٍ بَعْدَهُ مُرْتَجَعٌ. فَاِنْ كُنْتَ شَاغِلًا نَفْسَكَ بِلَذَّةٍ، فَلْتَكُنْ لَذَّتُكَ فِيْ مُحَادَثَةِ الْعُلَمَاءِ وَ دَرْسِ كُتُبِهِمْ، فَاِنَّهُ لَيْسَ سُرُوْرُكَ بِالشَّهَوَاتِ بَالِغًا مِنْكَ مَبْلَغًا اِلَّا وَ اِكْبَابُكَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَ نَظَرُكَ فِيْهِ بَالِغُهُ مِنْكَ غَيْرَ اَنَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ اِلٰى عَاجِلِ السُّرُوْرِ تَمَامَ السَّعَادَةِ وَ خِلَافُ ذٰلِكَ يَجْمَعُ اِلٰى عَاجِلِ الْغَيِّ وَ خَامَةِ الْعَاقِبَةِ وَ قَدِيْمًا قِيْلَ اَسْعَدُ النَّاسِ اَدْرَكُهُمْ لِهَوَاهُ اِذَا كَانَ هَوَاهُ فِيْ رُشْدِهٖ فَاِذَا كَانَ هَوَاهُ فِيْ غَيْرِ رُشْدِهٖ فَقَدْ شَقِيَ بِمَا اَدْرَكَ مِنْهُ وَ قَدِيْمًا قِيْلَ عَوِّدْ نَفْسَكَ الْجَمِيْلَ فَبِاعْتِيَادِكَ اِيَّاهُ يَعُوْدُ لَذِيْذًا.

شہوت پرستی سے گریز کیا کریں اور شہوت کے مواقع پر اپنے آپ کو ان سے یہ جان کر روکیں کہ یہ آپ کے عقل کو غافل کرتی ہیں۔آپ کی سوچ کو ختم کر دیتی ہیں۔اور آپ کی آبرومندی کو داغ دار کرتی ہیں۔ اور آپ کو آپ کے بلند پایہ امور سے ہٹا دیتی ہیں۔ اور آپ کی آخرت کے ماحول کو سختی سے دوچار کر دیتی ہیں۔ شہوات ایک کھیل ہیں۔ اور جب کھیل شروع ہوتا ہے تو سنجیدگی ختم ہو جاتی ہے۔جب کہ دین و دنیا کی بھلائی سنجیدگی میں ہوتی ہے۔ پس جب آپ کا دل آپ کو لہو و لعب کی جانب کھینچ رہا ہوگا اور آپ لذّات کے درپے ہوں گے تو جان لو وہ آپ کو بہت بُری طرح کسی گڑھے میں پھینک دیں گی۔ اور

آپ کو بدترین رسوائی میں ڈال دیں گی۔ پس تو بھی ان پر ان کی طرح غلبہ حاصل کر اور ان کے سامنے یوں کھڑا ہو جا جس طرح وہ تیرے راستے میں کھڑی ہو گئی ہیں۔ اور ان سے منہ موڑ کر ہمیشہ حق کی طرف روانہ ہو جا۔ کیوں کہ آپ جب بھی حق سے منہ موڑیں گے تو یقیناً آپ کا رُخ باطل کی طرف ہو گا۔ اور جب بھی صحیح و درست سمت کو ترک کرو گے تو خطا کی طرف روانہ ہو جاؤ گے۔ ان کے سامنے کسی تھوڑی سی خواہش پر کمزوری نہ دکھانا۔ ورنہ یہ آپ سے زیادہ خواہشات کی امید وار ہو جائیں گی۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھے ملا ہے اس میں اس سے بڑھ کر کوئی شے افضل نہیں جو تیری اصلاح کا سبب بنے۔ اور تیری عمر اگرچہ جتنی زیادہ طویل ہی ہو تو اس کے ان لمحات کو کوئی فضیلت نہیں ہے جو تجھے اس حق سے باز رکھیں جو تجھ پر تیری ذات میں یا مال میں لازم ہے۔ اگرچہ جو تجھ پر لازم ہے اس کے مقابل والا مال جس قدر بھی زیادہ ہو تو بھی وہ بے کار ہے۔ اور اس طاقت میں کہ چاہے وہ جس قدر مکمل ہی کیوں نہ ہو کوئی بہتری نہیں ہے کہ جو تجھے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں کام نہ آئے۔ اور تیری رائے میں اگرچہ وہ جس قدر مضبوط و مستحکم ہی کیوں نہ ہو اس وقت تک کوئی بھلائی نہیں ہے جب تک وہ خطا سے محفوظ نہ ہو۔ تجھے اس بات کا علم اس سے روکے کہ تو اپنی عمر کو غیر ضروری اور بے فائدہ کاموں میں ضائع کرے۔ اور اپنے مال کو ناحق راستوں میں خرچ کرے یا تو اپنی طاقتوں کو عبادت کے علاوہ کسی شغل میں لگائے یا تو اپنی رائے کو عدل سے ہٹ کر استعمال کرے۔ جو کچھ تجھے عطا ہوا ہے اسے سنبھالو۔ سنبھالو۔ آپ کو اس کے چھوٹے و بڑے عطیات کی بہت سخت ضرورت پڑے گی۔ اور اگر ان کو بے جا ضائع کرو گے تو بہت بڑی مصیبت اور دکھ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ خصوصاً اپنی عمر کے معاملہ میں کہ جس سے زیادہ کام آنے والا کوئی سہارا نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ ہر چلی جانے والی شے لوٹ سکتی ہے۔ مگر یہ لوٹنے والی نہیں۔ پس اگر آپ اپنے کو کسی لذّت

میں مشغول رکھنا چاہتے ہیں تو علماء کے ساتھ ہم نشینی کی لذّت میں مشغول ہو جاؤ۔اور ان کی کتابوں کے پڑھنے سے لذّت حاصل کرو۔ شہوانی لذّات کی خوشی آپ کو باالآخر زیادہ سے زیادہ اس حد تک پہنچائے گی کہ اسی میدان میں منہ کے بَل گر جاؤ گے۔اور آپ کی سوچ انہی کے معاملات میں گم ہو جائے گی اور کیا ملے گا۔بس زیادہ سے زیادہ آپ کو دنیا کا سرور ملے گا۔جب کہ علم و علماء کے ساتھ تعلق تمہارے لیے دنیا کے سرور اور آخرت کی خوش بختی کا باعث ہو گا۔جب کہ اس کے مدِّمقابل شہوات کی لذّت تمہیں دنیا میں سرکشی کی طرف لے جائے گی۔ اور بُرا انجام تمہارا نصیب ہو گا۔پُرانے زمانے کی کہاوت ہے کہ سعادت مند انسان وہ ہوتا ہے جسے اپنی خواہشات کی معرفت ہو۔وہ دیکھے گا کہ اس کی خواہشات بھلائی اور رُشد و ہدایت پر مبنی ہوں تو خوش بخت ہے اور اگر اس کی خواہشات گمراہی والی ہوں تو بدبخت ہے۔جتنی خواہشات حاصل ہوتی جائیں گی اتنی بدبختی گھیرتی جائے گی۔اور پُرانے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ اپنی عادات اچھی بناؤ۔اچھی عادات کا انجام لذّت بخش ہوتا ہے۔

(93)وُكِّلَ ثَلَاثٌ بِثَلَاثٍ: اَلرِّزْقُ بِالْحُمْقِ، وَالْحِرْمَانُ بِالْعَقْلِ، وَالْبَلَاءُ بِالْمَنْطِقِ: لِيَعْلَمَ ابْنُ آدَمَ اَنْ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ.

تین چیزیں تین چیزوں سے جوڑ دی گئی ہیں؛ (۱)مال و دولت احمقانہ پن سے۔(۲) محرومیت عقل مندی کے ساتھ۔(۳)آزمائش گفتگو کے ساتھ، تاکہ آدمؑ کی اولاد کو معلوم ہو کہ کچھ بھی تیرے اختیار میں نہیں ہے۔

(94)ثَلَاثَةٌ اِنْ لَمْ تَظْلِمْهُمْ ظَلَمُوكَ: اَلسَّفِلَةُ وَ زَوْجَتُكَ وَ ابْنُكَ. وَ قَدْ رَوَيْنَا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ لِعُمَرَ فِيْمَا تَقَدَّمَ.

تین رشتے ایسے ہیں کہ اگر ان پر ظلم نہ بھی کروگے تو وہ تم پر ظلم کریں گے؛(۱)آپ کا نوکر غلام۔(۲)آپ کی بیوی۔(۳)آپ کی اولاد۔

(95)لِلْمُنَافِقِيْنَ عَلَامَاتٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا، تَحِيَّتُهُمْ لَعْنَةٌ، وَطَعَامُهُمْ تُهْمَةٌ، وَغَنِيْمَتُهُمْ غُلُوْلٌ، لَا يَعْرِفُوْنَ الْمَسَاجِدَ اِلَّا هَجْرًا، وَ لَا يَأْتُوْنَ الصَّلَاةَ اِلَّا دُبُرًا، مُسْتَكْبِرُوْنَ لَا يَأْلَفُوْنَ وَ لَا يُؤْلَفُوْنَ، خُشُبٌ بِاللَّيْلِ صُخُبٌ بِالنَّهَارِ.

منافقین کی نشانیاں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ پہچانے جاتے ہیں؛(۱)بدزبانی کے عادی ہوتے ہیں۔(۲)تہمت ان کی خوراک ہوتی ہے۔(۳)دھوکہ بازی کو غنیمت سمجھتے ہیں۔(۴)مساجد کو ویران پسند کرتے ہیں۔(۵)نماز کے لیے بوجھل بوجھل حاضر ہوتے ہیں۔(۶)وہ اکّھڑ مزاج متکبّر ہوتے ہیں۔(۷)کسی سے مخلص الفت نہیں کرتے اور نہ ہی کسی کو ایسا پسند کرتے ہیں۔(۸)رات کو لکڑی کی طرح لمبے پڑے رہتے ہیں۔(۹) دن کو ستونوں کی طرح نظر آتے ہیں۔

(96)اَلْحَسَدُ حُزْنٌ لَازِمٌ، وَ عَقْلٌ هَائِمٌ، وَ نَفَسٌ دَائِمٌ، وَ النِّعْمَةُ عَلَى الْمَحْسُوْدِ نِعْمَةٌ وَ هِيَ عَلَى الْحَاسِدِ نَقْمَةٌ.

حسد ہمیشہ رہنے والا غم اور بھری ہوئی سوچ اور دائمی روگ ہے۔جب کہ جس سے حسد کیا جائے اس کی نعمت اس کے لیے نعمت۔اور وہی اس سے حسد کرنے والے کے لیے مصیبت و سزا ہے۔

(97)يَا حَمَلَةَ الْعِلْمِ: اَ تَحْمِلُوْنَهُ! فَاِنَّمَا الْعِلْمَ لِمَنْ عَلِمَ ثُمَّ عَمِلَ، وَ وَافَقَ عَمَلُهُ عِلْمَهُ. وَ سَيَكُوْنُ اَقْوَامٌ يَحْمِلُوْنَ الْعِلْمَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، تُخَالِفُ سَرِيْرَتُهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ، وَ يُخَالِفُ عَمَلُهُمْ عِلْمَهُمْ،

يَقْعَدُوْنَ حَلَقًا فَيُبَاهِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَغْضَبُ عَلٰى جَلِيْسِهٖ اَنْ يَجْلِسَ اِلٰى غَيْرِهٖ، اُوْلٰئِكَ لَا تَصْعَدُ اَعْمَالُهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ تِلْكَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ.

اے علم کو اپنے پاس محفوظ کرکے اُٹھانے والو! کیا بس اسے اُٹھایا جاتا ہے؟ علم تو اس کے لیے علم ہوتا ہے جو عالم ہو اور پھر اس پر عمل بھی کرے۔ اور اس علم و عمل میں موافقت بھی ہو۔ عنقریب کچھ ایسی قومیں ہوں گی جن کے علوم ان کے گلے سے اندر نہیں اُتریں گے۔ ان کے باطن ان کے ظاہر کے مخالف ہوں گے۔ ان کے اعمال و کردار ان کے علم کے مخالف ہوں گے۔ وہ حلقے بناکر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ حتی کہ ایک شخص اپنے ہم نشین سے اس لیے ناراض ہو گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی دوسرے کے پاس کیوں جاکر بیٹھا ہے۔ اور پھر ان لوگوں کی محفلوں کے اعمال درگاہ خداوندی کی طرف نہیں جا سکیں گے۔

(98) تَعَلَّمُوْا اَلْعِلْمَ صِغَارًا تَسُوْدُوْا بِهٖ كِبَارًا. تَعَلَّمُوْا اَلْعِلْمَ وَ لَوْ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ سَيَصِيْرُ لِلّٰهِ. اَلْعِلْمُ ذَكَرٌ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا ذَكَرٌ مِنَ الرِّجَالِ.

بچپن سے علم حاصل کرو۔ بڑے ہوکر سردار بن جاؤ گے۔ علم سیکھو اور سیکھاؤ۔ چاہے اس کا مقصد خدا تعالیٰ نہ بھی ہو۔ وہ بالآخر خدا تعالیٰ کے لیے ہو جائے گا۔ علم جوان مرد ہوتا ہے۔ اور اسے جوان مرد ہی پسند کرتے ہیں۔

(99) لَيْسَ شَيْءٌ أَحْسَنَ مِنْ عَقْلٍ زَانَهٗ عِلْمٌ، وَمِنْ عِلْمٍ زَانَهٗ حِلْمٌ، وَمِنْ حِلْمٍ زَانَهٗ صِدْقٌ، وَمِنْ صِدْقٍ زَانَهٗ رِفْقٌ، وَمِنْ رِفْقٍ زَانَهٗ تَقْوٰى. اِنَّ مِلَاكَ الْعَقْلِ وَمَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ: صَوْنُ الْعِرْضِ، وَالْجَزَاءُ بِالْفَرْضِ، وَالْاَخْذُ بِالْفَضْلِ، وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ، وَالْاِنْجَازُ لِلْوَعْدِ. وَ مَنْ حَاوَلَ اَمْرًا بِالْمَعْصِيَةِ كَانَ اَقْرَبَ اِلٰى مَا يَخَافُ وَ اَبْعَدَ مِمَّا يَرْجُوْ.

کوئی شے بھی اس عقل سے بہتر نہیں ہے جس کی زینت علم ہو۔اور جسے علم ملتا ہے تو اس کی زینت بردباری ہوتی ہے۔اور جو بردبار ہوتا ہے اس کی زینت سچائی ہوتی ہے۔اور وہ سچائی کہ جس کی زینت نرمی ہو۔اور وہ نرمی کہ جس کی زینت پرہیز گاری ہو۔ عقل مندی اور مکارمِ اخلاق کا معیار عزّتِ نفس کی حفاظت ہے۔اور جزا فرض کی ادائیگی سے ہے۔اور فضائل کی پابندی اور عہد کی وفاداری اور وعدہ وفائی سے ہے۔اور جب کوئی معصیت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو خوفناک انجام کے قریب ہو جاتا ہے۔اور جس خیر و خوبی کی امید ہوتی ہے اس سے دور ہو جاتا ہے۔

(100) اِذَا جَرَتِ الْمَقَادِيْرُ بِالْمَكَارِهِ، سَبَقَتِ الْآفَةُ اِلَى الْعَقْلِ فَحَيَّرَتْهُ، وَاطْلَقَتِ الْاَلْسُنُ بِمَا فِيْهِ تَلَفُ الْاَنْفُسِ.

جب تقدیر کا فیصلہ مشکلات و مصائب کے نزول کا ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے عقل پر آفت نازل ہوتی ہے جو اسے حیران کر دیتی ہے۔اور پھر زبان سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو جان جانے کا سبب بنتی ہے۔

(101) لَا تَصْحَبُوْا اَلْاَشْرَارَ، فَاِنَّهُمْ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكُمْ بِالسَّلَامَةِ مِنْهُمْ.

کمینے اور شریر لوگوں سے دوستی نہ کرنا۔ ورنہ وہ تم پر احسان جتلائیں گے کہ تم ان کے شر سے بچے ہوئے ہو۔

(102) لَا تَقْسِرُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلٰى آدَابِكُمْ، فَاِنَّهُمْ مَخْلُوْقُوْنَ لِزَمَانٍ غَيْرَ زَمَانِكُمْ.

اپنی اولادوں کو اپنے سلیقہ و اطوار و آداب پر مجبور نہ کرو۔ ان کا اور تمہارا زمانہ الگ الگ ہے۔ وہ اپنے دور کے افراد ہیں۔

(103)لَا تَطْلُبْ سُرْعَةَ الْعَمَلِ، وَ اطْلُبْ تَجْوِيْدَهُ، فَإِنَّ النَّاسَ لَا يَسْأَلُوْنَ فِيْ كَمْ فَرَغَ مِنَ الْعَمَلِ، إِنَّمَا يَسْأَلُوْنَ عَنْ جَوْدَةِ صَنْعَتِهِ.

جلدی کام انجام پانے کو پسند نہ کرو۔ بلکہ عمدہ کام کے طلب گار بنو۔ لوگ کام کے وقت کو نہیں، کام میں کارکردگی کو دیکھتے ہیں۔

(104)لَيْسَ كُلُّ ذِيْ عَيْنٍ يُبْصِرُ، وَ لَا كُلُّ ذِيْ أُذُنٍ يَسْمَعُ، فَتَصَدَّقُوْا عَلٰى أُوْلِي الْعُقُوْلِ الزَّمِنَةِ وَ الْأَلْبَابِ الْحَائِرَةِ بِالْعُلُوْمِ الَّتِيْ هِيَ أَفْضَلُ صَدَقَاتِكُمْ، ثُمَّ تَلَا: إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَ الْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُوْلَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ.

ہر آنکھ دیکھنے والی اور ہر کان سننے والا نہیں ہوتا۔ پس تم بیمار عقلوں اور حیران فکروں پر اپنے ایسے افضل علوم کا صدقہ کرو جو تمہارے افضل معلومات ہوں۔ تاکہ وہ اس سے اصلاح کر سکیں۔ اور اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُوْلَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ"[2] بے شک وہ لوگ جو ہمارے نازل شدہ ایسے واضح دلائل اور ہدایات جو لوگوں پر کتاب میں واضح ہونے باوجود چھپاتے ہیں۔ تو وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے۔ اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔

(105)مَنْ أَتَتْ عَلَيْهِ الْأَرْبَعُوْنَ مِنَ السِّنِيْنَ قِيْلَ لَهُ: خُذْ حَذَرَكَ مِنْ حُلُوْلِ الْمَقْدُوْرِ، فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْذُوْرٍ، وَ لَيْسَ أَبْنَاءُ الْأَرْبَعِيْنَ بِأَحَقَّ بِالْحَذَرِ مِنْ أَبْنَاءِ الْعِشْرِيْنَ، فَإِنَّ طَالِبَهُمَا وَاحِدٌ، وَ

---

[2] سورة البقرة/۱۵۹

لَيۡسَ عَنِ الطَّلَبِ بِرَاقِدٍ: وَ هُوَ الۡمَوۡتُ، فَاعۡمَلۡ لِمَا اَمَامَكَ مِنَ الۡهَوۡلِ، وَ دَعۡ عَنۡكَ زُخۡرُفَ الۡقَوۡلِ.

جب کسی شخص کی عمر کے چالیس سال پورے ہو جاتے ہیں تو اسے ندا آتی ہے اپنی تقدیر میں لکھی موت سے خوف پکڑو۔اب تمہارا کوئی عذر قبول نہیں ہے۔اور خیال رہے صرف چالیس والے خوف کھانے کے زیادہ حق دار نہیں ہیں۔بلکہ بیس سال والوں کو بھی یہی خطرہ برابر کا ہے۔کیوں کہ دونوں کے درپے خطرہ موت کا ایک ہی جیسا ہے۔کیوں کہ طلب گار ایک ہی ہے۔اور طالب بیدار ہے۔پس اپنے آگے ہولناک خطرات کے لیے عمل کرو۔اور جھوٹی تسلیوں سے دوری اختیار کرو۔

(106)سُئِلَ عَنِ الۡقَدَرِ، فَقَالَ: اُقۡصِرُ اَمۡ اُطِيۡلُ؟ قِيۡلَ: بَلۡ تُقۡصِرُ. فَقَالَ جَلَّ اللهُ اَنۡ يُرِيۡدَ الۡفَحۡشَاءَ، وَ عَزَّ عَنۡ اَنۡ يَكُوۡنَ لَهٗ فِي الۡمُلۡكِ اِلَّا مَا يَشَاءُ.

آپؑ سے تقدیر کے بارے پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ مختصر بیان کروں یا طویل گفتگو ہو؟ عرض کیا گیا کہ مختصر۔تو آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات اس سے بلند و بالا و برتر ہے کہ وہ فحاشی پسند فرمائے۔اور وہ اس سے بلند تر غالب ہے کہ اس کے ملک میں اس کی منشاء کے خلاف کوئی کام ہو۔

(107)مَنۡ عَلِمَ اَنَّهٗ يُفَارِقُ الۡاَحۡبَابَ، وَ يَسۡكُنُ التُّرَابَ، وَ يُوَاجِهُ الۡحِسَابَ وَ يَسۡتَغۡنِي عَمَّا تَرَكَ، وَ يَفۡتَقِرُ اِلٰى مَا قَدَّمَ، كَانَ حَرِيًّا بِقَصۡرِ الۡاَمَلِ، وَ طُوۡلِ الۡعَمَلِ.

جو جانتا ہو کہ احباب سے جدائی ہو گی۔اور اس کا بسیرا مٹی کے گھر میں ہو گا۔اور اسے حساب کا سامنا ہو گا۔اور جو چھوڑ جائے گا وہ اس کے کام نہیں آئے گا۔اور اسے اپنے آگے بھیجنے کی احتیاج ہے۔تو اسے لائق ہے کہ اس کی آرزوئیں کوتاہ ہوں۔اور عمل کا دائرہ وسیع و طویل ہو۔

(108)اَلْمُؤْمِنُ لَا تَخْتَلُّهُ كَثْرَةُ الْمَصَائِبِ وَ تَوَاتُرُ النَّوَائِبِ عَنِ التَّسْلِيمِ لِرَبِّهٖ وَ الرِّضَا بِقَضَائِهٖ كَالْحَمَامَةِ الَّتِیْ تُؤْخَذُ فِرَاخُهَا مِنْ وَكْرِهَا ثُمَّ تَعُوْدُ اِلَيْهِ.

مؤمن کو کثرت سے آنے والی مصیبتیں اور پے در پے آنے والے دکھ و غم ربّ کے حضور تسلیم سے نہیں روک سکتے۔ اور اس کی قضا پر راضی ہونے سے نہیں ہٹا سکتے۔ اس کی مثال اس کبوتر کی ہے کہ جس کے سامنے اس کے گھونسلے سے اس کے بچے اُٹھا لیے جاتے ہیں اور وہ پھر بھی اس میں آ جاتا ہے۔

(109)مَا مَاتَ مَنْ اَحْيَا عِلْمًا وَ لَا افْتَقَرَ مَنْ مَلَكَ فَهْمًا.

جس نے علم کو زندہ کیا اسے موت نہیں۔ اور جسے فہم و فراست ملی وہ فقیر نہیں۔

(110)اَلْعِلْمُ صِبْغُ النَّفْسِ، وَ لَيْسَ يَفُوْقُ صِبْغُ الشَّیْءِ حَتّٰى يَنْظُفَ مِنْ كُلِّ دَنَسٍ.

علم نفس کا رنگ ہوتا ہے۔ اور کسی بھی شے کا رنگ اس وقت تک نہیں چڑھتا جب تک اسے اچھی طرح ہر قسم کے غبار سے صاف نہ کر لیا جائے۔

(111)اِعْلَمْ اَنَّ الَّذِیْ مَدَحَكَ بِمَا لَيْسَ فِيْكَ اِنَّمَا هُوَ مُخَاطِبُ غَيْرِكَ، وَ ثَوَابُهٗ وَ جَزَاؤُهٗ قَدْ سَقَطَا عَنْكَ.

جان لو! جو آپ کی ایسی صفات کی تعریف کرتا ہے جو آپ میں نہیں ہیں۔ تو اس کا مخاطب آپ کا غیر ہے۔ اور اس کا ثواب و جزاء بھی اسی پر لازم ہے۔

(112)اِحْسَانُكَ اِلَى الْحُرِّ يُحَرِّكُهٗ عَلَى الْمُكَافَأَةِ وَ اِحْسَانُكَ اِلَى النَّذْلِ يَبْعَثُهٗ عَلٰى مُعَاوَدَةِ الْمَسْاَلَةِ.

اگر آپ کسی آزاد اور شریف آدمی پر احسان کریں گے تو وہ اسے آپ سے بھلائی اور احسان کا اچھا بدلہ دینے پر آمادہ کرے گا۔ اور خسیس پر احسان اسے منگتا (بھکاری) بنا دے گا۔

(113)اَلْاَشْرَارُ یَتَتَبَّعُوْنَ مَسَاوِئَ النَّاسِ، وَ یَتْرُکُوْنَ مَحَاسِنَهُمْ، کَمَا یَتَتَبَّعُ الذُّبَابُ الْمَوَاضِعَ الْفَاسِدَةَ.

کمینے لوگ دوسروں کی بُرائیاں اور عیب تلاش کرنے پر لگے رہتے ہیں۔ اور انہیں ان کی اچھائیاں نظر نہیں آتی ہیں جیسا کہ مکھیوں کو گندگی کے ڈھیروں کی تلاش ہوتی ہے۔

(114)مَوْتُ الرُّؤَسَاءِ، اَسْهَلُ مِنْ رِئَاسَةِ السَّفِلَةِ.

شریف رئیسوں کے لیے گھٹیا لوگوں پر ریاست سے موت آسان ہوتی ہے۔

(115)یَنْبَغِي لِمَنْ وَلِیَ اَمْرَ قَوْمٍ اَنْ یَبْدَاَ بِتَقْوِیْمِ نَفْسِه، قَبْلَ اَنْ یَشْرَعَ فِيْ تَقْوِیْمِ رَعِیَّتِه، وَ اِلَّا کَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ رَامَ اسْتِقَامَةَ ظِلِّ الْعُوْدِ، قَبْلَ اَنْ یَسْتَقِیْمَ ذٰلِكَ الْعُوْدُ.

جب کوئی شخص کسی قوم کی حکومت کی ذمہ داری سنبھالے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے وہ اپنے امور میں اصلاح کرے۔ کیوں کہ اپنے آپ کو سنبھالے بغیر ایسا کرنا اس طرح ہے جیسے کوئی ایسی ٹہنیوں کی چھاؤں کو ترتیب دے جو ابھی ٹیڑھی ہوں۔

(116)اِذَا قَوِیَ الْوَالِيْ فِيْ عَمَلِه حَرَّکَتْهُ وِلَایَتُهٗ عَلٰی حَسَبِ مَا هُوَ مَرْکُوْزٌ فِيْ طَبْعِه مِنَ الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ.

جب کوئی سربراہ مملکت اپنی کارگزاری میں طاقتور ہو جائے تو اسے اس کی حکومت اس کی طبیعت میں موجود خوبی یا بدی کے مطابق آمادہ کرتی ہے۔

(117)يَنْبَغِي لِلْوَالِي اَنْ يَعْمَلَ بِخِصَالٍ ثَلَاثٍ: تَأْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ مِنْهُ فِيْ سُلْطَانِ الْغَضَبِ، وَ الْاَنَاةِ فِيْمَا يَرْتَئِيْهِ مِنْ رَأْيٍ، وَ تَعْجِيْلِ مُكَافَأَةِ الْمُحْسِنِ بِالْاِحْسَانِ، فَاِنَّ فِيْ تَأْخِيْرِ الْعُقُوْبَةِ اِمْكَانَ الْعَفْوِ، وَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْمُكَافَأَةِ بِالْاِحْسَانِ طَاعَةُ الرَّعِيَّةِ، وَ فِي الْاَنَاةِ اِنْفِسَاحَ الرَّأْيِ، وَ حَمْدُ الْعَاقِبَةِ، وَ وُضُوْحُ الصَّوَابِ.

ہر والی مملکت پر لازم ہے کہ اس میں یہ تین خصلتیں ہوں؛ (۱)انتہائے غضب کی حالت میں سزا دینے میں تاخیر کرے۔(۲) سوچ کا فیصلہ کرتے وقت سستی کرے۔(۳)احسان و بھلائی کرنے والے کو جلدی اجر و انعام دے۔

اس لیے کہ سزا دینے میں دیر کرنے پر معافی کا امکان ہے۔ اور اچھے کام کرنے والوں کو جلد انعام دینے میں رعایا فرمانبردار ہوتی ہے۔ اور سوچ بچار میں دیر کرنے سے اچھی سوچ اور اچھے انجام کا امکان ہوتا ہے۔ اور درست صورت حال پر اطلاع ملتی ہے۔

(118)مِنْ حَقِّ الْعَالِمِ عَلَى الْمُتَعَلِّمِ اَلَّا يُكْثِرَ عَلَيْهِ السُّؤَالَ وَ لَا يُعَنِّتَهُ فِي الْجَوَابِ، وَ لَا يُلِحَّ عَلَيْهِ اِذَا كَسِلَ، وَ لَا يُفْشِيَ لَهُ سِرًّا، وَ لَا يَغْتَابَ عِنْدَهُ اَحَدًا، وَ لَا يَطْلُبَ عَثْرَتَهُ، فَاِذَا زَلَّ تَاَنَّيْتَ اَوْبَتَهُ وَ قَبِلْتَ مَعْذِرَتَهُ، وَ اَنْ تُعَظِّمَهُ وَ تُوَقِّرَهُ مَا حَفِظَ اَمْرَ اللهِ وَ عَظَّمَهُ، وَ اَلَّا تَجْلِسَ اَمَامَهُ، وَ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ سَبَقْتَ غَيْرَكَ اِلٰى خِدْمَتِهِ فِيْهَا، وَ لَا تَضْجَرَنَّ مِنْ صُحْبَتِهِ، فَاِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ النَّخْلَةِ، يُنْتَظَرُ مَتٰى يَسْقُطُ عَلَيْكَ مِنْهَا مَنْفَعَةٌ، وَ خُصَّهُ بِالتَّحِيَّةِ وَ احْفَظْ شَاهِدَهُ وَ غَائِبَهُ، وَ لْيَكُنْ ذٰلِكَ كُلُّهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، فَاِنَّ الْعَالِمَ اَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. وَ اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِي الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا اِلَّا خَلَفٌ مِنْهُ، وَ طَالِبُ الْعِلْمِ تُشَيِّعُهُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَرْجِعَ.

تعلیم حاصل کرنے والے پر عالم کے چند حقوق ہیں؛ (۱)زیادہ سوال نہ کرے۔(۲)اسے جواب میں الجھانے کی کوشش نہ کرے۔(۳)اگر عالم سستی کررہا ہو تو اس سے بار بار نہ پوچھے۔(۴)اس کے راز افشا نہ کرے۔(۵)اس کے پاس کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔(۶)اس کے عیب تلاش نہ کرے۔(۷)اگر اس کی کوئی لغزش دیکھے تو فوراً محسوس نہ کرے۔ اور سرزنش میں تاخیر کرے۔(۸)اگر وہ کوئی عذر بیان کرے تو اس کی معذرت قبول کرے۔(۹)وہ جن امور میں اللہ تعالیٰ کا احترام کررہا ہو اور اس کی نظروں میں عظمتِ خدا کی پاسداری ہو۔ان امور میں اس کی عزّت و توقیر کرے اور احترام کرے۔(۱۰)عالم کے سامنے اس کے برابر نہ بیٹھے۔(۱۱)اگر اس کا کوئی ضروری کام ہو تو دوسروں سے بڑھ کر انجام دینے کی کوشش کرے۔(۱۲)اس کے پاس رہنے سے تنگ نہ پڑے۔اور بددل نہ ہو جائے کیوں کہ عالم کی مثال کھجور کی ہے۔جس کے پھل کا انتظار کرنا پڑتا ہے کہ وہ کب آپ پر خرما گرا دے اور آپ کو عالم کی بات سے فائدہ ملے۔(۱۳)اچھے انداز میں اسے خصوصی سلام کرے۔(۱۴)اس کی اس کے سامنے اور پس پشت عزّت و احترام کا خیال رکھے۔اور یہ سارے کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے انجام دے۔ عالم کا مقام روزہ دار اور رات کے عبادت گزار اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے سے بلند و بالا ہے۔جب عالم کی موت ہوتی ہے تو اسلام کی دیوار میں ایسی دراڑ پڑ جاتی ہے جسے کوئی بھی اس کے جانشین کے بغیر پُر نہیں کرسکتا۔اور جب کوئی طالب علم علم کی طلب میں نکلتا ہے تو اس کے گھر واپس آنے تک ملائکہ اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

(119)وُصُوْلٌ مُعْدِمٌ خَيْرٌ مِنْ جَافٍ مُكْثِرٍ، وَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ مَا لَهٗ عِنْدَ اللهِ ، فَلْيَنْظُرْ مَا لِلّٰهِ عِنْدَهٗ.

راہ خدا میں خرچ کر کے خالی ہو جانے والا اس ہاتھ روکنے والے اور مال کی کثرت طلب کرنے والے سے بہتر ہے۔ اور اگر کوئی یہ دیکھنا پسند کرے کہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس کیا انعام ہے؟ تو پہلے یہ دیکھے کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے کیا ہے؟

(120) لَقَدْ سَبَقَ إِلٰى جَنَّاتِ عَدْنٍ اَقْوَامٌ مَا كَانُوْا اَكْثَرَ النَّاسِ صَلَاةً وَ لَا صِيَامًا وَ لَا حَجًّا وَ لَا اعْتِمَارًا، وَ لٰكِنْ عَقَلُوْا عَنِ اللهِ اَمْرَهٗ فَحَسُنَتْ طَاعَتُهُمْ وَ صَحَّ وَرَعُهُمْ وَ كَمُلَ يَقِيْنُهُمْ، فَفَاقُوْا غَيْرَهُمْ بِالْحُظْوَةِ وَ رَفِيْعِ الْمَنْزِلَةِ.

جنّات عدن کی طرف دوسروں سے سبقت لے گئے وہ لوگ کہ جو دوسروں سے نماز، روزہ داری اور حج و عمرہ میں زیادہ نہ تھے۔ بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کے احکام معلوم ہوئے تو انہوں نے اچھی طرح سے اطاعت گزاری کی۔ اور بہترین طریقے سے تقویٰ اختیار کیا وہ کامل ہو گئے۔ پس انہیں بھلائی میں قدم بڑھانے میں فوقیت ملی اور درگاہ ربانی میں بلند مقام و منزلت ملی۔

(121) مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا وَ مَعَهٗ مَلَكٌ يَقِيْهِ مَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهٗ، فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ خَلَّاهُ وَ إِيَّاهُ.

ہر شخص کے ساتھ ایک فرشتہ محافظ موجود رہتا ہے جو اس کی حوادث زمانہ سے حفاظت کرتا ہے۔ لیکن جب تقدیر آ جاتی ہے تو پھر وہ اسے مقدر کے حوالے کر دیتا ہے۔

(122) إِنَّ اللهِ سُبْحَانَهٗ اَدَّبَ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ بِقَوْلِهٖ: "خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ" فَلَمَّا عَلِمَ اَنَّهٗ قَدْ تَاَدَّبَ قَالَ لَهٗ: "وَ إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" فَلَمَّا اسْتَحْكَمَ لَهٗ مِنْ رَسُوْلِهٖ مَا اَحَبَّ قَالَ: "وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا."

خداوند متعال نے اپنے نبیؐ کو آداب رفیعہ سے مؤدب فرمایا۔ ارشاد ہوا: "خُذِ الْعَفْوَ وَامُرْ بِالْعُرْفِ وَاعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ"[3] معافی کا طریقہ اپناؤ اور نیکی کا حکم دو، رغبت دلاؤ۔ جاہل لوگوں سے کنارہ کشی کرو۔ اور جب آنحضورؐ میں یہ عادات راسخ ہو کر پایۂ کمال کو پہنچیں تو فرمایا: "اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ"[4] آپؐ خلق عظیم کے مالک ہیں۔ اور جب اپنے محبوب میں اپنے پسندیدہ اطوار و اخلاق مستحکم پائے تو اپنی مخلوق کو حکم دیا: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا."[5] جو میرا رسولؐ تمہیں دے وہ لے لیا کرو۔ اور جس سے روکے اس سے رُک جایا کرو۔

(123) كُنْتُ اَنَا وَ الْعَبَّاسُ وَ عُمَرُ نَتَذَاكَرُ الْمَعْرُوْفَ، فَقُلْتُ اَنَا: خَيْرُ الْمَعْرُوْفِ سَتْرُهٗ. وَ قَالَ الْعَبَّاسُ: خَيْرُهٗ تَصْغِيْرُهٗ. وَ قَالَ عُمَرُ: خَيْرُهٗ تَعْجِيْلُهٗ. فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ: فِيْمَ اَنْتُمْ؟ فَذَكَرْنَا لَهٗ، فَقَالَ: خَيْرُهٗ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا كُلُّهٗ فِيْهِ.

(مولا علیؑ) فرماتے ہیں کہ ایک دن میں، جناب عباسؓ اور جناب عمرؓ باہم بیٹھے تھے۔ اور معروف یعنی بھلائی کے بارے تذکرہ کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ بہترین بھلائی یہ ہے کہ نیکی کو چھپا دیا جائے۔ جناب عباسؓ نے کہا کہ بہترین بھلائی یہ ہے کہ نیکی کو چھوٹا اور حقیر سمجھا جائے۔ اور جناب عمرؓ نے کہا کہ بہترین بھلائی یہ ہے کہ نیکی کو جلدی انجام دیا جائے۔ اسی وقت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور ہم نے آپؐ کے سامنے اپنی بات بیان کی تو آپؐ نے فرمایا کہ بہترین بھلائی یہ ہے کہ نیکی میں یہ سب اوصاف موجود ہوں۔

---

[3] سورۃ الاعراف/۱۹۹

[4] سورۃ القلم/۴

[5] سورۃ الحشر/۷

(124)اَلْعَفْوُ یُفْسِدُ مِنَ اللَّئِیْمِ بِقَدْرِ مَا یُصْلِحُ مِنَ الْکَرِیْمِ.

عفو و در گزر سے کمینے لوگ اسی قدر فاسد ہوتے اور بگڑتے ہیں جس قدر اس سے شریف لوگ اصلاح پاتے ہیں۔

(125)اِذَا خَبُثَ الزَّمَانُ کَسَدَتِ الْفَضَائِلُ وَ ضَرَّتْ، وَ نَفَقَتِ الرَّذَائِلُ وَ نَفَعَتْ: وَ کَانَ خَوْفُ الْمُوْسِرِ اَشَدَّ مِنْ خَوْفِ الْمُعْسَرِ.

جب زمانے میں خباثت ظاہر ہو جائے گی تو فضائل بے کار ہو جائیں گے۔ اور صاحبِ فضیلت ہونا نقصان دے گا۔ رذیل صفات معاشرہ کا حصّہ بن جائیں گی۔ اور لوگوں کے لیے سود مند ہوں گی۔ اور آسودہ حال لوگوں کا خوف تنگدست لوگوں سے زیادہ ہوگا۔

(126)اُنْظُرْ اِلَی الْمُتَنَصِّحِ اِلَیْكَ، فَاِنْ دَخَلَ مِنْ حَیْثُ یُضَارُّ النَّاسَ فَلَا تَقْبَلْ نَصِیْحَتَهٗ، وَ تَحَرَّزْ مِنْهُ، وَ اِنْ دَخَلَ مِنْ حَیْثُ الْعَدْلِ وَ الصَّلَاحِ فَاقْبَلْهَا مِنْهُ.

نصیحت کرنے والے کی بات کا جائزہ لیا کرو۔ اگر ایسے انداز سے نصیحت کرے جس میں لوگوں کا نقصان ہو تو اس کی بات قبول نہ کرو۔ اور اگر ایسے انداز سے وارد ہو کہ جس میں عدل و انصاف اور بھلائی کی بات ہو تو اس کی بات پر عمل کرو۔

(127)اَعْدَاءُ الرَّجُلِ قَدْ یَکُوْنُوْا اَنْفَعَ مِنْ اِخْوَانِهٖ: لِاَنَّهُمْ یَهْدُوْنَ اِلَیْهِ عُیُوْبَهٗ فَیَتَجَنَّبُهَا وَ یَخَافُ شَمَاتَتَهُمْ بِهٖ فَیَضْبُطُ نِعْمَتَهٗ وَ یَتَحَرَّزُ مِنْ زَوَالِهَا بِغَایَةِ طَوْقِهٖ.

بعض اوقات آدمی کے دشمن اس کا اس کے بھائیوں سے زیادہ بھلا کرتے ہیں۔ کیوں کہ وہ اس کے عیوب بیان کرتے ہیں تو وہ ان سے پرہیز کرتا ہے۔ اور انہی دشمنوں کے طعنوں کے خوف سے دوسری

عادتیں ترک کر دیتا ہے۔ پس اپنی نعمتیں محفوظ کر لیتا ہے۔ اور ان کے زوال سے بچ جاتا ہے۔ اور دشمنوں سے حفاظت اسی میں سمجھتا ہے۔

(128)اَلْمِرْآةُ الَّتِيْ يَنْظُرُ الْاِنْسَانُ فِيْهَا اِلٰى اَخْلَاقِهٖ هِيَ النَّاسُ؛ لِاَنَّهٗ يَرَى مَحَاسِنَهٗ مِنْ اَوْلِيَائِهٖ مِنْهُمْ، وَمَسَاوِءَهٗ مِنْ اَعْدَائِهٖ فِيْهِمْ.

وہ آئینہ کہ جس میں آدمی اپنے اخلاق و چال چلن کو دیکھ سکتا ہے وہ لوگ ہیں۔ کیوں کہ وہ اپنے دوستوں کے ذریعہ اپنی خوبیاں دیکھ لیتا ہے۔ اور دشمنوں کے ذریعہ اپنی بُرائیاں۔

(129)اُنْظُرْ وَجْهَكَ كُلَّ وَقْتٍ فِي الْمِرْآةِ، فَاِنْ كَانَ حَسَنًا فَاسْتَقْبِحْ اَنْ تَضِيْفَ اِلَيْهِ فِعْلًا قَبِيْحًا وَ تَشِيْنُهٗ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ قَبِيْحًا فَاسْتَقْبِحْ اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ قُبْحَيْنِ.

روزانہ اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھا کرو۔ پس اگر خوبصورت لگے تو اس کا خیال رکھو کہ اسے بُرائیوں سے گندا نہ کرو۔ اور اسے عیب دار نہ بناؤ۔ اور اگر بُرا لگے تو اسے بُرائی کرکے زیادہ گندا نہ بناؤ۔

(130)مَوْقِعُ الصَّوَابِ مِنَ الْجُهَّالِ، مِثْلُ مَوْقِعِ الْخَطَاِ مِنَ الْعُلَمَاءِ.

جاہلوں سے خوبی کا اسی طرح امکان ہوتا ہے جیسے خطا کا علماء سے۔

(131)ذَكِّ قَلْبَكَ بِالْاَدَبِ كَمَا تُذَكَّى النَّارُ بِالْحَطَبِ.

اپنے دل کو آدابِ اسلامی سے ایسے روشن رکھو جیسے خشک لکڑی سے آگ روشن رہتی ہے۔

(132) كُفْرُ النِّعْمَةِ لُؤْمٌ وَ صُحْبَةُ الْجَاهِلِ شُؤْمٌ.

کفرانِ نعمت پستی ہے۔ اور جاہل کی صحبت بد بختی ہے۔

(133) عَادَیۡتَ مَنۡ مَارَیۡتَ.

دشمن بنایا آپ نے اسے جس پر آپ نے شک کیا۔

(134) لَا تَصۡرِمۡ اَخَاكَ عَلٰی اِرۡتِیَابٍ وَ لَا تَقۡطَعۡهُ دُوۡنَ اسۡتِعۡتَابٍ.

صرف شک کی بنیاد پر بھائی چارہ کی ڈور نہ کاٹو۔ اور اسے سمجھائے بغیر اس سے قطع تعلّق نہ کرو۔

(135) خَیۡرُ الۡمَقَالِ مَا صَدَّقَهُ الۡفِعَالُ.

بہترین گفتگو وہ ہوتی ہے جس کی عمل تصدیق کرے۔

(136) اِذَا لَمۡ تُرۡزَقۡ غِنًیً فَلَا تُحۡرَمَنَّ تَقۡوًی.

اگر آپ کو تونگری نصیب نہیں تو تقویٰ وپرہیزگاری سے بھی محروم نہ رہو۔

(137) مَنۡ عَرَفَ الدُّنۡیَا، لَمۡ یَحۡزَنۡ لِلۡبَلۡوَی.

جو دنیا کے ماحول کو سمجھ جائے اسے آزمائش پر غم و تشویش نہیں ہوتی۔

(138) دَعِ الۡكَذِبَ تَكَرُّمًا اِنۡ لَمۡ تَدَعۡهُ تَاَثُّمًا.

اگر جھوٹ کو معصیت نہیں سمجھتے ہو تو جھوٹ کو عزّتِ نفس کو بچانے کے لیے ترک کرو۔

(139) اَلدُّنۡیَا طَوَّاحَةٌ طَرَّاحَةٌ فَضَّاحَةٌ، آسِیَةٌ جَرَّاحَةٌ.

دنیا ہلاک کرنے والی، پھینکنے والی، رسوا کرنے والی، مایوس کرنے والی اور زخم لگانے والی ہے۔

(140) اَلدُّنۡیَا جَمَّةُ الۡمَصَائِبِ، مُرَّةُ الۡمَشَارِبِ، لَا تُمَتِّعُ صَاحِبًا بِصَاحِبٍ.

دنیا مصیبتوں سے گھری ہے، کڑوے گھونٹ پلاتی ہے، کسی ساتھی کو دوسرے ساتھی سے فائدہ نہیں اُٹھانے دیتی۔

(141) اَلْمُعْتَذِرُ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهِ الذَّنْبَ.

بغیر خطا کے کسی سے معذرت کرنا اپنے آپ پر خطا کو قبول کرنے کے مترادف ہے۔

(142) مَنْ كَسِلَ، لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا.

جو سست ہوا اس نے کوئی حق ادا نہ کیا۔

(143) كَثْرَةُ الْجِدَالِ تُوْرِثُ الشَّكَّ.

زیادہ جھگڑا شکوک کی بنیاد پیدا کرتا ہے۔

(144) خَيْرُ الْقُلُوْبِ اَوْعَاهَا.

بہترین دل وہ ہے جو یادداشت والا ہو۔

(145) اَلْحَيَاءُ لِبَاسٌ سَابِغٌ، وَ حِجَابٌ مَانِعٌ، وَ سِتْرٌ مِنَ الْمَسَاوِءِ، وَاقٍ وَ حَلِيْفٌ لِلدِّيْنِ، وَ مُوْجِبٌ لِلْمَحَبَّةِ وَ عَيْنٌ كَالِئَةٌ تَذُوْدُ عَنِ الْفَسَادِ، وَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ. وَ الْعَجَلَةُ فِي الْاُمُوْرِ مَكْسَبَةٌ لِلْمَذَلَّةِ، وَ زِمَامٌ لِلنَّدَامَةِ، وَ سَلْبٌ لِلْمُرُوْءَةِ، وَ شَيْنٌ لِلْحِجٰى، وَ دَلِيْلٌ عَلٰى ضَعْفِ الْعَقِيْدَةِ.

حیا لذّت بخش لباس ہے۔ اور روکنے والا پردہ ہے۔ بُرائیوں سے بچانے والی رکاوٹ ہے۔ دین کا ساتھی ہے۔ محبت و الفت کا موجب بنتا ہے۔ سخت آنکھ ہے جو فساد سے دور رکھتا ہے۔ فحاشی سے ہٹاتا ہے۔ جب کہ امورِ زندگی میں جلدی کرنا ذلّت و خواری لاتا ہے۔ جلدی ندامت و پشیمانی کی ڈور ہے۔ مروّت

و سنجیدگی کو سلب کرتی ہے۔ عقل و دانش کے لیے عیب ہے۔ اور عقیدہ کے کمزور ہونے کی علامت ہے۔

(146)إِذَا بَلَغَ الْمَرْءُ مِنَ الدُّنْيَا فَوْقَ قَدْرِهِ تَنَكَّرَتْ لِلنَّاسِ اَخْلَاقُهُ.

جب کوئی شخص دنیا میں اپنی اوقات سے بڑھ کر ترقی کر جائے تو اس کا لوگوں سے برتاؤ نامناسب ہو جاتا ہے۔

(147)لَا تَصْحَبِ الشِّرِّيْرَ، فَإِنَّ طَبْعَكَ يَسْرِقُ مِنْ طَبْعِهِ شَرًّا، وَ اَنْتَ لَا تَعْلَمُ.

شرارتی لوگوں سے صحبت نہ بناؤ۔ ورنہ تمہاری طبیعت اس کی طبیعت سے آپ کو خبر ہوئے بغیر شر کو چرا کر اپنا لے گی۔

(148)مَوْتُ الصَّالِحِ رَاحَةٌ لِنَفْسِهِ، وَ مَوْتُ الطَّالِحِ رَاحَةٌ لِلنَّاسِ.

نیک شخص کی موت اس کے اپنے لیے دنیا سے راحت ہوتی ہے اور بُرے کے مرنے سے لوگوں کو سکون ملتا ہے۔

(149)يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَتَذَكَّرَ عِنْدَ حَلَاوَةِ الْغِذَاءِ مَرَارَةَ الدَّوَاءِ.

عقل مند کے لیے لازم ہے کہ غذا کی شیرینی کے وقت دواء کی تلخی کو بھی یاد رکھے۔

(150)إِنْ حَسَدَكَ اَخٌ مِنْ إِخْوَانِكَ عَلٰى فَضِيْلَةٍ ظَهَرَتْ مِنْكَ، فَسَعَى فِيْ مَكْرُوْهِكَ، فَلَا تُقَابِلْهُ بِمِثْلِ مَا كَافَحَكَ بِهِ، فَتَعْذِرَ نَفْسَهُ فِي الْإِسَاءَةِ إِلَيْكَ، وَ تَشْرَعَ لَهُ طَرِيْقًا إِلٰى مَا يُحِبُّهُ فِيْكَ: لَكِنِ اجْتَهِدْ فِي التَّزَيُّدِ مِنْ تِلْكَ الْفَضِيْلَةِ الَّتِيْ حَسَدَكَ عَلَيْهَا، فَإِنَّكَ تَسُوْءُهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُوْجِدَهُ حُجَّةً عَلَيْكَ.

اگر تیرے عزیزوں میں سے کوئی تیرے ساتھ تجھے نصیب ہونے والی کسی فضیلت و نعمت پر حسد کرے۔ اور وہ تجھے نقصان پہنچانے کے درپے ہو تو وہ جو کاروائیاں کرے تم اس کا مقابلہ نہ کرو۔ وہ آپ سے بُرائی کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہے۔ آپ اس کو اس کی آپ کے بارے پسند کا کھلا راستہ دے دیں۔ لیکن خود خیال رکھیں کہ جو خوبی و فضیلت آپ کو نصیب ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے اسے حسد ہوا ہے اس فضیلت کی حفاظت کریں۔ اس طرح آپ اسے بُرے لگیں گے۔ لیکن اس کے پاس کوئی دلیل نہیں کہ آپ اسے تکلیف دیتے ہیں۔

(151)إِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْرِفَ طَبْعَ الرَّجُلِ فَاسْتَشِرْهُ؛ فَاِنَّكَ تَقِفُ مِنْ مَشْوَرَتِهٖ عَلٰى عَدْلِهٖ وَ جَوْرِهٖ، وَ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ.

اگر آپ کسی شخص کی اصلی حقیقی طبیعت جاننا چاہتے ہیں تو اس سے مشورہ کرو۔ تمہیں اس کے مشورہ کے جواب سے ہی پتہ چل جائے گا کہ عادل ہے یا ظالم ہے، نیک ہے یا شریر ہے۔

(152)يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تُشْفِقَ عَلٰى وَلَدِكَ، اَكْثَرَ مِنْ اِشْفَاقِهٖ عَلَيْكَ.

آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی اولاد پر مہربان ہوں اس سے زیادہ کہ جس قدر وہ آپ پر مہربان ہیں۔

(153)زَمَانُ الْجَائِرِ مِنَ السَّلَاطِيْنِ وَ الْوُلَاةِ اَقْصَرُ مِنْ زَمَانِ الْعَادِلِ، لِاَنَّ الْجَائِرَ مُفْسِدٌ، وَ الْعَادِلَ مُصْلِحٌ: وَ اِفْسَادُ الشَّيْءِ اَسْرَعُ مِنْ اِصْلَاحِهٖ.

ظلم و جور کرنے والے والی اور بادشاہوں کی عمریں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنے والے بادشاہوں سے کم ہوتی ہیں۔ کیوں کہ ظالم فساد پھیلاتے ہیں۔ اور عادل اصلاح کرتے ہیں۔ اور کسی شے کو فاسد کرنا اس کی اصلاح سے جلدی ہوتا ہے۔

(154)إِذَا خَدَمْتَ رَئِيْسًا فَلَا تَلْبَسْ مِثْلَ ثَوْبِهٖ، وَ لَا تَرْكَبْ مِثْلَ مَرْكُوْبِهٖ، وَ لَا تَسْتَخْدِمْ كَخَدَمِهٖ، فَعَسَاكَ تَسْلَمُ مِنْهُ.

اگر کسی رئیس کے خادم بنیں تو اس جیسا لباس، اس جیسی سواری استعمال نہ کریں۔ اور نہ ہی اس جیسے کارندے اپنائیں تاکہ اس کی ناراضگی سے محفوظ رہیں۔

(155)لَا تُحَدِّثْ بِالْعِلْمِ السُّفَهَاءَ فَيُكَذِّبُوْكَ، وَ لَا الْجُهَّالَ فَيَسْتَثْقِلُوْكَ، وَ لٰكِنْ حَدِّثْ بِهٖ مَنْ يَتَلَقَّاهُ مِنْ اَهْلِهٖ بِقَبُوْلٍ وَ فَهْمٍ يَفْهَمُ عَنْكَ مَا تَقُوْلُ وَ يَكْتُمُ عَلَيْكَ مَا يَسْمَعُ، فَإِنَّ لِعِلْمِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، كَمَا اَنَّ عَلَيْكَ فِيْ مَالِكَ حَقًّا بَذْلُهُ لِمُسْتَحِقِّهٖ، وَ مَنْعُهُ عَنْ غَيْرِ مُسْتَحِقِّهٖ.

بے وقوفوں کو علم نہ سکھانا ورنہ وہ تمہیں جھٹلائیں گے۔ اور جاہلوں کو بھی علم پیش نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں بوجھل سمجھیں گے۔ بلکہ اسی کو اپنا علم القاء کریں جو شوق سے توجہ سے طلب گار ہو۔ اور سمجھ کر پڑھے اور قبول کرنے والا ہو۔ آپ کی باتوں کو سمجھے اور آپ سے جو سنے انہیں اپنے پاس محفوظ رکھے۔ تیرے علم کا بھی تمہارے اوپر حق ہے جیسا کہ تیرا تیرے مال میں حق ہے کہ تو اسے خرچ کرے اس کے مستحق کے لیے۔ اور غیر مستحق سے اسے روک لے۔

(156)اَلْيَقِيْنُ فَوْقَ الْاِيْمَانِ وَ الصَّبْرُ فَوْقَ الْيَقِيْنِ، وَ مَنْ اَفْرَطَ رَجَاؤُهُ، غَلَبَتِ الْاَمَانِيُّ عَلٰى قَلْبِهٖ وَ اسْتَعْبَدَتْهُ.

یقین کی منزل ایمان سے آگے اور صبر یقین سے برتر ہے۔ جو حد سے زیادہ امیدیں بڑھاتا ہے اس پر آرزوئیں غالب آتی ہیں۔ اور جس کے دل پر آرزوئیں غالب آئیں اسے اپنا غلام بنا لیتی ہیں۔

(157) اِيَّاكَ وَ صَاحِبَ السُّوْءِ، فَإِنَّهُ كَالسَّيْفِ الْمَسْلُوْلِ، يَرُوْقُ مَنْظَرُهُ، وَ يَقْبَحُ اَثَرُهُ.

بُرے ساتھی سے بچو کہ وہ سونتی ہوئی بلند (برہنہ) تلوار کی طرح ہے۔ جس کا منظر دل کش اور اس کا اثر اور نتیجہ بُرا اور خطرناک ہوتا ہے۔

(158) يَا ابْنَ آدَمَ، اِحْذَرِ الْمَوْتَ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ قَبْلَ اَنْ تَصِيْرَ اِلٰى دَارٍ تَتَمَنّٰى الْمَوْتَ فِيْهَا فَلَا تَجِدُهٗ.

اے آدم کے بیٹے! اس دارِ دنیا میں موت سے ڈرو۔ اس سے پہلے کہ آپ اس گھر منتقل ہو جائیں کہ جس میں آپ موت کی تمنا کریں اور آپ کو نہ مل سکے۔

(159) مَنْ اَخْطَاَهٗ سَهْمُ الْمَنِيَّةِ قَيَّدَهُ الْهَرِمُ.

جس کسی سے موت کا تیر خطا کر جاتا ہے اسے بڑھاپا اسیر کر لیتا ہے۔ (جکڑ لیتا ہے۔)

(160) مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَاَبْدَاهَا كَانَ كَمَنْ اَتَاهَا.

اگر کسی نے کوئی بُرائی کے بارے سنا اور پھر اسے لوگوں میں ظاہر کر دیا تو اسے اس بُرائی کے انجام دینے والے کے برابر گناہ ملا۔

(161) اَلْعَاقِلُ مَنِ اتَّهَمَ رَأْيَهٗ وَ لَمْ يَثِقْ بِمَا سَوَّلَتْهٗ لَهٗ نَفْسُهٗ.

عقل مند بُرائی کی سوچ کو غلط قرار دیتا ہے اور دل میں آنے واے بُرے خیالات پر بھروسہ نہیں کرتا۔

(162) مَنْ سَامَحَ نَفْسَهٗ فِيْمَا يُحِبُّ، اَتْعَبَهَا فِيْمَا لَا يُحِبُّ.

جو شخص اپنی دل پسند ہر بات میں اپنے دل سے تعاون کرتا ہے وہ اپنے کو ایسے مسئلہ میں مبتلا پاتا ہے کہ جو اسے ناپسند ہوتا ہے، مبتلا پاتا ہے۔

(163) كَفَى مَا مَضَى مُخْبِرًا عَمَّا بَقِيَ، وَ كَفَى عِبَرًا لِذَوِي الْاَلْبَابِ مَا جَرَّبُوْا.

گزرا ہوا وقت آنے والے حالات سے باخبر کر دیتا ہے۔ اور عقل مند لوگوں کے لیے عبرت سکھانے والے کام تجربات کا کام دیتے ہیں۔

(164) اَمْرٌ لَا تَدْرِي مَتَى يَغْشَاكَ، مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَسْتَعِدَّ لَهُ قَبْلَ اَنْ يَفْجَاَكَ.

جس مسئلہ کے بارے میں آپ کو درپیش آنے کا یقین ہو، اس کے لیے پیش بندی کیوں نہیں کرتے؟

(165) لَيْسَ فِي الْبَرْقِ الْخَاطِفِ مُسْتَمْتِعٌ لِمَنْ يَخُوْضُ فِي الظُّلْمَةِ.

اندھیرے میں چلنے والے کے لیے اُچک لینے والی بجلی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(166) إِذَا اَعْجَبَكَ مَا يَتَوَاصَفُهُ النَّاسُ مِنْ مَحَاسِنِكَ فَانْظُرْ فِيْمَا بَطَنَ مِنْ مَسَاوِئِكَ، وَ لْتَكُنْ مَعْرِفَتُكَ بِنَفْسِكَ اَوْثَقَ عِنْدَكَ مِنْ مَدْحِ الْمَادِحِيْنَ لَكَ.

جب آپ میں پائی جانے والی خوبیوں پر لوگ آپ کی تعریف کر رہے ہوں تو آپ اپنے ان عیوب پر نظر کرو جو آپ کے باطن میں لوگوں سے مخفی ہیں اور جو تمہاری اپنے بارے میں معرفت ہے لوگوں کی تعریف سے زیادہ اپنی اس معرفت پر یقین رکھنا چاہیے۔

(167) مَنْ مَدَحَكَ بِمَا لَيْسَ فِيْكَ مِنَ الْجَمِيْلِ وَ هُوَ رَاضٍ عَنْكَ ذَمَّكَ بِمَا لَيْسَ فِيْكَ مِنَ الْقَبِيْحِ وَ هُوَ سَاخِطٌ عَلَيْكَ.

اگر کوئی آپ کے ساتھ دوستی کے وقت آپ کی ایسی خوبیوں کی تعریف کرے گا جو آپ میں نہیں ہوں گی۔ تو جب ناراضگی بن گئی تو وہ آپ کے ایسے عیوب بیان کرے گا جو آپ میں نہیں ہوں گے۔

(168)إِذَا تَشَبَّهَ صَاحِبُ الرِّيَاءِ بِالْمُخْلِصِيْنَ فِي الْهَيْئَةِ كَانَ مِثْلَ الْوَارِمِ الَّذِي يُوْهِمُ النَّاسَ أَنَّهُ سَمِيْنٌ، فَيَظُنُّ النَّاسُ ذٰلِكَ فِيْهِ، وَ هُوَ يَسْتُرُ مَا يَلْقَى مِنَ الْأَلَمِ التَّابِعِ لِلْوَرَمِ.

جب کوئی شخص اپنے مخلص دوستوں کے ساتھ ایسی حالت از خود بنا کر جو اس کی حقیقی نہیں ہے ریاکاری کرتا ہے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی دُبلا شخص لوگوں کو تو فربہ بن کر دکھائے لیکن اندر اندر سے اپنے دُبلا ہونے کے غم سے دوچار ہو۔

(169)إِذَا قَوِيَتْ نَفْسُ الْإِنْسَانِ انْقَطَعَ إِلَى الرَّأْيِ، وَ إِذْ ضَعُفَتْ اِنْقَطَعَ إِلَى الْبَخْتِ.

جب انسان کا نفس قوی ہو جاتا ہے تو اس کی سوچ بھی پختہ ہو جاتی ہے۔ اور جب ضعیف ہو تو اس کی سوچ بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

(170)اَلرَّغْبَةُ إِلَى الْكَرِيْمِ تُحَرِّكُهُ عَلَى الْبَذْلِ، وَ إِلَى الْخَسِيْسِ تُغْرِيْهِ بِالْمَنْعِ.

کریم شخص سے سوال کرنے والا، اسے (کریم کو) عنایات پر آمادہ کرتا ہے۔ اور خسیس سے مانگنے والا اُس کو رکنے پر اُکساتا ہے۔

(171)خِيَارُ النَّاسِ يَتَرَفَّعُوْنَ عَنْ ذِكْرِ مَعَايِبِ النَّاسِ، وَ يَتَّهِمُوْنَ الْمُخْبِرَ بِهَا، وَ يَأْثُرُوْنَ الْفَضَائِلَ، وَ يَتَعَصَّبُوْنَ لِأَهْلِهَا، وَ يَسْتَعْرِضُوْنَ مَآثِرَ الرُّؤَسَاءِ وَ إِفْضَالَهُمْ عَلَيْهِمْ، وَ يُطَالِبُوْنَ أَنْفُسَهُمْ بِالْمُكَافَأَةِ عَلَيْهَا، وَ حُسْنِ الرِّعَايَةِ لَهَا.

شریف لوگ دوسروں کے عیوب سے آنکھ بند رکھتے ہیں۔ اور عیوب بیان کرنے والوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اور لوگوں کی خوبیوں پر مطلع ہونے کو پسند کرتے ہیں۔ اور صاحبانِ فضیلت کی حمایت کرتے ہیں۔ اور وہ امراء سے تعلقات سے گریز کرتے ہیں۔ اور ان سے ہدیہ و عنایات قبول کرنے سے بچتے

ہیں۔ اور ایسے روابط سے اپنے آپ کو سرزنش کرتے ہیں۔ اور اپنے نفس کی اچھی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

(172)لِكُلِّ شَيْءٍ قُوْتٌ، وَ اَنْتُمْ قُوْتُ الْهَوَامِّ، وَ مَنْ مَشَى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ فَإِنَّ مَصِيْرَهٗ اِلٰى بَطْنِهَا.

ہر شے کی ایک خوراک ہے اور تم کیڑوں کی خوراک ہو۔ اور جو بھی اس زمین پر چلنے والا ہے اس کا انجام اسی کے اندر جانا ہے۔

(173)مِنْ كَرَمِ الْمَرْءِ بُكَاؤُهٗ عَلٰى مَا مَضٰى مِنْ زَمَانِهٖ، وَ حَنِيْنُهٗ اِلٰى اَوْطَانِهٖ، وَ حِفْظُهٗ قَدِيْمَ اِخْوَانِهٖ.

شرافت مندی کی علامات ہیں؛ (۱) کسی شخص کا اپنے گزرے ہوئے اوقات کو یاد کرکے رونا۔ (۲) پردیس میں ہونے کی صورت میں وطن کے لیے دل میں کشش ہونا۔ (۳) اپنے قدیمی دوست احباب کو ساتھ لے کر چلنا اور انہیں ضائع نہ ہونے دینا۔

(174)وَ مِنْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنَّا قَدْ قَصَّرْنَا عَنْ بُلُوْغِ طَاعَتِكَ، فَقَدْ تَمَسَّكْنَا مِنْ طَاعَتِكَ بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ؛ جَاءَتْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِكَ.

آپؑ کی دعاؤں میں سے ایک دعا اس طرح ہوتی تھی: "اے اللہ تعالیٰ! اگر ہم نے تیری اطاعت گزاری میں کوتاہی کی ہے تو تیری پسندیدہ ترین اطاعت پر قائم ہیں جو کہ اقرارِ توحید ہے۔ اور یہ حق ہے جو تیری طرف سے نازل ہوا ہے۔"

(175)اَصَابَتِ الدُّنْيَا مَنْ اَمِنَهَا، وَ اَصَابَ الدُّنْيَا مَنْ حَذِرَهَا.

جس نے دنیا پر بھروسہ کیا اسے دنیا نے پالیا۔ اور جو دنیا سے ڈرا اس نے دنیا کو پالیا۔

(176)وَ وَقَفَ عَلٰی قَوْمٍ اُصِیْبُوْا بِمُصِیْبَةٍ، فَقَالَ: اِنْ تَجْزَعُوْا فَحَقَّ الرَّحِمِ بَلَغْتُمْ، وَ اِنْ تَصْبِرُوْا فَحَقَّ اللّٰهِ اَدَّیْتُمْ.

آپؑ ایک قوم کے پاس سے گزرے جس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی تھی۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر تم جزع کرو، فریاد کرو تو اپنے اوپر رحم کا حق طلب کروگے۔ اور اگر صبر کرو تو تم نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دیا۔

(177)مَكَارِمُ الْاَخْلَاقِ عَشْرُ خِصَالٍ: اَلسَّخَاءُ، وَ الْحَیَاءُ، وَ الصِّدْقُ، وَ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ، وَ التَّوَاضُعُ، وَ الْغَیْرَةُ، وَ الشَّجَاعَةُ، وَ الْحِلْمُ، وَ الصَّبْرُ، وَ الشُّكْرُ.

دس خصلتیں اچھے اخلاق سے ہیں: (۱) سخاوت (۲) حیا (۳) سچائی (۴) امانت کی ادائیگی (۵) تواضع (۶) غیرت (۷) بہادری (۸) بردباری (۹) صبر (۱۰) شکر۔

(178)مِنْ اَدَاءِ الْاَمَانَةِ الْمُكَافَأَةُ عَلَى الصَّنِیْعَةِ لِاَنَّهَا كَالْوَدِیْعَةِ عِنْدَكَ.

احسان کا بدلہ احسان سے دینا بھی حقِ امانت کی ادائیگی کے مترادف ہے۔ کیوں کہ کسی کا تم پر احسان آپ کے پاس امانت کے مانند ہے۔

(179)اَلْخَیِّرُ النَّفْسِ تَكُوْنُ الْحَرَكَةُ فِی الْخَیْرِ عَلَیْهِ سَهْلَةً مُتَیَسِّرَةً، وَ الْحَرَكَةُ فِی الْاِضْرَارِ عَسِرَةً بَطِیْئَةً، وَ الشِّرِّیْرُ بِالضِّدِّ مِنْ ذٰلِكَ.

عمدہ نفوس اور نیک سرشت لوگوں کے لیے خیر و خوبی کی جانب حرکت آسان ہوتی ہے اور میسر ہوتی ہے۔ اور ان کے لیے کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے حرکت اور روانگی مشکل اور سست ہوتی ہے۔ جب کہ شریر لوگوں کے لیے یہ سارے کام اس کے برعکس ہوتے ہیں۔

(180)اَلْبُخَلَاءُ مِنَ النَّاسِ يَكُوْنُ تَغَافُلُهُمْ عَنْ عَظِيْمِ الْجُرْمِ اَسْهَلُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُكَافَأَةِ عَلٰى يَسِيْرِ الْاِحْسَانِ.

بخیل لوگوں کے لیے بڑے بڑے جرائم کرکے ان سے غافل ہو جانا آسان ہوتا ہے۔ جب کہ کسی کے معمولی سے احسان کا اچھا بدلہ دینا ان کے لیے اس سے بھی کہیں مشکل ہوتا ہے۔

(181)مَثَلُ الْاِنْسَانِ الْحَصِيْفِ مَثَلُ الْجِسْمِ الصُّلْبِ الْكَثِيْفِ، يَسْخُنُ بَطِيْئًا، وَ تَبْرُدُ تِلْكَ السُّخُوْنَةُ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ.

پختہ عقل والے شخص کی مثال سخت مضبوط جسم کی ہے کہ جو دیر سے گرم ہوتا ہے۔ اور پھر اس کے ٹھنڈا ہونے کا دورانیہ اس کے گرم ہونے کے وقت سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

(182)ثَلَاثَةٌ يُرْحَمُوْنَ: عَاقِلٌ يَجْرِيْ عَلَيْهِ حُكْمُ جَاهِلٍ، وَ ضَعِيْفٌ فِيْ يَدِ ظَالِمٍ قَوِيٍّ، وَ كَرِيْمُ قَوْمٍ اِحْتَاجَ اِلٰى لَئِيْمٍ.

تین قسم کے لوگ قابلِ رحم ہیں؛(۱)وہ عاقل جس پر کوئی جاہل حکمران ہو۔ (۲)وہ کمزور جو کسی طاقتور ظالم کے قابو میں ہو۔(۳) کسی قوم کا وہ شریف جو کسی کمینہ اور پست شخص کا محتاج ہو۔

(183)مَنْ صَحِبَ السُّلْطَانَ، وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ مَعَهٗ كَرَاكِبِ الْبَحْرِ، اِنْ سَلِمَ بِجِسْمِهٖ مِنَ الْغَرَقِ، لَمْ يَسْلَمْ بِقَلْبِهٖ مِنَ الْفَرَقِ.

بادشاہ کے مصاحب کی حالت اس سمندر میں سفر کرنے والے کی ہوتی ہے کہ جسے اگر غرق ہونے سے نجات مل بھی جائے تو اسے خوف سے بہر حال نجات نہیں ہوتی ہے۔

(184) لَا تَقْبَلَنَّ فِيْ اِسْتِعْمَالِ عُمَّالِكَ وَ اِمْرَاَتِكَ شَفَاعَةً، اِلَّا شَفَاعَةَ الْكَفَايَةِ وَ الْاَمَانَةِ.

نوکر اور بیوی کے ساتھ معاملات میں کسی کی سفارش صرف دو کاموں میں قبول کرو باقی میں نہیں؛ (۱) صرف امانت داری اور (۲) ان کی کفالت کی۔

(185) اِذَا اِسْتَشَارَكَ عَدُوُّكَ فَجَرِّدْ لَهُ النَّصِيْحَةَ، لِاَنَّهُ بِاسْتِشَارِتِكَ قَدْ خَرَجَ مِنْ عَدَوَاتِكَ وَ دَخَلَ فِيْ مَوَدَّتِكَ.

مشورہ اگر دشمن بھی کرے تو اسے خالص مشورہ دو اور نصیحت کرو۔ کیوں کہ اس کا آپ سے مشورہ کرنا ہی دشمنی چھوڑنا ہے اور محبت میں داخل ہونا ہے۔

(186) اَلْعَدْلُ صُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَ الْجَوْرُ صُوَرٌ كَثِيْرَةٌ وَ لِهٰذَا سَهُلَ اِرْتِكَابُ الْجَوْرِ، وَ صَعُبَ تَحَرِّی الْعَدْلِ، وَ هُمَا يُشْبِهَانِ الْاِصَابَةَ فِي الرِّمَايَةِ وَ الْخَطَأَ فِيْهَا، وَ اِنَّ الْاِصَابَةَ تَحْتَاجُ اِلَى ارْتِيَاضٍ وَ تَعَهُّدٍ، وَ الْخَطَأَ لَا يَحْتَاجُ اِلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

عدل صرف ایک قسم کی ہی ہوتی ہے جب کہ ظلم کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ اسی لئے ظالم بننا آسان اور عادل بننا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن لوگوں کی زبانوں کے تیر دونوں کے لیے برابر ہوتے ہیں۔ اور دونوں کے لیے خطاو صحیح فیصلے کا امکان برابر ہوتا ہے۔ صحیح رَوِش کے لیے ریاضت و مشقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور پوری پوری ذمہ داری کا خیال ضروری ہے جب کہ خطا کے لیے ان میں سے کسی شے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

(187) لَا یُخْطِئُ الْمُخْلِصُ فِي الدُّعَاءِ إِحْدَی ثَلَاثٍ: ذَنْبٌ یُغْفَرُ، اَوْ خَیْرٌ یُعَجَّلُ، اَوْ شَرٌّ یُؤَجَّلُ.

اخلاص سے دعا کرنے والا شخص تین انعامات میں سے کسی ایک سے بھی محروم نہیں ہوتا؛ گناہ معاف ہوتے ہیں یا کوئی دنیاوی بھلائی نصیب ہوتی ہے یا کوئی شر و مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

(188) لَا یَنْتَصِفُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ: بَرٌّ مِنْ فَاجِرٍ، وَ عَاقِلٌ مِنْ جَاهِلٍ، وَ كَرِیْمٌ مِنْ لَئِیْمٍ.

تین اشخاص کو تین اشخاص سے انصاف نہیں مل سکتا: (۱) شریف آدمی کو کسی فاسق و فاجر سے۔ (۲) عقل مند کو کسی جاہل سے۔ (۳) کسی شریف کو کسی کمینہ سے۔

(189) اَشْرَفُ الْمُلُوْكِ مَنْ لَمْ یُخَالِطْهُ الْبَطَرُ، وَ لَمْ یَحُلْ عَنِ الْحَقِّ، وَ اَغْنَی الْاَغْنِیَاءِ مَنْ لَمْ یَكُنْ لِلْحِرْصِ اَسِیْرًا، وَ خَیْرُ الْاَصْدِقَاءِ مَنْ لَمْ یَكُنْ عَلٰی اِخْوَانِهٖ مُسْتَصْعِبًا، وَ خَیْرُ الْاَخْلَاقِ اَعْوَنُهَا عَلَی التُّقٰی وَ الْوَرَعِ.

اچھے بادشاہ وہ ہوتے ہیں جن میں تکبر نہ ہو۔ اور حق سے دوری نہ کریں۔ اچھے مال دار وہ ہوتے ہیں جو لالچ کے اسیر نہ ہوں۔ بہترین دوست وہ ہیں جو اپنے بھائیوں کے کام آنے میں مشکلات پیدا نہ کریں۔ سب سے اچھی عادت وہ ہوتی ہے جو آدمی کو تقویٰ اور پرہیزگاری کے لیے زیادہ معاون ہو۔

(190) اَرْبَعٌ، اَلْقَلِیْلُ مِنْهُنَّ كَثِیْرٌ: اَلنَّارُ وَ الْعَدَاوَةُ وَ الْمَرَضُ وَ الْفَقْرُ.

چار چیزیں کم مقدار بھی بہت مضر ہو سکتی ہیں؛ (۱) آگ (۲) دشمنی (۳) بیماری (۴) محتاجی۔

(191) اَرْبَعَةٌ مِنَ الشَّقَاءِ: جَارُ السُّوْءِ، وَ وَلَدُ السُّوْءِ، وَ امْرَأَةُ السُّوْءِ، وَ الْمَنْزِلُ الضَّیِّقُ.

چار چیزیں بدبختی ہیں؛ (۱) بُرا ہمسایہ (۲) بد اولاد (۳) بری بیوی (۴) تنگ گھر۔

(192) اَرْبَعَةٌ تَدْعُو اِلَى الْجَنَّةِ: كِتْمَانُ الْمُصِيْبَةِ، وَ كِتْمَانُ الصَّدَقَةِ، وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَ الْاِكْثَارُ مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

چار چیزیں بہشت لے جانے کا سبب ہیں؛ (۱) مصیبت کو چھپائے رکھنا۔ (۲) چھپا کر صدقہ دینا۔ (۳) والدین سے بھلائی کرنا۔ (۴) کثرت سے ذکر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھنا۔

(193) لَا تَصْحَبِ الْجَاهِلَ، فَاِنَّ فِيْهِ خِصَالًا، فَاعْرِفُوْهُ بِهَا: يَغْضَبُ مِنْ غَيْرِ غَضَبٍ، وَ يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ نَفْعٍ، وَ يُعْطِي فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْاِعْطَاءِ، وَ لَا يَعْرِفُ صَدِيْقَهٗ مِنْ عَدُوِّهٖ، وَ يُفْشِي سِرَّهٗ اِلٰى كُلِّ اَحَدٍ.

جاہل سے میل جول نہ رکھنا اور جاہل اپنی ان علامات سے پہچانے جاتے ہیں؛ (۱) بے جا غضب ناک ہونا۔ (۲) بغیر ضرورت و فائدہ کے گفتگو کرنا۔ (۳) جو عطا کا مقام نہ ہو وہاں عطا کرنا۔ (۴) دوست و دشمن کی پہچان نہ کر سکنا۔ (۵) ہر کسی کے سامنے اپنے راز کھول دینا۔

(194) اِيَّاكَ وَ مَوَاقِفَ الْاِعْتِذَار، فَرُبَّ عُذْرٍ اَثْبَتَ الْحُجَّةَ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَ اِنْ كَانَ بَرِيْئًا.

بے جا معذرت کرنے سے گریز کریں۔ کیوں کہ بہت سارے بے جا معذرت کے مواقع آدمی کے بَری ہونے کے باوجود اس کے خلاف ثبوت بن جاتے ہیں۔

(195) اَلصِّرَاطُ مَيْدَانٌ يَكْثُرُ فِيْهِ الْعِثَارُ، فَالسَّالِمُ نَاجٍ، وَ الْعَاثِرُ هَالِكٌ.

صراط ایک لرزتا ہوا راستہ ہے کہ جس میں اکثر لوگوں کو لغزش ہوتی ہے۔ جو نہیں پھسلتے وہ نجات پا جائیں گے۔ اور جو گریں گے وہ ہلاک ہوں گے۔

(196) لَا يَعْرِفُ الْفَضْلَ لِاَهْلِ الْفَضْلِ اِلَّا اُولُو الْفَضْلِ.

فضیلت والوں کا فضل وہی جانتے ہیں جو خود صاحبِ فضیلت ہوتے ہیں۔

(197) اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فِي الْاَرْضِ كَاَنَّمَا رَاَوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ فِيْ جَنَّتِهِمْ، وَ اَهْلَ النَّارِ فِيْ نَارِهِمْ، اَلْيَقِيْنُ وَ اَنْوَارُهٗ لَامِعَةٌ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، قُلُوْبُهُمْ مَحْزُوْنَةٌ، وَ شُرُوْرُهُمْ مَأْمُوْنَةٌ، وَ اَنْفُسُهُمْ عَفِيْفَةٌ، وَ حَوَائِجُهُمْ خَفِيْفَةٌ، صَبَرُوْا اَيَّامًا قَلِيْلَةً لِرَاحَةٍ طَوِيْلَةٍ، اَمَّا اللَّيْلُ فَصَآفُّوْنَ اَقْدَامَهُمْ، تَجْرِيْ دُمُوْعُهُمْ عَلٰى خُدُوْدِهِمْ، يَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ بِاَدْعِيَتِهِمْ، قَدْ حَلَا فِيْ اَفْوَاهِهِمْ وَ حَلَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ طَعْمُ مُنَاجَاتِهٖ وَ لَذِيْذُ الْخَلْوَةِ بِهٖ، قَدْ اَقْسَمَ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِجَلَالِ عِزَّتِهٖ لَيُوْرِثَنَّهُمُ الْمَقَامَ الْاَعْلٰى فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَهٗ، وَ اَمَّا نَهَارُهُمْ فَحُلَمَآءُ عُلَمَآءُ، بَرَرَةٌ اَتْقِيَآءُ، كَالْقِدَاحِ يَنْظُرُ اِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَقُوْلُ: مَرْضٰى وَ مَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ، اَوْ يَقُوْلُ: قَدْ خُوْلِطُوْا، وَ لَعَمْرِيْ قَدْ خَالَطَهُمْ اَمْرٌ عَظِيْمٌ جَلِيْلٌ.

اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ گویا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے اہلِ جنت کو جنت میں اور اہلِ جہنم کو جہنم میں دیکھ لیا ہے۔ ان کے چہروں پر یقین اور انوار یقین چمکتے نظر آتے ہیں۔ ان کے دل غم زدہ رہتے ہیں۔ لوگ ان کے شر سے محفوظ اور بے خوف ہوتے ہیں۔ وہ پاکیزہ سرشت ہوتے ہیں۔ ان کی ضروریات زندگی مختصر اور خفیف ہوتی ہیں۔ وہ دنیا کے قلیل ایّام میں صبر کا دامن تھامے رہتے ہیں تاکہ طویل عرصہ کی راحتی نصیب ہو۔ ان کی راتوں کے معمولات اس طرح ہوتے ہیں کہ راتیں قدموں پر کھڑے کھڑے اس طرح گزار دیتے ہیں کہ ان کے رُخساروں پر آنسوؤں کی نہریں جاری رہتی ہیں۔ وہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کی شیرینی ان کے کام و دہن میں موجود رہتی ہے۔ اور ربّ ذوالجلال کی مناجات اور خلوت کا لذیذ ذائقہ ان کے ان دلوں میں اُتر جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی عزّت کی قسم کھائی ہے کہ وہ انہیں اپنے سچے اور پاکیزہ بلند پایہ ٹھکانے کا وارث بنائے گا۔ اور ان لوگوں کے دلوں کے معمولات کی حالت کچھ

اس طرح ہوتی ہے کہ وہ دانشمند اور احوال زمانہ سے دانا وبینا اور متحمل مزاج ہوتے ہیں۔ نیک سیرت اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔ صاف پیالوں کی طرح چمکدار ہوتے ہیں۔ دیکھنے والوں کی نظریں انہیں ان کی ظاہری حالت کے باعث بیمار قرار دیتی ہیں۔ جب کہ اس جماعت کے لوگ درحقیقت کوئی مریض نہیں ہوتے۔ اور کچھ لوگ ان کے بارے خیال کرتے ہیں کہ انہیں کوئی دھڑکا لگا ہوا ہے۔ ہاں مجھے میری قسم کہ ان کے دلوں کو روزِ محشر کے امر عظیم کا دھڑکا ضرور ہے۔

(198) عَاتَبَهٗ عُثْمَانُ فَاَكْثَرَ، وَ هُوَ سَاكِتٌ، فَقَالَ: مَا لَكَ لَا تَقُوْلُ! قَالَ: اِنْ قُلْتُ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا تَكْرَهٗ، وَ لَيْسَ لَكَ عِنْدِي اِلَّا مَا تُحِبُّ.

ایک بار آپؑ کو حضرت عثمان نے عتاب آمیز گفتگو سے مخاطب کیا اور بہت زیادہ عتاب کیا۔ لیکن آپؑ بالکل خاموش رہے۔ دورانِ عتاب خود اس نے آپؑ سے پوچھا کہ آپؑ خاموش کیوں ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ اگر میں بولوں تو وہ کچھ بولوں گا جو تجھے ناگوار گزرے گا۔ اور تیرے معلومات میں میرے لئے جو کچھ ہے اسے تو خود بھی اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(199) بُلِيْتُ فِيْ حَرْبِ الْجَمَلِ بِاَشَدِّ الْخَلْقِ شُجَاعَةً وَ اَكْثَرِ الْخَلْقِ ثَرْوَةً وَ بَذْلًا وَ اَعْظَمِ الْخَلْقِ فِي الْخَلْقِ طَاعَةً وَ اَوْفَى الْخَلْقِ كَيْدًا وَ تَكَثُّرًا بُلِيْتُ بِالزُّبَيْرِ لَمْ يَرِدْ وَجْهَهٗ قَطُّ. وَ بِيَعْلٰى بْنِ مُنِيَّةَ يَحْمِلُ الْمَالَ عَلَى الْاِبِلِ الْكَثِيْرَةِ وَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ ثَلَاثِيْنَ دِيْنَارًا وَ فَرَسًا عَلٰى اَنْ يُّقَاتِلَنِيْ وَ بِعَائِشَةَ مَا قَالَتْ قَطُّ بِيَدِهَا هٰكَذَا اِلَّا وَ اَتْبَعَهَا النَّاسُ وَ بِطَلْحَةَ لَا يُدْرَكُ غَوْرُهٗ وَ لَا يُطَالُ مَكْرُهٗ.

مجھے جنگ جمل میں ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا جو باقی لوگوں سے شجاعت و ثروت، عقیدت مندی و گہرے طرزِ عمل والے تھے۔ میرا واسطہ زبیر سے تھا کہ جس نے مقابلہ میں کبھی کسی کو پشت نہیں دکھائی۔ اور پھر میرا واسطہ مال داروں میں سے یعلی بن منیہ سے تھا کہ جس کے ساتھ کثیر تعداد میں

مال و دولت سے لدے ہوئے اونٹ اور ساتھ تیز رفتار گھوڑے تھے۔ وہ ہر جنگجو کو تیس دینار اور ایک تیز رہوار دیتا کہ میرے ساتھ جنگ کے لیے روانہ ہو۔ اور میرے سامنے جناب عائشہ تھیں کہ وہ جدھر اشارہ کرتی تھیں لوگ احترام و عقیدت کے باعث ان کی بات پر مر مٹتے تھے۔ اور گہری سوچ والے طلحہ تھے کہ جس کی تدبیروں تک بآسانی نہیں پہنچا جا سکتا تھا۔

(200) بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ اِلٰى طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرَ فَعَادَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ جِئْتُكَ بِالْخَيْبَةِ فَقَالَ: كَلَّا اَصَبْتَ خَيْرًا، وَ اُجِرْتَ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنَ الْعَجَبِ انْقِيَادُهُمَا لِاَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَ خِلَافُهُمَا عَلَيَّ، اَمَّا وَ اللّٰهِ اِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ اَنِّیْ لَسْتُ بِدُوْنِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِهِمَا.

آپؑ نے طلحہ و زبیر کے اختلاف کرنے کے زمانے میں جناب عثمان بن حنیفؓ کو ان کے پاس بات چیت کے لیے بھیجا۔ وہ واپس آئے تو کہنے لگے کہ میں مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا اے امیر المؤمنینؑ۔ تو آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ نہیں۔ ہر گز نہیں۔ تجھے تیرا مقصد حاصل ہوا اور اجر ملا۔ اور پھر یوں فرمایا کہ سنو! مجھے ان دونوں پر اس لحاظ سے تعجب ہے کہ یہ جناب ابو بکر اور حضرت عمر کے تو تابعدار ہوئے اور میرے ساتھ مخالفت کرنے لگے۔ جب کہ بخدا قسم میرا مرتبہ ان سے کوئی کم نہیں تھا۔ اور وہ میرے مقام و منزلت کو ان دونوں کے مقابل بخوبی جانتے ہیں۔ پس ان کا معاملہ ان کے خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

(201) اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ، وَ الْاَيَّامُ دُوَلٌ، وَ النَّاسُ شِرَعٌ سَوَاءٌ، آدَمُ اَبُوْهُمْ وَ حَوَّاءُ اُمُّهُمْ.

رزق و روزی تقسیم شدہ ہے اور زمانہ رنگ بدلتا رہتا ہے۔ لوگ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کی اولاد ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں۔

(202)قُوْتُ الْاَجْسَامِ الْغِذَاءُ، وَ قُوْتُ الْعُقُوْلِ الْحِكْمَةُ، فَمَتٰى فَقَدَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا قُوْتَهٗ بَارَ وَ اضْمَحَلَّ.

ابدان کی خوراک غذا۔ اور عقل کی خوراک حکمت و علم و دانش ہے۔ جب بھی جس کسی کی خوراک میں کمی ہو گی وہ بکھرنے لگے گا۔ عقل ہو یا بدن۔

(203)اَلصَّبْرُ عَلٰی مَشَقَّةِ الْعِبَادِ یَتَرَقّٰی بِكَ اِلٰی شَرَفِ الْفَوْزِ الْاَکْبَرِ.

عبودیت کی مشقت پر صبر کرنا بندوں کے لیے فوزِ عظیم کے حاصل کرنے کے شرف کا باعث بنتا ہے۔

(204)اَلرُّوْحُ حَیَاةُ الْبَدَنِ، وَ الْعَقْلُ حَیَاةُ الرُّوْحِ.

روح بدن کی زندگی اور عقل روح کی زندگی ہے۔

(205)حَقِیْقٌ بِالْاِنْسَانِ اَنْ یَّخْشَی اللهَ بِالْغَیْبِ، وَ یَحْرُسَ نَفْسَهٗ مِنَ الْعَیْبِ، وَ یَزْدَادَ خَیْرًا مَعَ الشَّیْبِ.

انسان کی بھلائی کا راز اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے غیب و تنہائی کے اوقات میں خوف کرے۔ اپنے آپ کو عیب سے بچائے اور بڑھاپے میں خیر و خوبی کے کام میں زیادہ مصروف رہے۔

(206)اَفْضَلُ الْوُلَاةِ مَنْ بَقِیَ بِالْعَدْلِ ذِکْرُهٗ، وَ اِسْتَمَدَّهٗ مَنْ یَّأْتِیْ بَعْدَهٗ.

حکمرانوں سے افضل وہ حکمران ہوتے ہیں جن کی عدل و انصاف کی یادیں باقی رہیں۔ اور ان کے بعد آنے والے حکمران ان کی سیرت سے فائدہ اُٹھائیں۔

(207)قَدِّمِ الْعَدْلَ عَلَی الْبَطْشِ تَظْفَرْ بِالْمَحَبَّةِ، وَ لَا تَسْتَعْمِلِ الْفِعْلَ حَیْثُ یَنْجَعُ الْقَوْلُ.

سخت گیری کی بجائے عدل کا نظام مقدم رکھو، لوگوں کی محبت حاصل ہو گی۔ اور جہاں مذاکرات سے کام حل ہو سکے، وہاں کاروائی نہ کریں۔

(208)اَلْبَخِيْلُ يَسْخُوْ مِنْ عِرْضِهٖ بِمِقْدَارِ مَا يَبْخَلُ بِهٖ مِنْ مَالِهٖ، وَ السَّخِيُّ يَبْخَلُ مِنْ عِرْضِهٖ بِمِقْدَارِ مَا يَسْخُوْ بِهٖ مِنْ مَالِهٖ.

بخیل جتنا مال بچاتا ہے، اسی قدر اپنی عزّت خرچ کر دیتا ہے۔ جب کہ سخی مال کی سخاوت کرکے اپنی عزّت محفوظ کر لیتے ہیں۔

(209)فَضِّلِ الْعَقْلَ عَلَى الْهَوٰى لِاَنَّ الْعَقْلَ يُمَلِّكَ الزَّمَانَ وَ الْهَوٰى يَسْتَعْبِدُكَ لِلزَّمَانِ.

عقل کو خواہشات پر فضیلت دو کیوں کہ عقل آپ کو زمانہ پر قابو کرنا عطا کرے گا۔ اور خواہشات کی پیروی آپ کو زمانے کے قابو میں دے دے گی۔

(210)كُلُّ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ الْحُرَّ احْتَمَلَهٗ، وَ رَاٰهُ زِيَادَةً فِيْ شَرَفِهٖ اِلَّا مَا حَطَّهٗ جُزْءًا مِنْ حُرِّيَّتِهٖ، فَاِنَّهٗ يَأْبَاهُ وَ لَا يُجِيْبُ اِلَيْهِ.

جب کسی آزاد شریف شخص کو اختیارات دوگے تو وہ اسے برداشت کرے گا۔ اور زیادہ تابعدار ہو گا۔ اور اس کی شرافت مندی میں اضافہ ہو گا۔ لیکن اگر کوئی شے اس کی آزادی میں کمی کا سبب ہوئی تو وہ اس سے انکار کردے گا اور آپ کی اطاعت نہیں کرے گا۔

(211)اِذَا مَنَعَكَ اللَّئِيْمُ الْبِرَّ مَعَ اِعْظَامِهٖ حَقَّكَ، كَانَ اَحْسَنَ مِنْ بَذْلِ السَّخِيِّ لَكَ اِيَّاهُ مَعَ الْاِسْتِخْفَافِ بِكَ.

اگر کوئی بخیل آپ کی مقام شناسی کرتے ہوئے آپ کو کسی شے سے محروم رکھے تو وہ اس سخی سے بہتر ہے جو آپ کو حقیر بھی سمجھے اور کچھ عطا بھی کر دے۔

(212) اَلْمُلْكُ كَالنَّهْرِ الْعَظِيْمِ، تَسْتَمِدُّ مِنْهُ الْجَدَاوِلُ، فَاِنْ كَانَ عَذْبًا عَذُبَتْ، وَ اِنْ كَانَ مَلْحًا مَلَحَتْ.

بادشاہ کی مثال اس دریا کی ہے جس سے ندیاں نکلتی ہوں۔ پس اگر دریا شیریں ہوگا تو ندیاں بھی میٹھی ہوں گی۔ اور اگر دریا شور و نمکین ہوگا تو ندیاں بھی ویسی ہوں گی۔

(213) اَلْفَرْقُ بَيْنَ السَّخَاءِ وَ التَّبْذِيْرِ: اَنَّ السَّخِيَّ يَسْمَحُ بِمَا يَعْرِفُ مِقْدَارَهٗ وَ مِقْدَارَ الرَّغْبَةِ فِيْهِ اِلَيْهِ، وَ يَضَعُهٗ بِحَيْثُ يَحْسُنُ وَضْعُهٗ وَ تَزْكُوْ عَارِفَتُهٗ. وَ الْمُبَذِّرَ يَسْمَحُ بِمَا لَا يُوَازِنُ بِهٖ رَغْبَةَ الرَّاغِبِ، وَ لَا حَقَّ الْقَاصِدِ، وَ لَا مِقْدَارَ مَا اَوْلٰى، وَ يَسْتَفِزُّهٗ لِذٰلِكَ خَطْرَةٌ مِنْ خَطَرَاتِهٖ وَ التَّصَدِّیْ لِاِطْرَاءِ مُطْرٍ لَهٗ بَيْنَهُمَا بَوْنٌ بَعِيْدٌ.

سخاوت اور فضول خرچی میں فرق یہ ہے کہ سخی سخاوت کی مقدار اور اس کی طرف رغبت کی مقدار کو دیکھ کر عنایت کرتا ہے۔ اور وہاں احسان کرتا ہے جہاں اس کا مناسب مقام ہوتا ہے۔ اور اس کے احسان میں پاکیزگی ہوتی ہے۔ اور فضول خرچ کی شہ خرچیوں میں توازن نہیں ہوتا۔ اور اس کی اپنے مدِّمقابل پر رغبت بینی کی نظر نہیں ہوتی۔ اور وہ جسے دیتا ہے اس کا حق مدِ نظر نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی مقدار کی مناسبت مدِّ نظر ہوتی ہے۔ بس اسے جو جی میں آتا ہے اسے کر گزرتا ہے۔ اور ظاہری جذبات کے بہاؤ میں بہ جاتا ہے۔ اور ظاہری جاہ و مقام کی طلب کے درپے ہوتا ہے۔ اسی کی چمک پر دیوانہ ہو جاتا ہے۔ سخاوت اور فضول خرچی کے درمیان دور پار کا فرق و فاصلہ ہے۔

(214) لَا تُلَاجِّ الْغَضْبَانَ، فَاِنَّكَ تُقْلِقُهٗ بِاللِّجَاجِ، وَ لَا تَرُدُّهٗ اِلَى الصَّوَابِ.

غضب ناک شخص کے ساتھ اس کے غصّہ کی حالت میں الجھاؤ و بحث و تکرار نہ کرو۔ وہ آپ کے الجھنے سے زیادہ مشتعل ہوگا۔ اور کسی صورت بھی درست و صحیح سمت آنے پر راضی نہ ہوگا۔

(215) لَا تَفْرَحْ بِسَقْطَةِ غَيْرِكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا تَتَصَرَّفُ الْأَيَّامُ بِكَ.

دوسروں کے زوال و نقصان پر خوش نہ ہونا۔ کیا معلوم آنے والے حالات کا کیا رُخ ہو اور آپ کا زمانہ کس طرح کا ہو جائے۔

(216) قَلِيلُ الْعِلْمِ إِذَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ كَالطَّلِّ يُصِيبُ الْأَرْضَ الْمُطْمَئِنَّةَ فَتَعْشُبُ.

تھوڑا علم بھی جب دل میں اُتر جائے تو ایسی بوندا باندی والی برسات کی مانند ہے جو اطمینان والی زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیتی ہے۔

(217) مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَ مَثَلُ الْفَاجِرُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيحَ لَهَا.

تلاوت قرآن مجید کرنے والے مؤمن کی مثال ترنج کی سی ہے کہ جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے۔ تلاوت نہ کرنے والے مؤمن کی مثال ریحان کی سی ہے کہ جس کی خوشبو تو پاکیزہ ہوتی ہے۔ مگر ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ اور اس فاسق و فاجر کی مثال جو تلاوت قرآن مجید بھی نہ کرتا ہو اس اندرائن (کوڑ تمہ) کی ہے کہ جس کی خوشبو تو ہے ہی نہیں اور ذائقہ بھی تلخ ہوتا ہے۔

(218) اَلْمُؤْمِنُ إِذَا نَظَرَ اعْتَبَرَ، وَ إِذَا سَكَتَ تَفَكَّرَ وَ إِذَا تَكَلَّمَ ذَكَّرَ، وَ إِذَا اسْتَغْنَى شَكَرَ، وَ إِذَا أَصَابَتْهُ شِدَّةٌ صَبَرَ، فَهُوَ قَرِيبُ الرِّضَا، بَعِيدُ السَّخَطِ، يُرْضِيهِ عَنِ اللهِ الْيَسِيرُ، وَ لَا يُسْخِطُهُ الْبَلَاءُ

الْكَثِيْرُ، قُوَّتُهٗ لَا تَبْلُغُ بِهٖ، وَ نِيَّتُهٗ تَبْلُغ، مَغْمُوْسَةٌ فِي الْخَيْرِ يَدُهٗ، يَنْوِى كَثِيْرًا مِنَ الْخَيْرِ، وَ يَعْمَلُ بِطَائِفَةٍ مِنْهُ، وَ يَتَلَهَّفُ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنَ الْخَيْرِ كَيْفَ لَمْ يَعْمَلْ بِهٖ وَ الْمُنَافِقُ اِذَا نَظَرَ لَهَا، وَ اِذَا سَكَتَ سَهَا، وَ اِذَا تَكَلَّمَ لَغَا، وَ اِذَا اَصَابَهٗ شِدَّةٌ شَكَا، فَهُوَ قَرِيْبُ السَّخَطِ، بَعِيْدُ الرِّضَا يُسْخِطُهٗ عَلَى اللّٰهِ الْيَسِيْرُ، وَ لَا يُرْضِيْهِ، اَلْكَثِيْرُ، قُوَّتُهٗ تَبْلُغُ، وَ نِيَّتُهٗ لَا تَبْلُغُ، مَغْمُوْسَةٌ فِي الشَّرِّ يَدُهٗ، يَنْوِى كَثِيْرًا مِنَ الشَّرِّ، وَ يَعْمَلُ بِطَائِفَةٍ مِنْهُ، فَيَتَلَهَّفُ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنَ الشَّرِّ، كَيْفَ لَمْ يَأْمُرْ بِهٖ، وَ كَيْفَ لَمْ يَعْمَلْ بِهٖ عَلٰى لِسَانِ الْمُؤْمِنِ نُوْرٌ يَسْطِعُ، وَ عَلٰى لِسَانِ الْمُنَافِقِ شَيْطَانٌ يَنْطِقُ.

مؤمن جب نگاہ کرتا ہے تو اس کی نظر عبرت خیز ہوتی ہے۔ جب چپ رہتا ہے تو غور و فکر کرتا ہے۔ جب بولتا ہے تو ذکرِ خدا کرتا ہے۔ جب کشادہ روزی ہو تو شکر کرتا ہے۔ تنگ دستی ہو تو صبر کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے قریب اور اس کی ناراضگی سے دور رہتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کم دیئے پر بھی راضی ہو جاتا ہے۔ اور آزمائش کی زیادتی پر بھی شکایت نہیں کرتا۔ اس کی طاقت اور قوت تک رسائی نہیں ہو سکتی جب کہ اس کی نیت تیز رفتار ہوتی ہے۔ اس کے ہاتھ ہر وقت بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ بھلائی کے بہت سارے کاموں کی سوچ میں رہتا ہے۔ اور ان کے انجام دینے کی نیت رکھتا ہے۔ پھر ان کاموں سے جو کر سکتا ہے کر گزرتا ہے۔ اور جو نہیں کر پاتا ان پر افسوس کرتا ہے۔ کہ یہ نیکی کیوں کر نہ ہو سکی۔ اور منافق کی نظر لہو ولعب پر مشتمل ہوتی ہے۔ اور جب چپ ہو تو کسی بھول کی وجہ سے خاموش ہوتا ہے۔ جب بولتا ہے تو لغویات بولتا ہے۔ سختی آ جائے تو حرفِ شکایت زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے دور رہتا ہے۔ اور ناراضگی کے قریب ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی کم نعمت پر ربّ سے ناراض ہوتا ہے۔ اور زیادہ مل جائے تو پھر بھی راضی نہیں ہوتا۔ وہ اتنا کم ہمت ہوتا ہے کہ اس کی طاقت کو پالینا آسان ہوتا ہے۔ اور اس کی نیت کبھی پوری نہیں ہوتی۔ اس کے ہاتھ ہمیشہ بُرائی اور شر میں اُلجھے رہتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ شرارتیں سوچتا ہے۔ اور ان کے

منصوبے بناتا ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے ان میں سے انجام بھی دیتا ہے۔ اور جو شرارتیں نہیں کر پاتا ان پر افسوس کرتا ہے کہ وہ ان بُرائیوں کا حکم کیسے نہ دے سکا؟ اور خود بھی ان پر کیسے عمل نہ کر سکا؟ مؤمن کی زبان پر نور جلوہ فگن ہوتا ہے۔ اور منافق کی زبان پر شیطان بولتا ہے۔

(219)سُوْءُ الظَّنِّ يَدْوِی الْقُلُوْبَ، وَ يَتَّهِمُ الْمَأْمُوْنَ، وَ يُوْحِشُ الْمُسْتَأْنِسَ، وَ يُغَيِّرُ مَوَدَّةَ الْاِخْوَانِ.

بدگمانی دلوں میں دوریاں پیدا کر دیتی ہے۔ اور بے گناہ پر تہمت لگا دیتی ہے۔ اور ایک دوسرے سے قریبیوں میں وحشت پیدا کر دیتی ہے۔ اور بھائیوں کی دوستی اور محبت کو بدل دیتی ہے۔

(220)اِذَا لَمْ يَكُنْ فِی الدُّنْيَا اِلَّا مُحْتَاجٌ فَاَغْنَى النَّاسِ اَقْنَعُهُمْ بِمَا رُزِقَ.

اگر پوری دنیا کے سبھی لوگ محتاج اور نادار ہی ہوں تو پھر بھی ان میں اپنی روزی پر قناعت کرنے والے تونگر شمار ہوں گے۔

(221)قِيْلَ لَهٗ: اِنَّ دِرْعَكَ صَدْرٌ لَا ظَهَرَ لَهَا، اِنَّا نَخَافُ اَنْ تُؤْتَى مِنْ قِبَلِ ظَهْرِكَ؟ فَقَالَ: اِذَا وَلَّيْتُ فَلَا وَاءَلْتُ.

آپؑ (مولا علیؑ) کی ذرہ صرف آگے سے ہوتی تھی اور پشت سے خالی تھی۔ آپؑ سے کہا گیا ہمیں آپؑ کی اس ذرہ سے یہ خوف ہے کہ کوئی آپؑ پر آپؑ کی پشت سے حملہ نہ کر دے۔ آپؑ نے فرمایا: ”میں اگر دشمن کو پشت دکھاؤں گا تو ایسا ہو گا۔ اور جس دن پشت دکھائی واپس ہی نہیں آؤں گا۔“

(222)اَشَدُّ الْاَشْیَاءِ الْاِنْسَانُ، لِاَنَّ اَشَدَّھَا فِیْمَا یُرَی الْجَبَلُ، وَ الْحَدِیْدُ یَنْحِتُ الْجَبَلَ، وَ النَّارُ تَأْکُلُ الْحَدِیْدَ، وَ الْمَاءُ یُطْفِیءُ النَّارَ، وَ السَّحَابُ یَحْمِلُ الْمَاءَ، وَ الرِّیْحُ یُفَرِّقُ السَّحَابَ، وَ الْاِنْسَانُ یَتَّقِیْ مِنَ الرِّیْحِ.

انسان دنیا کی تمام اشیاء سے زیادہ طاقتور ہے۔ کیوں کہ دنیا کی سب سے سخت شے جو نظروں سے گزرتی ہے وہ پہاڑ ہیں۔ اور پہاڑ کو لوہا توڑ دیتا ہے۔ اور لوہے پر آگ سخت ہے جو اسے بھی پگھلا دیتی ہے۔ اور آگ پر پانی سخت ہے جو اسے بجھا دیتا ہے۔ اور پانی سے بادل سخت ہے جو اسے اُٹھائے چلتا ہے۔ اور بادل سے بس ہوا سخت ہے جو اسے گھماتی ہے۔ انسان صرف ہوا سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

(223)اِنَّمَا النَّاسُ فِیْ نَفَسٍ مَعْدُوْدٍ، وَ اَمَلٍ مَمْدُوْدٍ، وَ اَجَلٍ مَحْدُوْدٍ، فَلَا بُدَّ لِلْاَجَلِ اَنْ یَتَنَاھٰی، وَ لِلنَّفْسِ اَنْ یُحْصٰی، وَ لِلْاَمَلِ اَنْ یَنْقَضِیَ، ثُمَّ قَرَاَ "وَ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ."

لوگوں سانسیں گنی ہوئی ہیں اور ان کی آرزوئیں پھیلی ہوئی ہیں اور مدّتِ عمر محدود ہے۔ پس مدّتوں نے ختم ہونا ہے۔ اور سانسوں نے گنا جانا ہے۔ اور آرزوؤں نے کٹ جانا ہے۔ اور پھر آپؑ نے اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ "[6] بے شک تمہارے اوپر محافظ ملائکہ موجود ہیں جو کہ بہت عزّت والے اور لکھنے والے ہیں۔

(224)اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا لِیْ سِجْنًا، وَ لَا فِرَاقَھَا عَلَیَّ حُزْنًا، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُنْیَا تَحْرِمُنِیْ الْاٰخِرَةَ، وَ مِنْ اَمَلٍ یُحْرِمُنِیَ الْعَمَلَ، وَ مِنْ حَیَاةٍ تَحْرِمُنِیْ خَیْرَ الْمَمَاتِ.

---

[6] سورۃ الانفطار/۱۱،۱۰

خدایا! اے اللہ تعالیٰ! مجھے دنیا کا قیدی نہ بنانا، اور اس سے جدائی میرے لیے غم کا باعث نہ ہو، میں ایسی دنیا سے جو آخرت کی محرومی کا باعث ہو، اور ایسی آرزو سے جو مجھے عمل سے محروم کر دے، اور ایسی زندگی سے جو مجھے موت کی خیر و بھلائی سے محروم کر رہی ہو، تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(225) تَعَطَّرُوْا بِالْاِسْتِغْفَارِ لَا تَفْضَحُكُمْ رَائِحَةُ الذُّنُوْبِ.

اپنے آپ کو استغفار کی خوشبو سے معطر رکھا کرو تاکہ تم سے آنے والی تمہارے گناہوں کی بدبو تمہیں رسوا نہ کر دے۔

(226) لِلنَّكَبَاتِ غَايَاتٌ تَنْتَهِي اِلَيْهَا، وَ دَوَاؤُهَا الصَّبْرُ عَلَيْهَا، وَ تَرْكُ الْحِيْلَةِ فِيْ اِزَالَتِهَا فَاِنَّ الْحِيْلَةَ فِيْ اِزَالَتِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ مُدَّتِهَا سَبَبٌ لِزِيَادَتِهَا.

مشکلات کے ختم ہونے کی مدّتیں ہوتی ہیں۔ وہ اپنی مدّت تک چلتی رہتی ہیں۔ ان کا علاج ان کے ازالہ کے حیلے کرنا نہیں ہوتا۔ اس کا علاج ان پر صبر کرنا ہوتا ہے۔ کیوں کہ جتنا حیلہ کروگے ان میں اتنا زیادہ اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

(227) لَا يَرْضَى عَنْكَ الْحَاسِدُ حَتّٰى يَمُوْتَ اَحَدُكُمَا.

آپ سے حسد کرنے والا کبھی راضی نہیں ہوگا یہاں تک کہ تم دونوں میں سے کسی ایک پر موت واقع ہو جائے۔ (آپ کا حاسد آپ کے یا خود کے مرنے پر ہی راضی ہوگا۔)

(228) لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ سَيِّدَ قَوْمِهٖ حَتّٰى لَا يُبَالِيَ اَيَّ ثَوْبَيْهِ لَبِسَ.

کوئی بھی شخص اس وقت تک کسی قوم کا سردار کہلانے کا حق دار نہیں۔ جب تک کہ اس کا یہ حال نہ ہو کہ اسے پرواہ نہ ہو کہ اس کا لباس کیسا ہے؟

(229) كَتَبَ اِلٰى عَامِلٍ لَهٗ: اِعْمَلْ بِالْحَقِّ لِيَوْمٍ لَا يُقْضٰى فِيْهِ اِلَّا بِالْحَقِّ.

آپؑ نے اپنے ایک گورنر کو لکھا: "اس روز کے لیے حق پر عمل کرو جس دن آپ کے حق میں حق کے علاوہ کوئی اور فیصلہ نہیں ہوگا۔"

(230) نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ يَغْتَابُ آخَرَ عِنْدَ ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ نَزِّهْ سَمْعَكَ عَنْهُ، فَاِنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى اَخْبَثِ مَا فِيْ وِعَائِهٖ فَاَفْرَغَهٗ فِيْ وِعَائِكَ.

آپؑ نے ایک شخص کو دیکھا جو آپؑ کے فرزند امام حسنؑ کے پاس کسی شخص کا گلہ و غیبت کرنا چاہتا تھا۔ تو آپؑ نے فرمایا؛ "حسنؑ بیٹا! اس سے اپنا پاکیزہ کان مبارک دور کر لو۔ اس نے جو اپنے برتن میں گندگی دیکھی ہے وہ آپؑ کے پاکیزہ برتن میں ڈالنا چاہتا ہے۔"

(231) اِحْذَرُوْا اَلْكَلَامَ فِيْ مَجَالِسِ الْخَوْفِ، فَاِنَّ الْخَوْفَ يُذْهِلُ الْعَقْلَ الَّذِى مِنْهُ نَسْتَمِدُّ، وَ يَشْغَلُهٗ بِحَرَاسَةِ النَّفْسِ عَنْ حِرَاسَةِ الْمَذْهَبِ الَّذِى نَرُوْمُ نُصْرَتَهٗ. وَ احْذَرِ الْغَضَبَ، مِمَّنْ يَحْمِلُكَ عَلَيْهِ؛ فَاِنَّهٗ مُمِيتٌ لِلْخَوَاطِرِ، مَانِعٌ مِنَ التَّثَبُّتِ وَ احْذَرْ مَنْ تُبْغِضُهٗ، فَاِنَّ بُغْضَكَ لَهٗ يَدْعُوْكَ اِلَى الضَّجَرِ بِهٖ؛ وَ قَلِيْلُ الْغَضَبِ كَثِيْرٌ فِيْ اَذَى النَّفْسِ وَ الْعَقْلِ، وَ الضَّجَرُ مُضَيِّقٌ لِلصَّدْرِ، مُضْعِفٌ لِقُوَى الْعَقْلِ وَ احْذَرِ الْمَحَافِلَ الَّتِيْ لَا اِنْصَافَ لِاَهْلِهَا فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ خَصْمِكَ فِي الْاِقْبَالِ وَ الْاِسْتِمَاعِ، وَ لَا اَدَبَ لَهُمْ يَمْنَعُهُمْ مِنْ جَوْرِ الْحُكْمِ لَكَ وَ عَلَيْكَ وَ احْذَرْ حِيْنَ تُظْهِرُ الْعَصَبِيَّةَ لِخَصْمِكَ بِالْاِعْتِرَاضِ عَلَيْكَ وَ تَشْيِيْدِ قَوْلِهٖ وَ حُجَّتِهٖ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يَهِيْجُ الْعَصَبِيَّةَ وَ الْاِعْتِرَاضُ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ يَخْلِقُ الْكَلَامَ، وَ يُذْهِبُ بَهْجَةَ الْمَعَانِيْ وَ اِحْذَرْ كَلَامَ مَنْ لَا يَفْهَمُ عَنْكَ، فَاِنَّهٗ يُضْجِرُكَ وَ احْذَرِ اسْتِصْغَارَ الْخَصْمِ فَاِنَّهٗ يَمْنَعُ مِنَ التَّحَفُّظِ، وَ رُبَّ صَغِيْرٍ غَلَبَ كَبِيْرًا.

جن محافل میں خوف کی فضا ہو ان میں بولنے سے پرہیز کرو۔ کیوں کہ ایسی محفلوں میں خوف سے وہ عقل زائل ہو جاتی ہے جس کے ذریعہ آپ نے امداد حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اور جس عقل کو آپ نے بروئے کار لا کر اپنی ذات اور اپنے مقصد کی حفاظت کرنا ہوتی ہے۔ اور اپنے آپ کو غصّہ کرنے والے سے بھی بچاؤ۔ کیوں کہ غصّہ کرنے سے دل مردہ ہو جاتے ہیں اور استقلال ختم ہوتا ہے۔ جس سے آپ کے دل میں رنجش ہو اس سے دوری اختیار کرو۔ کیوں کہ اس کی رنجش آپ کے لیے دکھ کا سبب بنے گی۔ اور تھوڑا سا غصّہ بھی بجائے خود جان و عقل کو اذیت دینے کے لیے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دکھ سے سینے میں تنگی آتی ہے۔ اور اس سے عقل کی قوت کمزور ہوتی ہے۔ اور ایسے بے انصاف لوگوں کی محفلوں سے بھی دوری اختیار کرو جو برابر کے حقوق میں تیرے اور تیرے مدِّمقابل کے درمیان آپ کی بات کو غور سے سننے اور آپ کی طرف توجہ دینے میں انصاف نہ کریں۔ اور جنہیں ظلم و جور کے فیصلے کرنے سے کوئی ضابطہ و قاعدہ مانع نہ ہو۔ بلکہ وہ آپ کے لیے اور آپ کے برخلاف بھی جور و ستم کا فیصلہ کر سکتے ہوں۔ اور جب آپ کے مدِّمقابل کو آپ پر اعتراض میں تعصب کی حمایت مل رہی ہو اور تعصب کی وجہ سے اس کے قول کو تائید مل رہی ہو تو ایسے حالات سے بچو۔ کیوں کہ اس طرح تعصب کو ہوا ملتی ہے اور ایسی صورتحال میں اعتراض کرنے سے حق بات کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی حیثیت اور مفہوم چھپ جاتے ہیں۔ اور ایسے شخص سے بھی بات کرنے سے گریز کرو جو آپ کی بات نہ سمجھ رہا ہو۔ وہ آپ کو پریشان کر دے گا اور اپنے مدِّمقابل کو کبھی حقیر نہ سمجھنا ورنہ اپنے تحفظ سے محروم ہو جاؤ گے۔ اور ایسی بہت ساری مثالیں موجود ہیں کہ بہت سارے کمزور بہت سارے طاقتوروں پر غالب آئے ہیں۔

(232) لَا تَقْبَلِ الرِّئَاسَةِ عَلٰى اَهْلِ مَدِيْنَتِكَ فَاِنَّهُمْ لَا يَسْتَقِيْمُوْنَ لَكَ اِلَّا بِمَا تَخْرُجُ بِهٖ مِنْ شَرْطِ الرَّئِيْسِ الْفَاضِلِ.

اپنے شہر والوں کی ریاست و حکمرانی قبول نہ کرنا۔ وہ کبھی بھی آپ کے ساتھ استقامت نہیں کریں گے۔ رویہ درست نہیں رکھیں گے مگر جب تک کہ آپ ذمہ دار رئیس کے مقام سے کمزوری اپنائیں۔

(233)لَا تَهْزَأْ بِخَطَإِ غَيْرِكَ فَإِنَّ الْمَنْطِقَ لَا يَمْلِكُهُ، وَ اَقْلِلْ مِنَ الْخَطَإِ الَّذِي اَنْتَ فِيْهِ بِقَدَرِ الصَّبْرِ، وَ اجْعَلِ الْعَقْلَ وَ الْحَقَّ اِمَامَيْكَ تَنَلِ الْبُغْيَةَ بِهِمَا.

اپنے غیر کی خطا کا مذاق مت اڑانا، عقل و منطق اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اور اپنی خطاؤں کو صبر و حوصلہ مندی سے کم کرنے کی کوشش کرو۔ اور ہمیشہ عقل اور حق کو اپنا رہنما بنانا اسی سے مقصد کا حصول ممکن ہوگا۔

(234)اَلرَّأْيُ يُرِيْكَ غَايَةَ الْاَمْرِ مَبْدَاَهُ.

عقل مندی اور سمجھ داری آپ کو ہر معاملے کا انجام ابتدا میں ہی دکھادیں گے۔

(235)اَلْخَيِّرُ مِنَ النَّاسِ مَنْ قَدَرَ عَلٰى اَنْ يَصْرِفَ نَفْسَهُ كَمَا يَشَاءُ، وَيَدْفَعُهَا عَنِ الشُّرُوْرِ، وَالشِّرِّيْرُ مَنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ.

لوگوں میں سے بہتر وہی شخص ہوتا ہے جو اپنے نفس پر قابو پالیتا ہو۔ اور اسے شر انگیزی اور شرارتی لوگوں سے بچالیتا ہو۔ اور جو ایسا نہ کرسکے وہ خود شریر ہو جاتا ہے۔

(236)اَلسُّلْطَانُ الْفَاضِلُ هُوَ الَّذِي يَحْرُسُ الْفَضَائِلَ، وَ يَجُوْدُ بِهَا لِمَنْ دُوْنَهُ، وَ يَرْعَاهَا مِنْ خَاصَّتِهِ، وَ عَامَّتِهِ حَتّٰى تَكْثُرَ فِيْ اَيَّامِهِ، وَ يَتَحَسَّنَ بِهَا مَنْ لَمْ تَكُنْ فِيْهِ.

افضل حکمران وہ ہوتے ہیں جو خیر و خوبی کے پاسدار ہوتے ہیں۔ اور اپنے سے کم تر لوگوں تک اسے عام کرتے ہیں۔ اور اپنی رعایا میں ان کا خیال رکھتے ہیں۔ وہ خاص و عام تک اپنا فیض پہنچاتے ہیں۔ اس

طرح ان کی حکومت کے ایّام زیادہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک جن میں حسنِ اخلاق نہیں ہوتا وہ بھی سیکھ جاتے ہیں۔

(237) لِلْكَرِيْمِ رِبَاطَانِ: اَحَدُهُمَا الرِّعَايَةُ لِصَدِيْقِهٖ وَ ذَوِي الْحُرْمَةِ بِهٖ، وَ الْآخَرُ الْوَفَاءُ لِمَنْ اَلْزَمَهُ الْفَضْلُ مَا يَجِبُ لَهٗ عَلَيْهِ.

شریف آدمی کے معاشرے میں دو رشتے ہوتے ہیں۔ دوستوں اور اپنے قابلِ احترام لوگوں کا خیال رکھنا۔ اور اپنی مہربانی سے جس کسی کا اپنے اوپر حق لازم سمجھنا اسے پورا کر دینا۔

(238) اِذَا تَحَرَّكَتْ صُوْرَةُ الشَّرِّ وَ لَمْ تَظْهَرْ وَلَّدَتِ الْفَزَعَ، فَاِذَا ظَهَرَتْ وَلَّدَتِ الْاَلَمَ، وَ اِذَا تَحَرَّكَتْ صُوْرَةُ الْخَيْرِ وَ لَمْ تَظْهَرْ وَلَّدَتِ الْفَرَجَ، فَاِذَا ظَهَرَتْ وَلَّدَتِ اللَّذَّةَ.

جب کسی شر کی صورت حرکت میں آئے لیکن ظاہر نہ ہو تو مشکلات پیدا کرتی ہے۔ اور جب ظاہر ہو جائے تو دکھ درد کا موجب ہوتی ہے۔ اور جب خیر و بھلائی کی صورت حرکت میں آئے اور ظاہر نہ ہو تو کشائش پیدا کرتی ہے۔ اور جب ظاہر ہو تو لذّت بخش ہوتی ہے۔

(239) اَلْفَرْقُ بَيْنَ الْاِقْتِصَادِ وَ الْبُخْلِ: اَنَّ الْاِقْتِصَادَ تَمَسُّكُ الْاِنْسَانِ بِمَا فِيْ يَدِهٖ خَوْفًا عَلٰى حُرِّيَّتِهٖ وَ جَاهِهٖ مِنَ الْمَسْاَلَةِ؛ فَهُوَ يَضَعُ الشَّيْءَ مَوْضِعَهٗ، وَ يَصْبِرُ عَمَّا لَا تَدْعُو ضَرُوْرَةٌ اِلَيْهِ، وَيَصِلُ صَغِيْرَ بِرِّهٖ بِعَظِيْمِ بِشْرِهٖ؛ وَلَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ الْمَوَدَّاتِ خَوْفًا مِنْ فَرْطِ الْاِجْحَافِ بِهٖ، وَ الْبَخِيْلُ لَا يُكَافِئُ عَلٰى مَا يُسْدٰى اِلَيْهِ، وَ يَمْنَعُ اَيْضًا اَلْيَسِيْرَ مَنِ اسْتَحَقَّ الْكَثِيْرَ، وَ يَصْبِرُ لِصَغِيْرِ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنَ الذِّلَّةِ.

میانہ روی اور بخل کے درمیان فرق یہ ہے کہ میانہ روی یعنی انسان کا اپنے مال کو اپنی آزادی کے تحفظ اور عزّتِ نفس کے کسی سے سوال کرنے اور اس کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچانے کے لیے سنبھال کر رکھنا تو یہ عین دانشمندی ہے۔ ایسا شخص موقع و محل کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور ضرورت کے بغیر اخراجات سے صبر کرتا ہے۔ وہ اپنی چھوٹی سی بھلائی کا جبران عظیم مسکراہٹ سے کر دیتا ہے۔ وہ محبت و الفت کے زیادہ سلسلے اس خوف سے نہیں بڑھاتا کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی وجہ سے کسی سے بدسلوکی نہ ہو جائے۔ اور بخیل کبھی بھی اپنے اوپر احسانات کا بدلہ نہیں دیتا۔ وہ بہت زیادہ استحقاق والوں سے معمولی سی عطا بھی روک لیتا ہے۔ وہ تھوڑی سی عطا روک کر بہت بڑی ذلّت پر راضی ہو جاتا ہے۔

(240) لَا تَحْتَقِرَنَّ صَغِيْرًا يُمْكِنُ اَنْ يَكْبُرَ، وَ لَا قَلِيْلًا يُمْكِنُ اَنْ يَكْثُرَ.

کسی چھوٹے کو حقیر نہ سمجھنا کیوں کہ ممکن ہے وہ کل کلاں بڑا بن جائے۔ اور کسی قلیل کو قلیل نہ سمجھنا ممکن ہے وہ کل بہت زیادہ ہو جائے۔

(241) مَا زِلْتُ مَظْلُوْمًا مُنْذُ قَبَضَ اللهُ نَبِيَّهٗ حَتّٰى يَوْمِ النَّاسِ هٰذَا وَ لَقَدْ كُنْتُ اُظْلَمُ قَبْلَ ظُهُوْرِ الْاِسْلَامِ، وَ لَقَدْ كَانَ اَخِيْ عَقِيْلٌ يُذْنِبُ اَخِيْ جَعْفَرٌ؛ فَيَضْرِبُنِيْ.

جب سے حضرت رسول اکرمؐ کی وفات ہوئی میں اسی دن سے لے کر لوگوں کے آج کے دن تک مظلوم رہا ہوں۔ اور اعلانِ رسالت اور ظہورِ اسلام سے قبل بھی میں مظلوم تھا ہی کہ میرا بھائی عقیل جب کوئی زیادتی کرتے تھے تو جعفر کی طرف مجھے مار پڑتی تھی۔[7]

---

[7] عرض مترجم: مولائے کائناتؑ کے اس فرمان کے پہلے پیرایہ میں ایسے اہلِ ایمان کے لیے جو مولا علیؑ کی عظمت کی معرفت رکھتے ہیں اور انہیں آپؑ سے مخلصانہ محبت ہے بہت زیادہ دعوتِ فکر اور نورانی سبق ہے کہ آخر وہ کیسے حالات تھے جن میں آپؑ اپنے آپ کو مظلوم قرار دے رہے۔

(242)لَوْ كُسِرَتْ لِیَ الْوِسَادَةُ لَقَضَیْتُ بَیْنَ اَھْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِہِمْ وَ بَیْنَ اَھْلِ الْاِنْجِیْلِ بِاِنْجِیْلِھِمْ وَ بَیْنَ اَھْلِ الْفُرْقَانِ بِفُرْقَانِہِمْ حَتّٰی تُزْھِرَ تِلْكَ الْقَضَایَا اِلَی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَقُوْلُ: یَا رَبِّ، اِنَّ عَلِیًّا قَضٰی بَیْنَ خَلْقِكَ بِقَضَائِكَ.

اگر میرے لیے مسند علمی بچھا دی جائے اور مقام فیصلہ ہو تو میں اہلِ تورات کے درمیان ان کی تورات کے مطابق اور اہلِ انجیل کے درمیان ان کی انجیل کے مطابق اور فرقان (قرآن مجید) کے پیروکاروں کے درمیان قرآن کریم کے مطابق فیصلے کروں۔ اور اس طرح فیصلے ہوں کہ وہ روشن ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوں۔ اور خود بول بول کر بارگاہ خداوندی میں عرض کریں کہ خدایا! علیؑ تیری مخلوق کے درمیان تیرے ہی فیصلے نافذ فرماتے ہیں۔

(243)مَرَّ بِدَارٍ بِالْكُوْفَةِ فِیْ مُرَادٍ تُبْنٰی فَوَقَعَتْ مِنْھَا شَظِیَّةٌ عَلٰی صَلْعَتِہٖ فَاَدْمَتْھَا، فَقَالَ: مَا یَوْمِیْ مِنْ مُرَادٍ بِوَاحِدٍ، اَللّٰھُمَّ لَا تَرْفَعْھَا. قَالُوْا: فَوَ اللهِ لَقَدْ رَاَیْنَا تِلْكَ الدَّارَ بَیْنَ الدُّوْرِ كَالشَّاةِ الْجَمَّاءِ بَیْنَ الْغَنَمِ ذَوَاتِ الْقُرُوْنِ.

آپؑ کوفہ کے محلّہ مرادی سے اس گلی سے گزرے جس میں ایک مکان زیرِ تعمیر تھا تو ادھر سے ایک سنگریزہ آپؑ کے سر مبارک پر گرا اور آپؑ کا خون بہ نکلا۔ آپؑ نے فرمایا کہ محلّہ مرادی میں میرا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ خدایا! اس مکان کو بلندی نہ دینا۔ لوگ کہتے ہیں کہ بخدا اس کے بعد ہم نے جب بھی اس گھر کو دیکھا تو وہ ہمیں باقی گھروں میں ایک بغیر سینگوں والی بکری کی طرح نظر آتا تھا جو سینگوں والی بکریوں میں ہو۔

(244)أَقْتَلُ الْاَشْیَاءِ لِعَدُوِّكَ اَلَّا تُعَرِّفَهٗ اَنَّكَ اِتَّخَذْتَهٗ عَدُوًّا.

تیرے دشمن کے لیے اس سے زیادہ کوئی بات قاتل نہیں ہے کہ تو اسے یہ معلوم نہ ہونے دے کہ تو اس کا دشمن ہے۔

(245) اَلْخِیَرَةُ فِیْ تَرْكِ الطِّیَرَةِ.

بھلائی اسی میں ہے کہ طیرہ (بدشگونیوں) (بدفالیوں) کو ترک کر دیا کریں۔

(246) قِیْلَ لَهٗ فِیْ بَعْضِ الْحُرُوْبِ اِنْ جَالَتِ الْخَیْلُ اَیْنَ نَطْلُبُكَ؟ قَالَ: حَیْثُ تَرَكْتُمُوْنِیْ.

ایک جنگ میں آپؑ سے پوچھا گیا کہ جب جنگ گھمسان کی ہو جائے تو ہم آپؑ کو کہاں تلاش کریں؟ فرمایا: "جہاں چھوڑ کر جاؤ گے میں پھر بھی وہیں ملوں گا۔"

(247) شَفِیْعُ الْمُذْنِبِ اِقْرَارُهٗ، وَ تَوْبَتُهٗ اِعْتِذَارُهٗ.

خطاکار کا اپنی خطا کا اقرار کرنا اس کی شفاعت کا باعث ہوتا ہے۔ اور معذرت اس کی توبہ شمار ہوتی ہے۔

(248) قَصَمَ ظَهْرِیْ رَجُلَانِ: جَاهِلٌ مُتَنَسِّكٌ، وَ عَالِمٌ مُتَهَتِّكٌ.

دو قسم کے لوگوں نے میری کمر توڑ دی ہے؛ (الف) جاہل عبادت گزار (ب) فاسق عالم۔

(249) اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِذَاتِ نَفْسِیْ اَمَّا الْحَسَنُ فَفَتًى مِنَ الْفِتْیَانِ، وَ صَاحِبُ جَفْنَةٍ وَ خُوَانٍ، وَ لَوِ الْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ لَمْ یُغْنِ عَنْكُمْ فِی الْحَرْبِ غِنَاءَ عُصْفُوْرٍ، وَ اَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ فَصَاحِبُ لَهْوٍ، وَ ظِلٍّ بَاطِلٍ، وَ اَمَّا اَنَا وَ الْحُسَیْنُ فَنَحْنُ مِنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مِنَّا.

کیا میں تمہیں آج دل کی بات بتاؤں؟ یہ حسنؑ بھی جوانوں میں سے ایک ایسے جوان ہیں کہ جو دیگ و دستر خوان والے ہیں۔ لیکن اگر جنگ کے کنارے مل جائیں تو یہ تمہیں میدان جنگ میں ایک چڑیا

کے برابر بھی فائدہ نہیں دیں گے۔ لیکن عبداللہ بن جعفرؑ لٹانے والے اور گھنی چھاؤں والے ہیں۔ اور میں اور حسینؑ ہم آپ کے ہر حال کے ساتھی اور تم ہمارے ساتھی ہو۔[8]

(250) قَالَ فِي الْمِنْبَرِيَّةِ: صَارَ ثُمُنُهَا تُسُعًا عَلَى الْبَدِيْهَةِ وَ هٰذَا مِنَ الْعَجَائِبِ.

آپؑ نے (خطبہ) منبریہ میں فرمایا: "اس کا حق واضح طور پر آٹھویں کا نواں قرار پائے گا۔ اور یہ حیران کن امر ہے۔"

(251) جَاءَ الْاَشْعَثُ اِلَيْهِ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَجَعَلَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ حَتّٰى قَرُبَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، غَلَبَتْنَا هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ عَلٰى قُرْبِكَ يَعْنِي الْعَجَمَ فَرَكَضَ الْمِنْبَرَ بِرِجْلِهٖ، حَتّٰى قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ: مَالَنَا وَ لِلْاَشْعَثِ! لَيَقُوْلَنَّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْيَوْمَ فِي الْعَرَبِ قَوْلًا لَا يَزَالُ يُذْكَرُ؛ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّيَاطِرَةِ! يَتَمَرَّغُ اَحَدُهُمْ عَلٰى فِرَاشِهٖ تَمَرُّغَ الْحِمَارِ، وَ يَهْجُرُ قَوْمًا لِلذِّكْرِ ، اَ فَتَأْمُرُوْنَنِيْ اَنْ اَطْرُدَهُمْ ، مَا كُنْتُ لِاَطْرُدَهُمْ فَاَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ! اَمَّا وَ الَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَ بَرَاَ النَّسَمَةَ، لَيَضْرِبَنَّكُمْ عَلَى الدِّيْنِ عَوْدًا كَمَا ضَرَبْتُمُوْهُمْ عَلَيْهِ بَدْءًا.

---

[8] عرض مترجم: اگرچہ آغاز ترجمہ پر واضح کر دیا گیا تھا کہ ہمارا مقصد اس میں سے مولا علیؑ کے ان فرامین کی ریزہ چینی ہے کہ جو شاید کسی اور کتاب سے ساقط ہو گئے ہوں اور اس میں ذکر ہوئے ہوں۔ بنابریں ہماری مثال کسی ایسے عطار کی ہے جو شفاء بخش جڑی بوٹی کی تلاش میں بہت ساری بوٹیاں توڑ لاتا ہے۔ اور پھر مناسب ان میں سے لے لیتا ہے۔ ہم چوں کہ مترجم ہیں تو اس پیرائے میں ذکر ہونے والی تمام عبارات کا ترجمہ لازم ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ سبھی ہمارے عقاید و نظریات اور مکتبی معیار پر پورا بھی اُترتی ہوں۔ جیسا کہ یہ مذکورہ فرمان ہے کہ جو میں نے امانت داری سے ترجمہ تو کر دیا ہے لیکن اس میں ہمارے مکتبِ فکر کے عنوان سے بہت سارے اشکالات ہیں۔ اس فرمان میں ایسے ضعیف نکات مذکور ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ فرمان مولا علیؑ کا نہیں ہے۔

ایک روز جب آپؑ منبر پر تھے تو اشعث مجمع کو چیرتا ہوا آپؑ کے منبر کے سامنے آ کھڑا ہوا یہاں تک کہ آپؑ کے بہت نزدیک آ گیا۔ اور پھر یوں مخاطب ہوا: "اے امیر المؤمنینؑ! یہ سرخ پوست لوگ ہم پر غالب آ گئے ہیں اور ہمیں آپؑ کے نزدیک نہیں آنے دیتے۔" اشعث کی مراد عجمی لوگ تھے۔ اور پھر منبر کو ٹھوکر بھی ماری۔ صعصہ بن صوحانؓ نے کہا یہ اشعث کو کیا ہو گیا ہے، اسے ہم سے کیا شکایت ہو گئی ہے؟ آج امیر المؤمنینؑ کو چاہیے کہ ان عربوں کے بارے میں ضرور کوئی ایسا فرمان جاری کریں جو یادگار بن جائے اور ہمیشہ ذکر ہوتا رہے۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ مجھے ان زبردست اور سخت مزاج لوگوں سے کون دفاع کرے گا؟ جو اپنے بستر پر گدھوں کی طرح لوٹتے پوٹتے نظر آتے ہیں۔ اور پرانی یادوں کے باعث جدائی اختیار کر لیتے ہیں۔ اے لوگو! کیا تم مجھے مجبور کرتے ہو کہ میں ان عجم لوگوں کو اپنے سے بھگا دوں۔ یاد رکھو! میں انہیں کبھی نہیں بھگاؤں گا۔ ایسا کرکے میں جاہلوں سے شمار نہیں ہونا چاہتا۔ بہر حال مجھے اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو چیرا اور جس نے نفس کو بنایا۔ تمہیں دین کے بارے مارا جائے گا تاکہ اصل دین کی طرف پلٹ آؤ۔ جیسا کہ تم نے ان عجم لوگوں کو ابتدا میں مارا تھا تاکہ وہ دین میں داخل ہوں۔

(252) كَانَ اِذَا رَاٰى اِبْنُ مُلْجَمٍ يَقُوْلُ اُرِيْدُ حَيَاتَهٗ اَلْبَيْتَ فَيُقَالُ لَهٗ فَاقْتُلْهُ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَقْتُلُ قَاتِلِيْ.

آپؑ کی نظر جب اپنے قاتل ابن ملجم ملعون پر پڑتی تو آپؑ یہ شعر پڑھتے: "اُرِيْدُ حَيَاتَهٗ وَ يُرِيْدُ قَتْلِيْ" میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میرا قتل۔ تو بعض احباب آپؑ سے مطالبہ کرتے کہ آپؑ اسے قتل کر دیں۔ تو آپؑ فرماتے مقتول کیسے قاتل کو قتل کر سکتا ہے؟ میں اپنے قاتل کو کیسے قتل کروں؟

(253) اِلٰهِيْ مَا قَدْرُ ذُنُوْبٍ اُقَابِلُ بِهَا كَرَمَكَ، وَ مَا قَدْرُ عِبَادَةٍ اُقَابِلُ بِهَا نِعَمَكَ، وَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَسْتَغْرِقَ ذُنُوْبِيْ فِيْ كَرَمِكَ كَمَا اسْتَغْرَقَتْ اَعْمَالِيْ فِيْ نِعَمِكَ.

آپؑ یوں دعا فرماتے: "اے میرے معبود! کتنی زیادہ مقدار میں خطائیں تیری کرم نوازی کے مقابلے میں کی جاتی ہیں۔ اور کتنی کم مقدار میں عبادتیں تیری نعمتوں کے مقابل کی جاتی ہیں۔ پس تیری ذات سے یہی امید ہے کہ تو ہماری خطاؤں کو اسی طرح اپنی کرم نوازی کے سمندر میں غرق کردے جیسے تو نے ہمارے اعمال کو اپنی نعمتوں کے ڈھیر میں چھپا دیا ہے۔"

(254)اِذَا غَضِبَ الْكَرِيْمُ فَاَلِنْ لَهُ الْكَلَامَ، وَ اِذَا غَضِبَ اللَّئِيْمُ فَخُذْ لَهُ الْعَصَا.

اگر آپ سے کوئی شریف و کریم شخص غصّہ ہو تو اس کے سامنے اپنا لہجہ نرم کر لیا کرو۔ اور اگر کوئی پست و کمینہ غصّہ کرے تو اس کے سامنے ڈنڈا اُٹھا لیا کرو۔

(255)غَضَبُ الْعَاقِلِ فِيْ فِعْلِهٖ، وَ غَضَبُ الْجَاهِلِ فِيْ قَوْلِهٖ.

عقل مند کا غصّہ اس کے اعمال و افعال سے ظاہر ہوتا ہے اور جاہل کا غصّہ اس کی زبان و گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے۔

(256)رَاٰى رَجُلًا يُحَدِّثُ مُنْكَرَ الْحَدِيْثِ فَقَالَ يَا هٰذَا اَنْصِفْ اُذْنَيْكَ مِنْ فَمِكَ فَاِنَّمَا جُعِلَ الْاُذْنَانِ اِثْنَتَيْنِ وَ الْفَمُ وَاحِدًا لِتَسْمَعَ اَكْثَرَ مِمَّا تَقُوْلُ.

آپؑ نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ بُری باتیں کر رہا تھا تو آپؑ نے اسے مخاطب قرار دے کر فرمایا: "اے شخص اپنے کانوں کے ساتھ اپنے دہن کے مقابل انصاف کرو۔ کان دو بنائے گئے ہیں۔ اور منہ ایک ہے تاکہ منہ بولنے سے زیادہ سننے والا ہو۔ جتنی باتیں دو کان مل کر سنتے ہیں اتنی مقدار منہ کو بھی خاموش رہ کر سننا چاہئے۔"

(257)اِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ الْاِعْتِذَارِ، فَاِنَّ الْكِذْبَ كَثِيْرًا مَا يُخَالِطُ الْمَعَاذِيْرَ.

زیادہ معذرت کا سہارا نہ لیا کرو۔ کیوں کہ معذرت کی اکثر باتوں میں جھوٹ ہوتا ہے۔

(258) اُشْكُرْ لِمَنْ اَنْعَمَ عَلَيْكَ، وَ اَنْعِمْ عَلٰى مَنْ شَكَرَكَ.

جب کوئی آپ پر انعام کرے تو اس کا شکریہ ادا کریں۔ اور جب کوئی آپ کا شکریہ ادا کرے تو اس پر انعام کیا کریں۔

(259) سَلْ مَسْاَلَةَ الْحَمْقٰى، وَ اِحْفَظْ حِفْظَ الْاَكْيَاسِ.

سوال کرتے وقت انجان اور سیدھے سادھے بن کر سوال پوچھو۔ لیکن جواب سنتے وقت داناؤں اور عقل مندوں کی طرح سن کر یاد کرو۔

(260) مُرُوْا الْاَحْدَاثَ بِالْمِرَاءِ وَ الْجِدَالِ، وَ الْكُهُوْلَ بِالْفِكْرِ، وَ الشُّيُوْخَ بِالصَّمْتِ.

بحث و تکرار کے لیے جوانوں کو آگے لاؤ اور غور و فکر کے کام پختہ سِن افراد کے ذمہ لگاؤ اور بزرگوں اور بوڑھوں کو چپ رہنے کی تلقین کیا کرو۔

(261) عَوِّدْ نَفْسَكَ الصَّبْرَ عَلٰى جَلِيْسِ السُّوْءِ، فَلَيْسَ يَكَادُ يُخْطِئُكَ.

بُرے ہم نشین کی صحبت پر اپنے آپ کو صبر کا عادی بنائیں، ممکن ہے وہ جلدی آپ سے دور نہ ہو۔ (اور آپ کی جان نہ چھوڑے۔)

(262) يَا بُنَيَّ: اِنَّ الشَّرَّ تَارِكُكَ اِنْ تَرَكْتَهٗ.

بیٹا یاد رکھو! اگر شر سے دوری اختیار کروگے تو وہ تمہیں چھوڑ جائے گا۔

(263) لَا تَطْلُبُوْا الْحَاجَةَ اِلٰی ثَلَاثَةٍ: اِلٰی الْکَذُوْبِ، فَاِنَّہٗ یُقَرِّبُھَا وَ اِنْ کَانَتْ بَعِیْدَۃً، وَ لَا اِلٰی اَحْمَقَ، فَاِنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یَنْفَعَكَ فَیَضُرُّكَ، وَ لَا اِلٰی رَجُلٍ لَہٗ اِلٰی صَاحِبِ الْحَاجَةِ حَاجَۃٌ، فَاِنَّہٗ یَجْعَلُ حَاجَتَكَ وِقَایَۃً لِحَاجَتِہٖ.

تین افراد سے کبھی حاجت طلبی نہ کرنا؛ (۱) جھوٹے سے، کیوں کہ وہ دور کو قریب کرکے دکھائے گا۔ (۲) احمق سے، کیوں کہ وہ آپ کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں آپ کا نقصان کر دے گا۔ (۳) ایسے شخص سے بھی کہ جس سے آپ کو حاجت ہے اسے بھی اسی سے حاجت طلبی ہو۔ وہ آپ کی حاجت کو اپنی حاجت کا وسیلہ بنا کر پہلے اپنی حاجت نکلوائے گا۔ اور بعد میں آپ کا سوچے گا۔

(264) اِیَّاكَ وَ صَدْرَ الْمَجْلِسِ فَاِنَّہٗ مَجْلِسُ قُلْعَۃٍ.

کسی محفل کی ابتدائی نشستوں پر بیٹھنے سے گریز کریں۔ کیوں کہ ایسی جگہ غیر یقینی ہوتی ہے اور اس سے اُٹھنا پڑتا ہے۔

(265) اِحْذَرُوْا صَوْلَۃَ الْکَرِیْمِ اِذَا جَاعَ وَ صَوْلَۃَ اللَّئِیْمِ اِذَا شَبِعَ.

کوئی سخی اگر کنگال ہو جائے اور کوئی پست ذہن جب تازہ مال دار ہو جائے تو ایسے لوگوں کے غضب سے بچو۔

(266) سِرُّكَ دَمُكَ فَلَا تُجْرِیَنَّہٗ اِلَّا فِیْ اَوْدَاجِكَ.

آپ کا راز آپ کا خون ہے۔ اسے بس اپنی ہی رگوں میں دوڑایا کرو۔

(267) وَ سُئِلَ عَنِ الْفَرْقِ بَیْنَ الْغَمِّ وَ الْخَوْفِ فَقَالَ: اَلْخَوْفُ مُجَاھَدَۃُ الْاَمْرِ الْمَخُوْفِ قَبْلَ وُقُوْعِہٖ، وَ الْغَمُّ مَا یَلْحَقُ الْاِنْسَانَ مِنْ وُقُوْعِہٖ.

آپؑ سے خوف و غم کا فرق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: "کسی خوفناک معاملہ کے وقوع سے قبل جو دل میں دھڑکا ہوتا ہے وہ خوف ہوتا ہے۔ اور کسی مصیبت کے واقع ہونے کے بعد جو حالت لاحق ہوتی ہے اسے غم کہتے ہیں۔"

(268)اَلْمَعْرُوْفُ کَنْزٌ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُوْدِعُهٗ.

احسان اور نیکی ایک خزانہ ہوتا ہے۔ دیتے وقت دیکھ لیں کہ کس کے سپرد کر رہے ہو۔

(269)اِذَا اُرْسِلْتَ لِبَعْرٍ فَلَا تَأْتِ بِتَمْرٍ فَيُؤْكَلُ تَمْرُكَ وَ تُعْنَفُ عَلٰى خِلَافِكَ.

اگر آپ کو اونٹ کی لید کا ایندھن لانے کو بھیجا جائے تو وہی لاؤ، کھجور نہ لاؤ۔ کیوں کہ اگر کھجور لاؤ گے تو تمہاری کھجور بھی کھائی جائے گی اور غلطی پر آپ کو سخت سست بھی کہا جائے گا۔

(270)اِذَا وَقَعَ فِيْ يَدِكَ يَوْمُ السُّرُوْرِ فَلَا تُخَلِّهٖ، فَاِنَّكَ اِذَا وَقَعْتَ فِيْ يَدِ يَوْمِ الْغَمِّ لَمْ يُخَلِّكَ.

اگر آپ کو خوشی کا دن نصیب ہو تو اسے خالی نہ چھوڑیں۔ اس میں کام کریں۔ کیوں کہ اگر آپ غم کے دنوں میں واقع ہوئے تو وہ آپ کو خالی نہیں چھوڑیں گے۔

(271)اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُصَادِقَ رَجُلًا فَانْظُرْ مَنْ عَدُوُّهٗ.

جب آپ کسی شخص سے دوستی کا ارادہ کریں تو دیکھ لیں اس کے دشمن کون کون ہیں۔

(272)اَلْاِنْقِبَاضُ مِنَ النَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِلْعَدَاوَةِ، وَ الْاِنْبِسَاطُ مُجْلِبَةٌ لِقَرِيْنِ السُّوْءِ، فَكُنْ بَيْنَ الْمُنْقَبِضِ وَ الْمُسْتَرْسِلِ، فَاِنَّ خَيْرَ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا.

لوگوں سے بالکل کٹ کر رہنا دشمنی کا سبب ہو گا اور پوری طرح کھل کر رہنے سے بُرے دوستوں کو راستہ ملے گا۔ پس آپ اپنا درمیانہ ماحول رکھیں نہ بالکل کٹ جائیں اور نہ زیادہ گھل مل جائیں۔ میانہ روی بہترین راستہ ہوتا ہے۔

(273)اِنَّا عَبْدُ اللهِ وَ اَخُو رَسُوْلِ اللهِ، لَا یَقُوْلُهَا بَعْدِی اِلَّا کَذَّابٌ.

میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول اکرمؐ کا بھائی ہوں۔ یہ بات میرے بغیر جو بھی کہے گا وہ جھوٹا ہو گا۔

(274)اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَی اللهُ عَلَیْهِ وَالِهٖ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَهَزَّهَا وَ قَالَ: مَا اَوَّلُ نِعْمَةٍ اَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَیْكَ. قُلْتُ: اَنْ خَلَقَنِیْ حَیًّا وَ اَقْدَرَنِیْ وَ اَکْمَلَ حَوَاسِیْ وَ مَشَاعِرِیْ وَ قُوَایَ. قَالَ: ثُمَّ مَا ذَا قُلْتُ اَنْ جَعَلَنِیْ ذَکَرًا وَ لَمْ یَجْعَلَنِیْ اُنْثٰی. قَالَ وَ الثَّالِثَةَ قُلْتُ اَنْ هَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ. قَالَ: وَ الرَّابِعَةَ قُلْتُ: "وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا."

ایک بار حضرت رسول اکرمؐ نے میرا ہاتھ تھام کر خوب ہلایا اور پھر فرمایا: "بتاؤ اے علیؑ! آپؑ پر اللہ تعالیٰ کی اولین نعمت کیا ہے؟" میں نے عرض کیا یہ کہ اس ذات نے مجھے زندہ خلق فرمایا۔ اور پھر طاقت و قدرت عطا فرمائی۔ اور میرے حواس کو مکمل فرمایا۔ اور شعور کے اعضا اور میری طاقتوں کو مکمل فرمایا۔ تو آپؐ نے پھر پوچھا کہ پھر اس کے بعد اور کیا؟ میں نے عرض کیا: "مجھے مرد بنایا اور عورت نہیں بنایا۔" تو آپؐ نے پوچھا پھر اور کیا؟ تو میں نے عرض کیا: "مجھے اسلام کی طرف ہدایت عطا فرمائی۔" پھر آپؐ نے فرمایا: "چوتھی بات؟" تو میں نے عرض کیا: "مولاؐ اس کی نعمتیں بے شمار ہیں پھر بھلا شمار کرنے سے شمار ہو سکتی ہیں؟"[9]

[9] مولا علیؑ نے سورۂ مبارکہ "النحل" کی آیۂ مبارکہ ۱۸ کی تلاوت فرمائی: وَ اِن تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا.

(275)اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِخْبَاتَ الْمُخْبِتِیْنَ، وَ اِخْلَاصَ الْمُوْقِنِیْنَ، وَ مُرَافَقَةَ الْاَبْرَارِ، وَ الْعَزِیْمَةَ فِیْ كُلِّ بِرٍّ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.

(آپؑ اس طرح بھی دعا فرماتے تھے) "خدایا! مجھے خاموش رہنے والوں کی خاموشی اور اہلِ یقین کا یقین اور نیک لوگوں کا ساتھ اور ہر نیکی میں بلند ہمتی اور ہر خطاکاری سے سلامتی اور جنت کے حصول میں کامیابی اور جہنم سے نجات عطا فرما۔"

(276)لَمَّا ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ وَ اَوْصَى ابْنَيْهِ بِمَا اَوْصَاهُمَا. قَالَ لِابْنِ الْحَنَفِيَّةِ هَلْ فَهِمْتَ مَا اَوْصَيْتُ بِهٖ اَخَوَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ فَاِنِّیْ اُوْصِيْكَ بِمِثْلِهٖ وَ بِتَوْقِيْرِ اَخَوَيْكَ وَ اِتِّبَاعِ اَمْرِهِمَا وَ اَلَّا تُبْرِمَ اَمْرًا دُوْنَهُمَا. ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: اُوْصِيْكُمَا بِهٖ فَاِنَّهٗ شَقِيْقُكُمَا وَ ابْنُ اَبِيْكُمَا وَ قَدْ عَلِمْتُمَا اَنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُحِبُّهٗ فَاَحِبَّاهُ.

جب آپؑ کے سر مبارک پر ابنِ ملجم ملعون نے ضرب لگائی تو آپؑ نے اپنے بیٹوں کو جو وصیت فرمائی اس میں یہ حصّہ بھی تھا کہ دونوں بھائیوں مولا حسنؑ اور مولا حسینؑ کو وصیت کرنے کے بعد جناب محمد حنفیہؒ سے مخاطب ہوئے۔ اور فرمایا کہ کیا آپ نے سن لیا ہے جو میں نے آپ کے بھائیوں کو وصیت کی ہے؟ تو انھوں نے عرض کیا: "جی بابا۔" تو آپؑ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو بھی اسی طرح یہی وصیت کی ہے۔ اور ساتھ ہی کہ اپنے دونوں بھائیوں کے احترام کا خیال رکھنا۔ اور ان کے احکامات کی پیروی کرنا۔ ان کی اجازت کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کرنا۔ پھر حسنینؑ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور یوں فرمایا: "میں تم دونوں کو بھی اس بھائی کے بارے وصیت کرتا ہوں۔ یہ تمہارا حقیقی بھائی ہے۔ اور تمہارے والد کا فرزند ہے۔ اور تمہیں بخوبی معلوم ہے کہ تمہارے والد کو اس سے محبت تھی۔ پس تم پر بھی لازم ہے کہ اس سے محبت کرنا۔"

(277) أَمَّا هٰذَا الْأَعْوَرُ يَعْنِي الْأَشْعَثُ فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَرْفَعْ شَرَفًا إِلَّا حَسَدَهُ وَ لَا أَظْهَرَ فَضْلًا إِلَّا عَابَهُ وَ هُوَ يُمَنِّي نَفْسَهُ وَ يَخْدَعُهَا يَخَافُ وَ يَرْجُو فَهُوَ بَيْنَهُمَا لَا يَثِقُ بِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَ قَدْ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِ بِأَنْ جَعَلَهُ جَبَانًا وَ لَوْ كَانَ شُجَاعًا لَقَتَلَهُ الْحَقُّ وَ أَمَّا هٰذَا الْأَكْثَفُ عِنْدَ الْجَاهِلِيَّةِ يَعْنِي جُرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فَهُوَ يَرَى كُلَّ أَحَدٍ دُوْنَهُ وَ يَسْتَصْغِرُ كُلَّ أَحَدٍ وَ يَحْتَقِرُهُ قَدْ مَلِئَ نَارًا وَ هُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَطْلُبُ رِئَاسَةً وَ يَرُوْمُ إِمَارَةً وَ هٰذَا الْأَعْوَرُ يُغْوِيْهِ وَ يُطْغِيْهِ إِنْ حَدَّثَهُ كَذَبَهُ وَ إِنْ قَامَ دُوْنَهُ نَكَصَ عَنْهُ فَهُمَا كَالشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ. قَالَ: إِنِّي بَرِيْءٌ مِّنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

اشعث کے بارے فرمایا: " اور یہ بھینگا جو ہے یہ ایسا شخص ہے کہ خداوند متعال کے ہر شرف و بلندی جسے عطا ہوئی اس نے اس سے حسد کیا۔ اور جسے فضیلت ملی اس نے اس کے عیب نکالے۔ یہ اپنے نفس کو دل کی تمنائیں دلاتا ہے۔ اور پھر اسے دھوکا دیتا ہے۔ خوف و رجا کی حالت میں ہوتا ہے لیکن کسی ایک حالت پر بھروسہ نہیں کرتا۔ یہ تو اس پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اسے بزدل بنایا ہے۔ اگر بہادر ہوتا تو جب حق کے آگے آتا تو حق اس کو قتل کر دیتا۔" اور یہ جاہلیت کے دور کی نہایت ہی کثیف زندگی گزارنے والا یعنی "جریر بن عبد اللہ بجلی" یہ وہ شخص ہے جو ہر کسی کو اپنے علاوہ اپنے سے کم تر سمجھتا ہے۔ اور ہر شخص اس کی نظروں میں چھوٹا ہے۔ اور سب کو حقیر گردانتا ہے۔ اس کا اندر آگ سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس کے باوجود بھی ریاست و حکمرانی کا طلب گار ہے۔ اور امارت کی خواہش رکھتا ہے۔ اور یہ بھینگا اسے ورغلاتا ہے اور اُکساتا ہے۔ وہ جب بھی اس سے بات کرتا ہے جھوٹی سناتا ہے۔ اور جب اس سے کوئی وعدہ کرتا ہے تو اس سے پھر جاتا ہے۔ ان دونوں کی مثال رَوش میں "كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ" شیطان جیسی ہے " إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ

رَبَّ الْعَالَمِينَ"[10] کہ جو انسان سے کہتا ہے کہ کفران کرو، معصیت کرو۔ جب انسان ایسا کر گزرتا ہے تو کہہ دیتا ہے کہ میں تو تیرے سے بَری ہوں۔ میں تو پہلے بھی خدائے ربّ العالمین کے حضور اپنے انجام کے بارے میں خوف سے دوچار ہوں۔

(278)بُلُوْغُ اَعَلَى الْمَنَازِلِ بِغَيْرِ اِسْتِحْقَاقٍ مِنْ اَكْبَرِ اَسْبَابِ الْهَلَكَةِ.

کسی اعلیٰ مقام و مرتبہ کا حق دار نہ ہونے کے باوجود اسے اپنا لینا ہلاکت کے بہت بڑے اسباب سے ہے۔

(279)اَلْكَلِمَةُ اِذَا خَرَجَتْ مِنَ الْقَلْبِ وَقَعَتْ فِي الْقَلْبِ، وَ اِذَا خَرَجَتْ مِنَ اللِّسَانِ لَمْ تُجَاوِزِ الْآذَانَ.

بات جب دل سے نکلتی ہے تو دل میں اُترتی ہے۔ اور اگر صرف منہ سے نکلے تو بس کانوں تک محدود ہوتی ہے۔

(280)اَلْكَرَمُ حُسْنُ الْفِطْنَةِ، وَ اللُّؤْمُ سُوْءُ التَّغَافُلِ.

شرافت مندی بہترین دانائی ہے۔ اور پستی و کمینگی بدترین غفلت ہے۔

(281)اَسْوَأُ النَّاسِ حَالًا مَنِ اتَّسَعَتْ مَعْرِفَتُهُ، وَ بَعُدَتْ هِمَّتُهُ، وَ ضَاقَتْ قُدْرَتُهُ.

وسیع معرفت اور بلند ہمت رکھنے والے شخص کا قدرت و طاقت سے محروم ہونا اس کے لیے بہت بُرے حالات ہوتے ہیں۔

(282)اَمْرَانِ لَا يَنْفَكَّانِ مِنَ الْكَذِبِ؛ كَثْرَةُ الْمَوَاعِيْدِ، وَ شِدَّةُ الْاِعْتِذَارِ.

---

[10] سورۃ الحشر/۱۶

جھوٹے شخص کے پاس دو چیزیں کثرت سے موجود ہوتی ہیں؛ (ا) زیادہ مقدار میں وعدے وعید۔ (۲) حد سے زیادہ عذر خواہی۔

(283) عَادَةُ النَّوْكَى الْجُلُوْسُ فَوْقَ الْقَدْرِ، وَ الْمَجِيْءُ فِيْ غَيْرِ الْوَقْتِ.

احمق کی عادت ہوتی ہے اپنی قدر و قیمت سے بالاتر مقام پر بیٹھنا اور نا مناسب وقت پر آنا۔

(284) اَلْعَافِيَةُ الْمُلْكُ الْخَفِيُّ.

عافیت ایک مخفی اقتدار ہے۔

(285) سُوْءُ حَمْلِ الْغِنَى يُوْرِثُ مَقْتًا، وَ سُوْءُ حَمْلِ الْفَاقَةِ يَضَعُ شَرَفًا.

ثروت مندی کا ناجائز استعمال اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔ اور فاقہ کشی شرافت مندی کو گرا دیتی ہے۔

(286) لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَدَعَ الْحَزْمَ لِظَفَرٍ نَالَهٗ عَاجِزٌ، وَ لَا يُسَامِحَ نَفْسَهٗ فِي التَّفْرِيْطِ لِنَكْبَةٍ دَخَلَتْ عَلٰى حَازِمٍ.

کسی حوصلہ مند شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی عاجز شخص کے کامیاب ہو جانے پر اپنی حوصلہ مندی چھوڑے۔ اور اگر کسی حوصلہ مند پر کوئی دکھ مصیبت ہو تو اس میں اپنا آپ گنوا دے۔

(287) لَيْسَ مِنْ حُسْنِ التَّوَكُّلِ اَنْ يُقَالَ عَثْرَةً ثُمَّ يَرْكَبُهَا ثَانِيَةً.

کسی کی خطا سے در گزر کرنے کے بعد دوبارہ اس کا مواخذہ کرنا حسن توکل نہیں۔

(288)سُوْءُ الْقَالَةِ فِي الْاِنْسَانِ اِذَا كَانَ كِذْبًا نَظِيْرُ الْمَوْتِ لِفَسَادِ دُنْيَاهُ، فَاِنْ كَانَ صِدْقًا فَاَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ لِفَسَادِ آخِرَتِهٖ.

آدمی کا جھوٹ پر مبنی بُری گفتگو کرنا موت کے برابر ہے کیوں کہ دنیا برباد ہو جائے گی۔ اور اگر کسی کی سچی بُرائی بیان کرے تو وہ اس سے بھی سخت ہے کیوں کہ وہ آخرت کو فاسد کر دیتی ہے۔

(289)تَرْضَی الْكِرَامُ بِالْكَلَامِ، وَ تُصَادُ اللِّئَامُ بِالْمَالِ، وَ تُسْتَصْلَحُ السِّفْلَةُ بِالْهَوَانِ.

آپ اچھی گفتگو اور طرزِ کلام سے شریف لوگوں کو راضی کر سکتے ہیں۔ جب کہ لئیم لوگ مال دینے سے راضی ہوں گے۔ اور گھٹیا لوگوں کی اصلاح ان کو زیادہ اہمیت نہ دینے سے ہوتی ہے۔

(290)لَا يَزَالُ الْمَرْءُ مُسْتَمِرًّا مَا لَمْ يَعْثُرْهُ، فَاِذَا عَثَرَ مَرَّةً لَجَّ بِهِ الْعِثَارُ وَ لَوْ كَانَ فِيْ جَدَدٍ.

آدمی درحقیقت تو درست کار ہوتا ہے جب تک کہ کوئی لغزش نہ ہو۔ اور جب کوئی لغزش ہو تو وہ پھر اسے الجھائے رکھتی ہے۔ جب تک کہ نئے سرے سے کام شروع نہ کرے۔

(291)اَلْمُتَوَاضِعُ كَالْوَهْدَةِ، يَجْتَمِعُ فِيْهَا قَطْرُهَا وَ قَطْرُ غَيْرِهَا، وَ الْمُتَكَبِّرُ كَالرَّبْوَةِ، لَا يَقِرُّ عَلَيْهَا قَطْرُهَا، وَ لَا قَطْرُ غَيْرِهَا.

انکساری کرنے والا شخص گڑھے کی مانند ہوتا ہے کہ اس میں اس کے اپنے اور اس کے غیر کے قطرات جمع ہوتے ہیں اور متکبر شخص ٹیلے کی مانند ہوتا ہے کہ جس پر اس کے اپنے اور اس کے غیر کے قطرات نہیں ٹھہرتے۔

(292)لَا يَصْبِرُ عَلَى الْحَرْبِ وَ يَصْدُقُ فِي اللِّقَاءِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: مُسْتَبْصِرٌ فِيْ دِيْنٍ، اَوْ غَيْرَانُ عَلٰى حُرْمَةٍ، اَوْ مُمْتَعِضٌ مِنْ ذُلٍّ.

جنگ کے میدان میں تین قسم کے لوگ ہی استقامت اور صداقت دیکھاتے ہیں؛ (۱)اللہ تعالیٰ کے دین میں بابصیرت لوگ۔ (۲)اپنی اور قوم وملّت کی حرمت کی غیرت والا۔ (۳)ذلّت وخواری سے نفرت کرنے والا۔

(293)مُجَاوَزَتُكَ مَا يَكْفِيكَ فَقْرٌ لَا مُنْتَهَى لَهُ.

کفایت شعاری سے آگے تجاوز کرناایسا فقر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

(294)قِيلَ لَهُ: اَيُّ الْاُمُوْرِ اَعْجَلُ عُقُوْبَةً، وَ اَسْرَعُ لِصَاحِبِهَا صَرْعَةً ؟ فَقَالَ: ظُلْمُ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهُ اِلَّا اللهُ، وَ مُجَازَاةُ النِّعَمِ بِالتَّقْصِيْرِ، وَ اسْتِطَالَةُ الْغَنِيِّ عَلَى الْفَقِيْرِ.

آپؑ سے سوال کیا گیاکہ وہ کون سے اعمال ہیں جن کی سزا جلدی ہو جاتی ہے؟اور ان کے عمل کرنے والے کو جلدی ہلاکت کا سامنا ہوتا ہے؟فرمایا؛ (۱)ایسے شخص پر ظلم کرنا جس کااللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہ ہو۔ (۲)نعمتوں کے مقابل نافرمانی انجام دینا۔ (۳)مال داروں کا فقیروں اور محتاجوں پر زبردستی رعب ودبدبہ جمانا۔

(295)اَلْجِمَاعُ لِلْمِحَنِ جَمَّاعٌ، وَ لِلْخَيْرَاتِ مَنَّاعٌ، حَيَاءٌ يُرْتَفَعُ، وَ عَوْرَاتٌ تُجْتَمَعُ، اَشْبَهُ شَيْءٍ بِالْجُنُوْنِ، وَ لِذٰلِكَ حُجِبَ عَنِ الْعُيُوْنِ، نَتِيْجَتُهُ وَلَدٌ فَتُوْنٌ، اِنْ عَاشَ كَدَّ، وَ اِنْ مَاتَ هَدَّ.

جماع (ہمبستری)مشکلات کا مجموعہ ہے، نیکیوں سے دور کر دیتا ہے، حیاسے ہٹ کر بالاتر عمل ہے،اس میں شرمگاہیں مل جاتی ہیں،اس کی مثال پاگل پن سے دی گئی ہے، اسی لیے آنکھوں سے چھپایا گیا ہے،اس کے نتیجہ میں اولاد ہوتی ہے جو فتنہ ہوتی ہے، جوکہ اگرزندہ رہے تو دکھ دیتی ہے، مر جائے تو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

(296)مَا شَیْءٌ اَھْوَنَ مِنْ وَرَعٍ، وَ اِذَا رَابَكَ اَمْرٌ فَدَعْهُ.

پرہیزگاری سے بڑھ کر کوئی آسان کام نہیں۔جب کوئی کام مشکوک نظر آئے تو اسے چھوڑ دو۔

(297)اِذَا اَتٰی عَلَیَّ یَوْمٌ لَا اَزْدَادُ فِیْهِ عَمَلًا یُقَرِّبُنِیْ اِلَی اللهِ فَلَا بُوْرِكَ لِیْ فِیْ طُلُوْعِ شَمْسِ ذٰلِكَ الْیَوْمِ.

جب مجھ پر ایسا دن آئے کہ جس میں میں کوئی ایسا عمل خیر نہ کر پاؤں، جو مجھے اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرے، تو مجھے ایسے دن کا طلوع نصیب نہ ہو۔

(298)اَشْرَفُ الْاَشْیَاءِ الْعِلْمُ، وَ اللهُ تَعَالٰی عَالِمٌ یُحِبُّ کُلَّ عَالِمٍ.

تمام اشیاء سے بلند مرتبہ چیز علم ہے۔اللہ تعالیٰ خود بھی عالم ہے۔اور علماء سے محبت کرتا ہے۔

(299)لَیْتَ شِعْرِی اَیَّ شَیْءٍ اَدْرَكَ مَنْ فَاتَهُ الْعِلْمُ! بَلْ اَیَّ شَیْءٍ فَاتَ مَنْ اَدْرَكَ الْعِلْمَ.

میں تو بس اتنا سمجھتا ہوں کہ جسے علم نہ مل سکا اسے کیا ملا؟ اس نے کیا پایا؟ بلکہ یوں کہوں کہ جسے علم مل گیا اس کا کیا کھویا؟

(300)لَا یَسُوْدُ الرَّجُلُ حَتّٰی لَا یُبَالِیْ فِیْ اَیِّ ثَوْبَیْهِ ظَهَرَ.

کوئی بھی شخص اس وقت تک عظیم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے کو راضی نہ کرے کہ اس کی پوشاک کیا ہے۔(یعنی سادگی پر راضی ہو۔)

(301)سَمِعَ رَجُلًا یَدْعُو لِصَاحِبِهٖ، فَقَالَ: لَا اَرَاكَ اللهُ مَکْرُوْهًا، فَقَالَ: اِنَّمَا دَعَوْتَ لَهٗ بِالْمَوْتِ، لِاَنَّ مَنْ عَاشَ فِی الدُّنْیَا لَا بُدَّ اَنْ یَّرَی الْمَکْرُوْهَ.

آپؑ نے ایک شخص کو دعا کرتے سنا کہ وہ اپنے کسی دوست کے لیے اس طرح دعا کر رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی آپ کی ناپسندیدہ حالت، مشکل دکھ نہ دیکھائے۔ تو آپؑ نے دعا کرنے والے سے فرمایا: "یہ تو تو نے اس کے لیے موت کی دعا کر دی ہے۔ کیوں کہ جو زندہ رہتا ہے اس کی زندگی میں ناپسندیدہ حالت اور دکھ و مصائب تو ہوتے ہیں۔"

(302) مِنْ صِفَةِ الْعَاقِلِ اَلَّا يَتَحَدَّثَ بِمَا يُسْتَطَاعُ تَكْذِيْبُهٗ فِيْهِ.

عقل مند وہ ہوتا ہے جو سوچ کر بولے کہ جس میں اسے جھٹلایا نہ جاسکے۔

(303) اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ، وَ الشَّقِيُّ مَنِ اتَّعَظَ بِهٖ غَيْرُهٗ.

خوش بخت وہ ہوتا ہے جو دوسروں کے حالات سے نصیحت حاصل کرے۔ نہ وہ کہ جس کے حالات سے دوسرے نصیحت حاصل کریں۔ وہ تو بدبخت ہوتا ہے۔

(304) ذُو الْهِمَّةِ وَ اِنْ حَطَّ نَفْسَهٗ يَأْبَى اِلَّا عُلُوًّا؛ كَالشُّعْلَةِ مِنَ النَّارِ يُخْفِيْهَا صَاحِبُهَا، وَ تَأْبَى اِلَّا اِرْتِفَاعًا.

بلند ہمت لوگ اگرچہ اپنے آپ کو گرائے رکھتے ہیں مگر ان کی سوچ شُعلہ کی طرح بلند ہوتی ہے۔ کہ آگ کے شُعلہ کو اگرچہ آگ جلانے والا تو چھپاتا ہے لیکن شُعلہ کا کام ہوتا ہے کہ وہ بلند ہی رہتا ہے۔

(305) اَلدَّيْنُ غُلُّ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يُذِلَّ عَبْدًا جَعَلَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ.

قرض دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بھاری زنجیر ہے۔ جب وہ ذات کسی کو ذلیل و رسوا کرنا چاہتی ہے تو اس کی گردن میں ڈال دیتی ہے۔

(306) اَلْعَاقِلُ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَتْبَعَهَا حِكْمَةً وَ مَثَلًا، وَ الْاَحْمَقُ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَتْبَعَهَا حَلِفًا.

عقل مند جب بولتا ہے تو اس کی گفتگو میں حکمت اور اچھی مثال ہوتی ہے۔ اور احمق جب بولتا ہے تو اپنی باتوں پر قسمیں کھاتا ہے۔

(307)اَلْحَرَكَةُ لِقَاحُ الْجَدِّ الْعَظِيمِ.

متحرک رہنے سے ہمیشہ بڑی بڑی کوششیں جڑی ہوتی ہیں۔

(308)ثَلَاثَةٌ لَا يُسْتَحَى مِنَ الْخَتْمِ عَلَيْهَا: اَلْمَالُ لِنَفْيِ التُّهْمَةِ وَ الْجَوْهَرُ لِنَفَاسَتِهٖ، وَ الدَّوَاءُ لِلْاِحْتِيَاطِ مِنَ الْعَدُوِّ.

تین چیزوں پر مہر لگا کران کی حفاظت کرنے میں حیا نہیں ہوتا؛ (۱)مال پر تاکہ تہمت سے محفوظ رہے۔ (۲)جوہرات پر کیوں کہ وہ نفیس شے ہوتے ہیں۔ (۳)دوائی پر تاکہ دشمن سے محفوظ کیا جا سکے اور احتیاط کا تقاضا پورا ہو۔

(309)إِذَا اَيْسَرْتَ فَكُلَّ الرِّجَالِ رِجَالُكَ، وَ إِذَا اَعْسَرْتَ اَنْكَرَكَ اَهْلُكَ.

کشادہ دستی اور مال داری کے حالات میں ہر شخص اور ہر کوئی تیرا اپنا ہو گا۔ جب کہ تنگدستی میں تیرے اہل و عیال بھی تیرے نہیں ہوں گے، انجان بن جائیں گے۔

(310)مِنَ الْحِكْمَةِ جَعْلُ الْمَالِ فِيْ اَيْدِي الْجُهَّالِ، فَإِنَّهٗ لَوْ خُصَّ بِهِ الْعُقَلَاءُ لَمَاتَ الْجُهَّالُ جُوْعًا، وَ لٰكِنَّهٗ جُعِلَ فِيْ اَيْدِي الْجُهَّالِ ثُمَّ اِسْتَنْزَلَهُمْ عَنْهُ الْعُقَلَاءُ بِلُطْفِهِمْ وَ فِطْنَتِهِمْ.

اللہ تعالیٰ کی حکمت اسی میں تھی کہ اس نے مال جاہلوں کو دیا۔ کیوں کہ اگر جاہلوں کو نہ دیتا تو وہ بھوک سے مر جاتے اور عقلاء دانش مندی سے خرچ کرتے۔ لیکن جاہلوں کو اس طرح دیا کہ ان کے

ہاتھوں سے عقل مند لوگ دانش مندی سے نکال لیتے ہیں۔اپنے عمدہ طریقہ کار کے ساتھ اور مناسب طریقوں کے ساتھ۔

(311)مَا رَدَّ اَحَدٌ اَحَدًا عَنْ حَاجَةٍ اِلَّا وَ تَبَيَّنَ الْعِزُّ فِيْ قَفَاهُ، وَ الذُّلُّ فِيْ وَجْهِهٖ.

جب کوئی کسی ضرورت مند کو خالی لوٹاتا ہے تو جانے والے کی پشت پر عزّت اور لوٹانے والے کے چہرے پر ذلّت ظاہر ہو جاتی ہے۔

(312)اِبْتِدَاءُ الصَّنِيْعَةِ نَافِلَةٌ وَ رَبُّهَا فَرِيْضَةٌ.

احسان کی ابتدا تو نافلہ ہوتی ہے لیکن مکمل کرنا فریضہ ہوتا ہے۔

(313)اَلْحَاسِدُ الْمُبْطِنُ لِلْحَسَدِ كَالنَّحْلِ يَمُجُّ الدَّوَاءَ، وَ يَبْطُنُ الدَّاءَ.

باطن میں حسد چھپانے والے کی مثال اس شہد کی مکھی جیسی ہے جو باہر تو دوائی نکالتی ہے اور شکم میں بیماری پالتی ہے۔

(314)اَلْحَاسِدُ يَرَى زَوَالَ نِعْمَتِكَ نِعْمَةً عَلَيْهِ.

حاسد آپ کی نعمت کے زوال کو اپنے لیے نعمت سمجھتا ہے۔

(315)اَلتَّوَاضُعُ اِحْدَى مَصَايِدِ الشَّرَفِ.

شرافت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ انکساری ہے۔

(316)تَوَاضُعُ الرَّجُلِ فِى مَرْتَبَتِهٖ، ذَبٌّ لِلشَّمَاتَةِ عَنْهُ عِنْدَ سَقْطَتِهٖ.

تواضع کرنے والے پر اگر زوال آجائے تو لوگوں کو شماتت کا موقع نہیں ملتا۔

(317) رُبَّ صَلَفٍ اَدّٰی اِلٰی تَلَفٍ.

بہت ساری کم عطا حق تلفی کا سبب بنتی ہیں۔

(318) سُوْءُ الْخُلْقِ یُعْدِی، وَ ذَاكَ اَنَّهٗ یَدْعُو صَاحِبَكَ اِلٰی اَنْ یُقَابِلَكَ بِمِثْلِهٖ.

بد اخلاقی تجاوز ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ تیری بد خلقی تیرے مدِّمقابل کو مجبور کر دے گی کہ وہ بھی تیرے ساتھ اسی قسم کا رویہ اختیار کرے۔

(319) اَلْمُرُوْءَةُ التَّامَّةُ مُبَایَنَةُ الْعَامَّةِ.

عوام النّاس سے دوری ہی مروّت ہوتی ہے۔

(320) اَسْوَأُ مَا فِی الْكَرِیْمِ اَنْ یَمْنَعَكَ نَدَاهُ، وَ اَحْسَنُ مَا فِی اللَّئِیْمِ اَنْ یَكُفَّ عَنْكَ اَذَاهُ.

کسی کریم کے لیے یہ بہت ناگوار اور نامناسب ہے کہ آپ سے اپنی سخاوت کو روکے۔ جب کہ لئیم و شریر کے لیے یہ بہترین عمل ہے کہ وہ آپ کو اذیت و تکلیف نہ دے۔

(321) اَلسِّفْلَةُ اِذَا تَعَلَّمُوْا تَكَبَّرُوْا، وَ اِذَا تَمَوَّلُوْا اِسْتَطَالُوْا، وَ الْعِلْیَةُ اِذَا تَعَلَّمُوْا تَوَاضَعُوْا، وَ اِذَا اِفْتَقَرُوْا صَالُوْا.

پست لوگوں میں تعلیم تکبّر کا باعث بنتی ہے۔ اور جب مال دار ہو جائیں برتری جماتے ہیں۔ اور بلند مرتبہ اور خاندانی لوگ جب تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوتے ہیں تو انکساری کرتے ہیں۔ اور اگر نادار و فقیر ہو جائیں تو بلند ہمتی دکھاتے ہیں۔

(322) ثَلَاثٌ لَا يُسْتَصْلَحُ فَسَادُهُنَّ بِحِيْلَةٍ اَصْلًا: اَلْعَدَاوَةُ بَيْنَ الْاَقَارِبِ، وَ تَحَاسُدُ الْاَكْفَاءِ، وَ رَكَاكَةُ الْمُلُوْكِ.

تین چیزوں کے فساد کو اصلاح کرنا بالکل ہی ممکن نہیں ہوتا؛ (۱) قریبی رشتہ داروں کی عداوت۔ (۲) ہم پلہ لوگوں کا باہمی حسد۔ (۳) بادشاہوں کی ذاتی کمزوریاں۔

(323) اَلسَّخِيُّ شُجَاعُ الْقَلْبِ، وَ الْبَخِيْلُ شُجَاعُ الْوَجْهِ.

سخی لوگ دلوں کے دلیر ہوتے ہیں۔ اور بخیل صرف چہروں سے شجاع نظر آتے ہیں۔

(324) اَلْعُزْلَةُ تُوَفِّرُ الْعِرْضَ، وَ تَسْتُرُ الْفَاقَةَ، وَ تَرْفَعُ ثِقْلَ الْمُكَافَأَةِ.

عزلت نشینی، تنہائی اختیار کرنا، عزّتِ نفس کی حفاظت کرتی ہے۔ فاقہ کی حالت کو چھپاتی ہے اور اعمال کے اثرات کو دور رکھتی ہے۔

(325) مَا اِحْتَنَكَ اَحَدٌ قَطُّ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْوَةَ وَ الْعُزْلَةَ.

کوئی بھی حکیم و مہذب نہیں بنا مگر یہ کہ خلوت و عزلت کو دوست رکھتا تھا۔

(326) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ لَمْ تُجَرِّبْهُ.

جب تک کسی کا تجربہ نہ کریں وہ اچھا ہی معلوم ہوتا ہے۔

(327) اَلْكَرِيْمُ لَا يَلِيْنُ عَلٰى قَسْرٍ، وَ لَا يَقْسُوْ عَلٰى يُسْرٍ.

کریم شخص زور آوری سے نرم نہیں ہوتا اور آسانیوں میں سخت دل نہیں ہوتا۔

(328) اَلْمَرْاَةُ اِذَا اَحَبَّتْكَ آذَتْكَ، وَ اِذَا اَبْغَضَتْكَ خَانَتْكَ، وَ رُبَّمَا قَتَلَتْكَ، فَحُبُّهَا اَذىً، وَ بُغْضُهَا دَاءٌ بِلَا دَوَاءٍ.

عورت جب کسی سے محبت کرتی ہے تو اسے ستاتی ہے، اذیت دیتی ہے۔ اور جب کسی سے دشمنی ہو جائے تو اس سے خیانت کرتی ہے۔ اور بعض اوقات قاتل بن جاتی ہے۔ پس یاد رکھو! اس کی محبت کا نام اذیت ہے اور دشمنی لاعلاج بیماری ہوتی ہے۔

(329) اَلْمَرْاَةُ تَكْتُمُ الْحُبَّ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَ لَا تَكْتُمُ الْبُغْضَ سَاعَةً وَاحِدَةً.

عورت محبت کو چالیس سال تک چھپا لیتی ہے لیکن بغض و دشمنی کو ایک گھڑی بھی نہیں چھپا سکتی۔

(330) اَلْمُمْتَحَنُ كَالْمُخْتَنَقِ: كُلَّمَا اِزْدَادَ اِضْطِرَابًا اِزْدَادَ اِخْتِنَاقًا.

جس کا امتحان ہو رہا ہو اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کا گلا دبایا جا رہا ہو وہ جوں جوں گھبرائے گا اسی قدر تڑپے گا۔

(331) كُلُّ مَا لَا يَنْتَقِلُ بِاِنْتِقَالِكَ مِنْ مَالِكَ فَهُوَ كَفِيْلٌ بِكَ.

آپ کا وہ مال جو آپ کے منتقل کرنے سے بھی آپ کا رہے تو وہ آپ کا ضامن ہے۔[11]

(332) اَجَلُّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ التَّوْفِيْقُ، وَ اَجَلُّ مَا يَصْعَدُ مِنَ الْاَرْضِ الْاِخْلَاصُ.

---

[11] :اس میں حضرت امیر المؤمنینؑ کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی آدمی کا اپنا مال حساب ہوتا ہے، تو وہ خرچ ہونے کے بعد بھی آدمی کے لیے مفید ہوتا ہے۔ مترجم

آسمان سے نازل ہونے والے بڑے انعام کا نام توفیق ہے۔ اور زمین سے آسمان کی طرف جانے والی بڑی عبادت کا نام اخلاص ہے۔

(333) اِثْنَانِ یَهُوْنُ عَلَیْهِمَا کُلُّ شَیْءٍ: عَالِمٌ عَرَفَ الْعَوَاقِبَ، وَ جَاهِلٌ یَجْهَلُ مَا هُوَ فِیْهِ.

دو آدمیوں کے لیے سب کچھ آسان ہوتا ہے؛ (۱) ایسا عالم جو کسی شے کے انجام سے باخبر ہو۔ (۲) ایسا جاہل جو اپنے اس وقت کے موجودہ حالات کی حالت سے بے خبر ہو۔

(334) شَرٌّ مِنَ الْمَوْتِ مَا اِذَا نَزَلَ تَمَنَّیْتَ بِنُزُوْلِهِ الْمَوْتَ، وَ خَیْرٌ مِنَ الْحَیَاةِ مَا اِذَا فَقَدْتَهٗ اَبْغَضْتَ لِفَقْدِهِ الْحَیَاةَ.

موت سے بھی وہ حالت سخت ہوتی ہے کہ جب آپ پر آئے تو آپ موت کی تمنا کریں۔ اور زندگی سے کہیں بہتر محسوس ہوتی ہے وہ شے کہ جو اگر آپ سے ضائع ہو جائے تو آپ کو زندگی اچھی نہ لگے۔

(335) مَا وَضَعَ اَحَدٌ یَدَهٗ فِیْ طَعَامِ اَحَدٍ اِلَّا ذَلَّ لَهٗ.

جب بھی کسی نے کسی کے کھانے پر خود کو پہنچایا تو وہ اس کے تابع ہو گیا۔

(336) اَلْمَرْاَةُ کَالنَّعْلِ یَلْبَسُهَا الرَّجُلُ اِذَا شَاءَ لَا اِذَا شَاءَتْ.

عورت کو مرد کے جوتے کے مانند ہونا چاہیے کہ جب وہ چاہے اسے پہن لے نہ یہ کہ جب عورت مرد کو چاہے پہن لے۔

(337) اَبْصَرُ النَّاسِ لِعَوَارِ النَّاسِ الْمُعْوِرُ.

لوگوں کی کج روی سے زیادہ سے زیادہ وہی خبر دار ہوتا ہے جو انہیں ٹیڑھا پن پہ ڈالتا ہے۔

(338)اَلْعَجَبُ مِمَّنْ يَخَافُ عُقُوْبَةَ السُّلْطَانِ وَ هِيَ مُنْقَطِعَةٌ، وَ لَا يَخَافُ عُقُوْبَةَ الدَّيَّانِ وَ هِيَ دَائِمَةٌ.

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو بادشاہوں کی سزاؤں سے تو ڈرتا ہے جو کہ ختم ہونے والی ہوتی ہیں۔ لیکن اپنے محسنِ حقیقی کی ہمیشہ رہنے والی سزاؤں سے نہیں ڈرتا ہے۔

(339)مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ.

جس شخص نے اپنے نفس کو پہچان لیا اسے اپنے ربّ کی معرفت ہو جائے گی۔

(340)مَنْ عَجَزَ عَنْ مَعْرِفَةِ نَفْسِهٖ، فَهُوَ عَنْ مَعْرِفَةِ خَالِقِهٖ اَعْجَزُ.

جو اپنے نفس کی معرفت سے عاجز ہوا وہ اپنے ربّ کی معرفت سے عاجز تر ہو گا۔

(341)لَوْ تَكَاشَفْتُمْ لَمَا تَدَافَنْتُمْ.

اگر میتوں کے دفن کے وقت تمہارے سامنے ماجرا کھول دیا جائے اور تم دیکھو تو کبھی کسی کو دفن کرنے نہ جاؤ گے۔ (بلکہ گھبراؤ گے۔)

(342)شَيْطَانُ كُلِّ اِنْسَانٍ نَفْسُهٗ.

ہر شخص کے لیے اس کا اپنا نفس ہی شیطان بنتا ہے۔

(343)اِنْ لَمْ تَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ، لَمْ تَعْلَمْ اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُ.

اگر آپ کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ آئے کہاں سے ہیں؟ تو پھر آپ کو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکے گا کہ آپ کا انجام کدھر ہے؟ (آپ نے جانا کہاں ہے؟)

(344)غَايَةُ كُلِّ مُتَعَمِّقٍ فِيْ مَعْرِفَةِ الْخَالِقِ سُبْحَانَهٗ، الْاِعْتِرَافُ بِالْقُصُوْرِ عَنْ اِدْرَاكِهَا.

خالقِ کائنات کی معرفت میں گہرائی اور توجہ سے غور کرنے والے اس بات کا اعتراف کر لیتے ہیں کہ وہ اس کی معرفت کے ادراک سے قاصر ہیں۔

(345)اَلْكَمَالُ فِيْ خَمْسٍ اَلَّا يَعِيْبَ الرَّجُلُ اَحَدًا بِعَيْبٍ فِيْهِ مِثْلَهٗ حَتّٰى يُصْلِحَ ذٰلِكَ الْعَيْبَ مِنْ نَفْسِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَفْرَغُ مِنْ اِصْلَاحِ عَيْبٍ مِنْ عُيُوْبِهٖ حَتّٰى يَهْجُمَ عَلٰى آخَرَ فَتَشْغَلُهٗ عُيُوْبُهٗ عَنْ عُيُوْبِ النَّاسِ وَ اَلَّا يُطْلِقَ لِسَانَهٗ وَ يَدَهٗ حَتّٰى يَعْلَمَ اَفِيْ طَاعَةٍ ذٰلِكَ اَمْ فِيْ مَعْصِيَّةٍ وَ اَلَّا يَلْتَمِسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا مَا يُعْطِيْهِمْ مِنْ نَفْسِهٖ مِثْلَهٗ وَ اَنْ يَّسْلِمَ مِنَ النَّاسِ بِاسْتِشْعَارِ مُدَارَاتِهِمْ وَ تَوْفِيَتِهِمْ حُقُوْقَهُمْ وَ اَنْ يُّنْفِقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهٖ وَ يُمْسِكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهٖ.

انسانیت کا کمال پانچ چیزوں میں ہے؛ (۱)جو عیب خود اس آدمی میں موجود ہو اس سے دوسرے کو معیوب نہ سمجھے۔ یہاں تک کہ پہلے وہی عیب اپنے سے دور کرے اور پھر دوسروں کے درپے ہو۔اس شخص کو اپنے عیوب کی اصلاح سے فرصت ہی کہاں ہو گی کہ دوسروں کے عیوب کے درپے ہو۔ پس اس کے اپنے عیوب اس کو دوسروں کے عیوب سے مشغول کر دیں گے۔ (۲)زبان کھولنے سے پہلے دیکھ لے کہ اطاعتِ خداوندی میں بول رہا ہے یا یہ بولنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ (۳)لوگوں سے بھی اسی قسم کے رویہ کی توقع رکھے جس طرح ان سے سلوک کرے۔ (۴)لوگوں سے سلامتی میں رہے اس خیال سے کہ ان کے ساتھ مدارات کرتا ہے اور وہ اس کے حقوق پورے کر رہے ہیں۔ (۵)اپنے مال کی بچت کو راہِ خدا میں خرچ کر دے۔ اور اضافی باتوں کو اپنے پاس محفوظ کرکے رکھے خرچ نہ کرے۔

(346)صَدِيْقُ الْبَخِيْلِ مَنْ لَمْ يُجَرِّبْهُ.

بخیل کے دوست جب تک اس کا تجربہ نہیں کرتے دوست بنے رہتے ہیں۔

(347)مِنَ الْخَیْطِ الضَّعِیْفِ یُفْتَلُ الْحَبْلُ الْحَصِیْفُ، وَ مِنْ مِقْدَحَةٍ صَغِیْرَةٍ تَحْتَرِقُ مَدِیْنَةٌ کَبِیْرَةٌ، وَ مِنْ لَبِنَةٍ لَبِنَةٍ تُبْنَی قَرْیَةٌ حَصِیْنَةٌ.

کمزور اور باریک سے دھاگے سے موٹی اور مضبوط رسی بن جاتی ہے۔ اور بہت ہی چھوٹی سی چنگاری سے ایک بہت بڑا شہر جل اُٹھتا ہے۔ اور ایک ایک اینٹ سے مضبوط اور محفوظ بستیاں تعمیر ہو جاتی ہیں۔

(348)مُحِبُّ الدَّرَاهِمِ مَعْذُوْرٌ وَ اِنْ اَدْنَتْهُ مِنَ الدُّنْیَا، لِاَنَّهَا صَانَتْهُ عَنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا.

درھم و دینار (اموال) سے محبت کرنے والا معذور ہوتا ہے کیوں کہ اگرچہ وہ درھم و دینار کی محبت اسے دنیا سے جوڑ دیتی ہے۔ لیکن وہ اس کی دنیاداروں سے حفاظت بھی تو کرتی ہے۔

(349)عَجَبًا لِمَنْ قِیْلَ فِیْهِ الْخَیْرُ، وَ لَیْسَ فِیْهِ، کَیْفَ یَفْرَحُ، وَ عَجَبًا لِمَنْ قِیْلَ فِیْهِ الشَّرُّ، وَ لَیْسَ فِیْهِ کَیْفَ یَغْضَبُ.

مجھے تعجب ہے اس شخص سے کہ جس میں جو خوبی نہ ہو اور اس پر اس کی تعریف و مدح سرائی کی جائے تو وہ اس پر کیسے خوش ہوتا ہے؟ اور اس شخص پر بھی تعجب ہے کہ جس کی وہ بُرائی بیان کی جاتی ہے جو اس میں نہیں ہوتی ہے تو وہ اس پر کیوں ناراض ہوتا ہے؟

(350)ثَلَاثٌ مُوْبِقَاتٌ: اَلْکِبْرُ فَاِنَّهٗ حَطَّ اِبْلِیْسَ عَنْ مَرْتَبَتِهٖ، وَ الْحِرْصُ، فَاِنَّهٗ اَخْرَجَ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ الْحَسَدُ، فَاِنَّهٗ دَعَا ابْنَ آدَمَ اِلٰی قَتْلِ اَخِیْهِ.

تین چیزیں ہلاکت آور ہوتی ہیں؛ (۱) تکبّر کہ جس کی وجہ سے ابلیس ملعون نے اپنا مرتبہ کھو دیا۔ (۲) حرص کہ جس کی وجہ سے حضرت آدمؑ کو بہشت سے نکلنا پڑا۔ (۳) حسد کہ جس نے حضرت آدمؑ کے فرزند کو اس بات پر اُکسایا کہ وہ اپنے حقیقی بھائی کو قتل کر دے۔

(351) اَلْفِطَامُ عَنِ الْحُطَامِ شَدِيْدٌ.

دامن چھڑانا، گرا دینے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

(352) إِذَا اَقْبَلَتِ الدُّنْيَا اَقْبَلَتْ عَلٰى حِمَارٍ قَطُوْفٍ، وَ إِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ عَلَى الْبُرَاقِ.

دنیا جب آدمی کی طرف رُخ کرتی ہے اور بخت بن کر آتی ہے تو آسانی سے چلنے والے گدھے پر سوار ہو کر آتی ہے۔ لیکن جب ساتھ چھوڑ کر جاتی ہے تو بُراق پر سوار ہو کر جاتی ہے۔

(353) اَصَابَ مُتَاَمِّلٌ اَوْ كَادَ، وَ اَخْطَاَ مُسْتَعْجِلٌ اَوْ كَادَ.

غور و فکر کے بعد کام انجام دینے والے کامیاب ہوتے ہیں، مقاصد کو پا لیتے ہیں یا کم از کم نزدیک پہنچ جاتے ہیں۔ جب کہ جلد باز خطا کر جاتے ہیں یا خطا کے نزدیک پہنچ جاتے ہیں۔

(354) سِتَّةٌ لَا تُخْطِئُهُمُ الْكَآبَةُ: فَقِيْرٌ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِغِنًى، وَ مُكْثِرٌ يَخَافُ عَلٰى مَالِهٖ، وَ طَالِبُ مَرْتَبَةٍ فَوْقَ قَدْرِهٖ، وَ الْحَسُوْدُ، وَ الْحَقُوْدُ، وَ مُخَالِطُ اَهْلِ الْاَدَبِ وَ لَيْسَ بِاَدِيْبٍ.

چھ اشخاص ہمیشہ غم میں مبتلا رہتے ہیں انہیں غم سے کبھی چھٹکارا نہیں ہوتا؛ (۱) ایسا فقیر جو تازہ مال دار ہوا ہو۔ (۲) مال کی کثرت کا خواہش مند کہ جسے مال گھٹ جانے کا خوف ہو۔ (۳) ایسے مقام و مرتبہ کا طلب گار کہ جس کا مستحق نہ ہو اور اپنے سے بلند مقام طلب کرے۔ (۴،۵،۶) ایسا حاسد، کینہ ور اور جھگڑالو کہ جو اپنے آپ کو اہلِ علم و ادب سے شمار کرے اور در حقیقت ایسا نہ ہو۔

(355)طَلَبْتُ الرَّاحَةَ لِنَفْسِى، فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا اَرْوَحَ مِنْ تَرْكِ مَا لَا يَعْنِينِىْ، وَ تَوَحَّشْتُ فِي الْفَقْرِ الْبَلْقَعِ فَلَمْ اَرَ وَحَشَةً اَشَدَّ مِنْ قَرِيْنِ السُّوْءِ، وَ شَهِدْتُ الزُّحُوْفَ وَ لَقِيْتُ الْاَقْرَانَ فَلَمْ اَرَ قَرَنًا اَغْلَبَ مِنَ الْمَرْاَةِ وَ نَظَرْتُ اِلٰى كُلِّ مَا يُذِلُّ الْعَزِيْزَ وَ يُكْسِرُهٗ، فَلَمْ اَرَ شَيْئًا اَذَلَّ لَهٗ وَ لَا اَكْسَرَ مِنَ الْفَاقَةِ.

میں نے راحت تلاش کی ہے لیکن وہ مجھے صرف اس وقت ملی ہے جب میں ایسی بات ترک کروں جو میرا مقصد نہ ہو۔ اور میں نے سخت فقر کی وحشت بھی جھیلی ہے لیکن بُرے ساتھی جیسی وحشت نہیں دیکھی ہے۔ میں نے کئی جنگیں لڑی ہیں اور اپنے آپ کو میرے برابر سمجھنے والے شجاع لوگوں سے مڈ بھیڑ ہوئی ہے لیکن عورت سے بڑھ کر لڑائی کرنے والا اور جنگ جیتنے والا جنگجو نہیں دیکھا ہے۔ میں نے ذلّت کے اسباب بننے والی تمام چیزوں کو دیکھا ہے جو باعزّت لوگوں کو ذلیل کرکے توڑ دیتی ہیں لیکن فاقہ سے زیادہ توڑنے والی اور ذلیل کر دینے والی کوئی شے نہیں دیکھی۔

(356) اَوَّلُ رَأْيِ الْعَاقِلِ آخِرُ رَأْيِ الْجَاهِلِ.

جہاں جاہل کی سوچ کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے عاقل کی سوچ کی ابتدا ہوتی ہے۔

(357)اَلْمُسْتَرْشِدُ مُوَقًّى، وَالْمُحْتَرِسُ مُلْقًى.

رہنمائی طلب کرنے والا بچایا جاتا ہے۔ اور اپنے رائے پر بھروسہ کرنے والا گر جاتا ہے۔

(358)اَلْحُرُّ عَبْدٌ مَا طَمِعَ، وَ الْعَبْدُ حُرٌّ مَا قَنِعَ.

لالچ کرنے والا شخص آزاد ہو کر بھی غلام ہوتا ہے۔ اور غلام قناعت کرکے آزاد ہوتا ہے۔

(359)مَا اَحْسَنَ حُسْنَ الظَّنِّ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ الْعَجْزَ، وَ مَا اَقْبَحَ سُوْءَ الظَّنِّ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ الْحَزْمَ.

حسنِ ظن سے بڑھ کر کوئی اچھائی نہیں مگر اس میں عاجزی ہوتی ہے۔ اور بد گمانی کس قدر بُری ہے مگر اس سے پختہ سوچ کی طرف راستہ مل جاتا ہے۔

(360) مَا الْحِيْلَةُ فِيْمَا اَعْنَى اِلَّا الْكَفُّ عَنْهُ وَ لَا الرَّأْىُ فِيْمَا لَا يُنَالُ اِلَّا الْيَأْسُ مِنْهُ.

اس کے علاوہ چارہ نہیں کہ جس چیز کی ضرورت نہ ہو اس سے رُکا جائے۔ اور جس شے کو حاصل کرنا ممکن نہ ہو اس کا خیال چھوڑ دیا جائے۔

(361) اَلْاَحْمَقُ اِذَا حُدِّثَ ذَهَلَ: وَ اِذَا حَدَّثَ عَجِّلَ، وَ اِذَا حُمِّلَ عَلَى الْقَبِيْحِ فَعَلَ.

احمق کو جب کوئی بات بیان کی جائے تو گھبرا جائے۔ اور جب خود کوئی بات بتانا ہو تو جلدی سے کہہ دیتا ہے۔ اور جو نہی بُرائی کا کہا جائے تو فوراً کر گزرتا ہے۔

(362) اِثْبَاتُ الْحُجَّةِ عَلَى الْجَاهِلِ سَهْلٌ، وَ لَكِنْ اِقْرَارُهُ بِهَا صَعْبٌ.

جاہل کو دلیل سے سمجھانا اور اس پر حجت قائم کرنا آسان ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اسے مان لینا اور حق بات کا اقرار کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

(363) كَمَا تُعْرَفُ اَوَانِيْ الْفَخَّارِ بِاِمْتِحَانِهَا بِاَصْوَاتِهَا فَيُعْلَمُ الصَّحِيْحُ مِنْهَا مِنَ الْمَكْسُوْرِ، كَذٰلِكَ يُمْتَحَنُ الْاِنْسَانُ بِمَنْطِقِهٖ، فَيُعْرَفُ مَا عِنْدَهٗ.

جیسا کہ کھنکھنی مٹی کے برتنوں کو بجا کر ان کی آوازوں سے ان کے ٹوٹے ہوئے یا سالم ہونے کو پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح انسانوں کو بلوا کر ان کی معرفت ہوتی ہے کہ ان کے باطن میں کیا ہے؟

(364) اِحْتِمَالُ الْفَقْرِ اَحْسَنُ مِنِ اِحْتِمَالِ الذُّلِّ لِاَنَّ الصَّبْرَ عَلَى الْفَقْرِ قَنَاعَةٌ، وَ الصَّبْرُ عَلَى الذُّلِّ ضَرَاعَةٌ.

فقر برداشت کرنا ذلّت برداشت کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ کیوں کہ فقر برداشت کرنے میں قناعت و کفایت شعاری کرنا پڑتی ہے لیکن ذلّت برداشت کرنے میں لاچاری و بے بسی کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔

(365)اَلدُّنْيَا حَمْقَاءُ لَا تَمِيْلُ اِلَّا اِلٰى اَشْبَاهِهَا.

دنیا کی مثال اس احمق عورت کی ہے کہ جو کسی معیار کے بغیر اپنے جیسوں کی طرف جاتی ہے۔

(366)اَلسَّفَرُ مِيْزَانُ الْاَخْلَاقِ.

سفر بھی اخلاق کا ایک ترازو ہوتا ہے۔

(367)اَلْعَقْلُ مَلِكٌ وَ الْخِصَالُ رَعِيَّتُهٗ، فَاِذَا ضَعُفَ عَنِ الْقِيَامِ عَلَيْهَا وَصَلَ الْخَلَلُ اِلَيْهَا.

عقل کو انسانی خصلتوں کا بادشاہ بنایا گیا ہے۔ اور انسانی صفات اس کی رعیت ہوتی ہیں۔ جب اس (عقل) کا قابو اپنی رعیت پر کمزور پڑ جائے تو رعیت میں خلل واقع ہوتا ہے۔

(368)اَلْكَذَّابُ يُخِيْفُ نَفْسَهٗ وَ هُوَ آمِنٌ.

جھوٹا شخص سکون کے اوقات و حالات میں بھی ایک خوف سے دوچار رہتا ہے۔

(369)لَوْ لَا ثَلَاثٌ لَمْ يُسَلَّ سَيْفٌ: سِلْكٌ اَدَقُّ مِنْ سِلْكٍ، وَ وَجْهٌ اَصْبَحُ مِنْ وَجْهٍ، وَ لُقْمَةٌ اَسْوَغُ مِنْ لُقْمَةٍ.

اگر دنیا میں تین چیزیں نہ ہوں تو کبھی تلوار بلند نہ ہو؛ (۱)ایک سے دوسرا عمدہ کپڑا (لباس)۔ (۲)ایک سے دوسرا خوبصورت چہرہ۔ (۳)ایک سے دوسرا لذیذ تر لقمہ۔

(370)قَدْ يَحْسُنُ الْاِمْتِنَانُ بِالنِّعْمَةِ وَ ذٰلِكَ عِنْدَ كُفْرَانِهَا، وَ لَوْ لَا اَنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَفَرُوْا اَلنِّعْمَةَ لَمَا قَالَ اللهُ لَهُمْ: "اُذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ."

کبھی کبھی نعمت کا جتلانا اور اس پر احسان یاد دلانا درست ہوتا ہے۔ اور یہ اس وقت کہ جب کفرانِ نعمت کیا جارہا ہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جتلایا ہے۔ اس لئے کہ جب انہوں نے کفرانِ نعمت کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اُذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ"[12] اے بنی اسرائیل! تم یاد کرو میری اس نعمت کو جو میں نے تمہارے اوپر انعام فرمایا۔

(371)اِذَا تَنَاهَى الْغَمُّ اِنْقَطَعَ الدَّمْعُ.

جب غم آخر کو پہنچ جائے تو آنسو کٹ جاتے ہیں (ختم ہو جاتے ہیں)۔

(372)اِذَا وُلِّيَ صَدِيْقُكَ وَلَايَةً فَاَصَبْتَهُ عَلَى الْعُشْرِ مِنْ صَدَاقَتِهٖ فَلَيْسَ بِصَاحِبِ سُوْءٍ.

اگر آپ کا کوئی دوست بلندی پر چلا جائے اور اسے اقتدار مل جائے اور وہ آپ کو اپنی سابقہ دوستی والے حالات کا دسواں حصّہ ہی دے سکے تو راضی ہو جاؤ، وہ بہر حال بُرا اور بے وفا دوست نہیں ہے۔[13]

(373)اَعْجَبُ الْاَشْيَاءِ بَدِيْهَةُ اَمْنٍ وَرَدَتْ فِيْ مَقَامِ خَوْفٍ.

مقامِ خوف میں بغیر سوچے سمجھے امن محسوس کرنا عجیب ہوتا ہے۔

---

[12] سورة البقرة/۱۲۲

[13] فرمان مذکورہ میں مولا علیؑ فرمارہے ہیں کہ یہ بھی بڑی بات ہے کیوں کہ اقتدار آنے سے بہت زیادہ تبدیلیاں آتی ہیں۔ امارت اور مال و دولت انسان کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ مترجم

(374) اَلْحِرْصُ مُحْرِمَةٌ وَ الْجُبْنُ مُقْتِلَةٌ وَ اِلَّا فَانْظُرْ فِيمَنْ رَاَيْتَ وَ سَمِعْتَ اَ مَنْ قُتِلَ فِي الْحَرْبِ مُقْبِلًا اَكْثَرُ اَمْ مَنْ قُتِلَ مُدْبِرًا وَ انْظُرْ اَ مَنْ يَطْلُبُ بِالْاِجْمَالِ وَ التَّكَرُّمِ اَحَقُّ اَنْ تَسْخُوَ نَفْسُكَ لَهُ اَمْ مَنْ يَطْلُبُ بِالشَّرَہِ وَ الْحِرْصِ.

لالچ محرومی کا باعث ہوتا ہے اور بزدلی قتل ہونے کا سبب بنتی ہے۔ آپ اچھی طرح سے غور کرکے دیکھیں کہ آپ نے جو دیکھا ہے یا سنا ہے اس میں میدان جنگ میں آگے بڑھنے والے دلیروں کے قتل ہونے کی تعداد زیادہ ہے یا پشت پھیر کر بھاگنے والوں کی؟ اور غور سے دیکھیں کہ جب کوئی سائل کسی سے اچھے طریقے سے اور آبرومندانہ سلیقہ سے سوال کرتا ہے تو اسے زیادہ ملتا ہے یا جب کوئی لالچ کے ساتھ مانگتا ہے تو اس پر سخاوت کو دل کرتا ہے؟

(375) اِذَا كَانَ الْعَقْلُ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ اِحْتَاجَ اِلٰى جُزْءٍ مِنْ جَهْلٍ لِيُقْدِمَ بِهٖ صَاحِبُهٗ عَلَى الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ الْعَاقِلَ اَبَدًا مُتَوَانٍ مُتَرَقِّبٌ مُتَخَوِّفٌ.

اگر کسی شخص کے پاس عقل کے نو حصّے ہوں تو پھر بھی ایک جز جہالت و حماقت کی ہونا ضروری ہے تاکہ معاشرتی کام انجام پا سکیں۔ کیوں کہ عقل مند تو ہمیشہ غور و خوض اور سوچ و بچار سے کاموں کے بارے رُکا رہے گا اور انجام دینے سے گھبراتا رہے گا۔ وہ تھوڑی سی غفلت اور نرمی ہو گی تو کوئی کام انجام دے گا ورنہ نہیں دے گا۔

(376) عَمَلُ الرَّجُلِ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّهٗ خَطَأٌ هَوًى، وَ الْهَوٰى آفَةُ الْعَفَافِ، وَ تَرْكُ الْعَمَلِ بِمَا يَعْلَمُ اَنَّهٗ صَوَابٌ تَهَاوُنٌ، وَ التَّهَاوُنُ آفَةُ الدِّيْنِ، وَ اِقْدَامُهٗ عَلٰى مَا لَا يَدْرِيْ اَ صَوَابٌ هُوَ اَمْ خَطَأٌ لَجَاجٌ، وَ اللَّجَاجُ آفَةُ الْعَقْلِ.

کسی بھی شخص کا کسی عمل کو خطا جاننے کے باوجود انجام دینا خواہش پرستی ہے۔اور خواہش پرستی پاک دامنی کے لیے آفت و عیب ہوتی ہے۔اور کسی عمل کو صحیح و درست جاننے کے باوجود ترک کرنا سستی ہوتی ہے۔اور سستی دین کے لیے آفت اور ضرر ہے۔اور کسی شخص کا ایسے کام کو انجام دینا کہ جس کے بارے نہ جانتا ہو کہ درست و صحیح ہے یا غلط و خطا ہے، کج روی ہے۔اور کج روی عقل کے لیے نامناسب اور آفت ہے (عقل مند کے لیے عیب شمار ہوتی ہے)۔

(377) ضَعۡفُ الۡعَقۡلِ اَمَانٌ مِنَ الۡغَمِّ.

عقل کمزور ہو تو بہت سارے غموں کا احساس نہیں ہوتا۔[14]

(378) لَا يَنۡبَغِي لِلۡعَاقِلِ اَنۡ يَمۡدَحَ اِمۡرَأَةً حَتّٰى تَمُوۡتَ، وَ لَا طَعَامًا حَتّٰى يَسۡتَمۡرِئَهُ وَ لَا صَدِيۡقًا حَتّٰى يَسۡتَقۡرِضَهُ وَ لَيۡسَ مِنۡ حُسۡنِ الۡجِوَارِ تَرۡكُ الۡاَذٰى، وَ لٰكِنۡ حُسۡنُ الۡجِوَارِ الصَّبۡرُ عَلَى الۡاَذٰى.

عقل مند کو چاہیے کہ عورت کی اس کی زندگی میں تعریف نہ کرے۔اور کسی کھانے کی اس وقت تک تعریف نہ کرے جب تک کہ وہ ہضم نہ ہو جائے۔اور کسی دوست سے قرض مانگنے سے قبل اس کی تعریف نہ کرے۔ کسی ہمسائے کو اذیت نہ کرنا اچھا پڑوسی ہونے کا معیار نہیں ہے بلکہ کسی ہمسائے کی اذیت برداشت کرنا اچھا ہمسایہ ہونے کی دلیل ہے۔

(379) لَا يَتَاَدَّبُ الۡعَبۡدُ بِالۡكَلَامِ اِذَا وَثِقَ بِاَنَّهُ لَا يُضۡرَبُ.

اگر بچوں کو مار پڑنے کا خوف نہ ہو تو وہ صرف باتوں سے باادب نہیں بن سکتے۔

---

[14] بھولے لوگ زیادہ غمگین نہیں ہوتے۔ مترجم

(380)اَلْفَرْقُ بَیْنَ الْمُؤْمِنِ وَ الْکَافِرِ اَلصَّلَاۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا وَ اِدَّعٰی الْاِیْمَانَ کَذَّبَہٗ فِعْلُہٗ، وَ کَانَ عَلَیْہِ شَاھِدٌ مِنْ نَفْسِہٖ.

مؤمن اور کافر کے درمیان فرق نماز ہے۔ جو شخص نماز ترک کرے اور پھر ایمان کا دعویدار بھی ہو تو اس کا دعوی جھوٹا ہے کیوں کہ اس کا عمل اس کو جھٹلا رہا ہے۔ اور یہ اس کا عمل اس کے اپنے خلاف بہترین گواہ ہے۔

(381)مَنْ خَافَ اللّٰہَ خَافَہٗ کُلُّ شَیْءٍ.

جو اللہ تعالیٰ کے لیے خوف کرتا ہے اس سے ہر شے خوف کرتی ہے۔

(382)مِنَ النَّقْصِ، اَنْ یَکُوْنَ شَفِیْعُکَ شَیْئًا خَارِجًا عَنْ ذَاتِكَ وَ صِفَاتِكَ.

تیری ذات کا سفارشی کوئی تیری ذات و صفات کے علاوہ ہو یہ تیرے لیے نقص ہے۔ جب کہ تیری ذات و صفات ہی تیری عزّت واحترام کا باعث ہونا چاہیے۔

(383)وَیْلِیْ عَلَی الْعَبْدِ اللَّئِیْمِ عَبْدِ بَنِیْ رَبِیْعَۃَ نَزَعَ بِہٖ عِرْقُ الشِّرْكِ الْعَبْشَمِیْ اِلٰی مَسَاءَتِیْ وَ تَذْکُرُ دَمَ الْوَلِیْدِ وَ عَتَبَۃَ وَ شَیْبَۃَ اَوْلٰی لَہٗ وَ اللّٰہِ لَیُرِیَنِیْ فِیْ مَوْقِفٍ یَسُوْءُہٗ ثُمَّ لَا یَجِدُ ھُنَاكَ فُلَانًا وَ فُلَانًا یَعْنِیْ سَالِمًا مَوْلٰی حُذَیْفَۃَ.

مجھے بنی ربیعہ کے اس کمینے غلام پر افسوس ہے کہ جس میں عبشمی شرک کی رگ پھڑک اُٹھی ہے۔ اور وہ میری بدگوئی کرتا پھرتا ہے۔ ولید و عتبہ و شیبہ کا قتل اس کے خیالات پر سوار ہے۔ بخدا قسم وہ مجھے ضرور بضرور ایسی جگہ کھڑا پائے گا جو منظر اسے پسند نہیں ہوگا۔ اور اسے وہاں پر فلاں نظر نہیں آئے گا۔ فلاں یعنی حذیفہ کا غلام سالم۔

(384) اَنَا قَاتِلُ الْاَقْرَانِ، وَ مُجَدِّلُ الشَّجْعَانِ، اَنَا الَّذِی فَقَأْتُ عَیْنَ الشِّرْكِ، وَ ثَلَّلْتُ عَرْشَهٗ، غَیْرَ مُمْتَنٍّ عَلَی اللّٰهِ بِجِهَادِی، وَ لَا مُدِلٍّ اِلَیْهِ بِطَاعَتِی، وَ لٰكِنْ اُحَدِّثُ بِنِعْمَةِ رَبِّی.

میں قاتل ہوں اپنے دور کے مشہور و معروف بڑے بڑے بہادروں کا۔ اور میری مڈ بھیڑ ہوئی ہے بڑے بڑے شجاع و جنگجوؤں سے۔ وہ میں ہی تو ہوں کہ جس نے شرک کی آنکھ نکال دی (پھوڑ دی)۔ اور اس کے تخت کو گرا دیا۔ میں اپنا یہ جہاد ذکر کرکے کوئی اللہ تعالیٰ پر احسان نہیں جتلا رہا۔ اور نہ ہی کوئی اس کے حضور فخر کر رہا ہوں اپنی اطاعت پر۔ بلکہ بیان کر رہا ہوں کہ یہ میرے ربّ کی طرف سے مجھے ہی نعمت نصیب ہوئی (اور ذکرِ نعمت جائز ہے)۔

(385) اَلصَّوْمُ عِبَادَةٌ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ خَالِقِهٖ، لَا یَطَّلِعُ عَلَیْهَا غَیْرُهٗ، وَ كَذٰلِكَ لَا یُجَازِی عَنْهَا غَیْرُهٗ.

روزہ بندے اور اس کے خالق کے درمیان ایک ایسی عبادت ہے کہ جس پر اس ذات کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح اس کی جزا بھی صرف وہی دے سکتا ہے نہ کہ اس کا غیر۔

(386) طُوْبٰی لِمَنْ شَغَلَهٗ عَیْبَهٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ طُوْبٰی لِمَنْ لَا یَعْرِفُ النَّاسَ وَ لَا یَعْرِفُهٗ النَّاسُ طُوْبٰی لِمَنْ كَانَ حَیًّا كَمَیِّتٍ وَ مَوْجُوْدًا كَمَعْدُوْمٍ قَدْ كَفٰی جَارُهٗ خَیْرُهٗ وَ شَرُّهٗ لَا یَسْاَلُ عَنِ النَّاسِ وَ لَا یَسْاَلُ النَّاسُ عَنْهُ.

خوش خبری ہو اس شخص کے لیے کہ جس کے اپنے عیوب اسے دوسروں کے عیوب سے مشغول رکھتے ہیں۔ خوش خبری ہے اس شخص کے لیے کہ جو لوگوں کو نہ جانتا ہو اور لوگ اسے نہ جانتے ہوں۔ خوش خبری ہے اس شخص کے لیے کہ جو زندہ ہو مگر مردوں کی طرح ہو اور موجود ہو لیکن نہ ہونے کے برابر ہو۔ اس کا پڑوسی اس کے خیر کی وجہ سے اس کے شر سے دور ہو۔ وہ لوگوں کے بارے نہ پوچھتا ہو اور لوگ اس کے بارے نہ پوچھتے ہوں۔

(387)مَا السَّيْفُ الصَّارِمُ فِيْ كَفِّ الشُّجَاعِ بِأَعَزَّ لَهٗ مِنَ الصِّدْقِ.

کسی بہادر کے ہاتھ میں تیز دھار تلوار اس قدر عزّت کا باعث نہیں جتنا مؤمن کے لیے سچائی۔

(388)لَا يَكُنْ فَقْرُكَ كُفْرًا، وَ غِنَاكَ طُغْيَانًا.

خیال رکھنا اپنے فقر کو کفر کا باعث نہ بننے دینا۔ اور تونگری و دولت مندی کو سرکشی کا۔

(389) ثَمَرَةُ الْقَنَاعَةِ الرَّاحَةُ، وَ ثَمَرَةُ التَّوَاضُعِ الْمَحَبَّةُ.

قناعت و کفایت شعاری کا پھل راحت ہے اور انکساری کا ثمر لوگوں کے دلوں میں محبت ہے۔

(390) اَلْكَرِيْمُ يَلِيْنُ إِذَا اسْتُعْطِفَ، وَ اللَّئِيْمُ يَقْسُوْ إِذَا لُوْطِفَ.

شریف آدمی سے مہربانی طلب کرو تو وہ نرم ہو جاتا ہے۔ کمینے سے نرمی طلب کرو تو سنگدل ہو جاتا ہے۔

(391)اَنْكَى لِعَدُوِّكَ اَلَّا تُرِيَهٗ اَنَّكَ اِتَّخَذْتَهٗ عَدُوًّا.

تیرے دشمن کے لیے یہی بات دکھ کے لیے کافی ہے کہ تو اسے یہ نہ معلوم کرائے تو اسے دشمن سمجھتا ہے۔

(392)عَذَابَانِ لَا يَأْبَهُ النَّاسُ لَهُمَا: اَلسَّفَرُ الْبَعِيْدُ، وَ الْبِنَاءُ الْكَثِيْرُ.

دنیا کے دو عذاب ایسے ہیں کہ لوگ ان سے اُکتاتے نہیں؛ (۱) لمبے لمبے سفر۔ (۲) کئی کئی عمارتوں کی تعمیرات۔

(393)ثَلَاثَةٌ يُؤْثِرُوْنَ الْمَالَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ: تَاجِرُ الْبَحْرِ، وَ صَاحِبُ السُّلْطَانِ، وَ الْمُرْتَشِيْ فِي الْحُكْمِ.

تین اشخاص ایسے ہیں کہ جو مال کو اپنی جان پر ترجیح دیتے ہیں؛ (۱) سمندر کے راستے میں تجارت کرنے والا۔ (۲) بادشاہوں کا ساتھی۔ (۳) رشوت لے کر فیصلہ کرنے والا۔

(394) اَعۡجَزُ النَّاسِ مَنۡ قَصَّرَ فِیۡ طَلَبِ الصَّدِیۡقِ، وَ اَعۡجَزُ مِنۡہُ مَنۡ وَجَدَہٗ فَضَیَّعَہٗ.

لوگوں میں سے بہت عاجز وہ شخص ہے جو دوست نہ بنا سکے۔ اور پھر اس سے بھی زیادہ عاجز ہے وہ کہ جسے دوست ملا ہو اور اسے ضائع کر دے۔

(395) اَشَدُّ الۡمَشَاقِّ وَعۡدُ کَذَّابٍ لِحَرِیۡصٍ.

کسی لالچی سے کسی جھوٹے کا کوئی وعدہ سخت ترین مشقت ہوتی ہے۔

(396) اَلۡعَادَاتُ قَاهِرَاتٌ، فَمَنِ اعۡتَادَ شَیۡئًا فِیۡ سِرِّہٖ وَ خَلَوَتِہٖ فَضَحَہٗ فِیۡ جَهۡرِہٖ وَ عَلَانِیَتِہٖ.

عادتیں لوگوں پر غالب ہوتی ہیں اگر کوئی شخص چھپ کر خلوت میں کسی کام کی عادت کا پابند ہو جائے تو وہ عادت اسے ظاہر میں اور برملا ہونے پر رسوا کرے گی۔

(397) اَلۡاَخُ الۡبَارُّ مَغِیۡضُ الۡاَسۡرَارِ.

اچھے بھائی (رازداری کا خیال رکھتے ہیں اور) رازوں کو چھپاتے ہیں۔

(398) عَدَمُ الۡمَعۡرِفَةِ بِالۡکِتَابَةِ زَمَانَةٌ خَفِیَّةٌ.

لکھنے کا ہنر نہ جاننا مخفی لنگڑاپن ہوتا ہے۔ (جو لکھنا نہ جانتا وہ چھپا لنگڑا ہوتا ہے۔)

(399) قَدِیۡمُ الۡحُرۡمَةِ وَ حَدِیۡثُ التَّوۡبَةِ یُمۡحِقَانِ مَا بَیۡنَهُمَا مِنَ الۡاِسَاءَةِ.

پُرانی حرمت داری اور تازہ توبہ اپنے مابین بُرائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔

(400)رُكُوبُ الْخَيْلِ عِزٌّ، وَ رُكُوبُ الْبَرَاذِيْنِ لَذَّةٌ، وَ رُكُوبُ الْبِغَالِ مَهْرَمَةٌ، وَ رُكُوبُ الْحَمِيْرِ مَذَلَّةٌ.

گھڑ سواری عزّت ہے۔ اور مادہ نوجوان گھوڑیوں کی سواری لذّت بخش ہوتی ہے۔ خچر کی سواری بوڑھا کر دیتی ہے۔ اور گدھے پر سواری ذلّت ہوتی ہے۔

(401)اَلْعَقْلُ يَظْهَرُ بِالْمُعَامَلَةِ، وَ شِيَمُ الرِّجَالِ تُعْرَفُ بِالْوِلَايَةِ.

معاملات میں عقل ظاہر ہوتی ہے۔ اور ذمہ داری سنبھالنے سے لوگوں کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔

(402)قَالَ لَهٗ قَائِلٌ عَلِّمْنِیْ الْحِلْمِ، فَقَالَ: هُوَ الذُّلُّ فَاصْطَبِرْ عَلَيْهِ اِنِ اسْتَطَعْتَ.

کسی نے آپؑ سے کہا کہ مجھے بردباری کی تعلیم دیں۔ فرمایا: ”یہ ایک قسم کی ذلّت ہوتی ہے۔ اگر ہو سکے تو اس پر صبر کا مظاہرہ کرو۔“

(403)قُلْتُمْ: اِنَّ فُلَانًا اَفَادَ مَالًا عَظِيْمًا، فَهَلْ اَفَادَ اَيَّامًا يُنْفِقُهٗ فِيْهَا.

آپ مجھے بتا رہے ہیں کہ فلاں شخص کو بہت سارا مال ملا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا اسے اتنی عمر بھی ملی ہے کہ اس میں اسے خرچ کر سکے گا؟

(404)عِيَادَةُ النَّوْكَى اَشَدُّ عَلَى الْمَرِيْضِ مِنْ وَجَعِهٖ.

احمق لوگوں کا مریض کی بیمار پرسی کرنا مریض کے لیے اس کے دردوں سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

(405)اَلْمَرِيْضُ يُعَادُ، وَ الصَّحِيْحُ يُزَارُ.

مریض سے ملنے جائیں تو عیادت ہوتی ہے۔ اور صحیح وسالم کی ملاقات زیارت کہلاتی ہے۔

(406)اَلشَّیْءُ الَّذِی لَا یَحْسُنُ اَنْ یُقَالَ وَ اِنْ کَانَ حَقًّا، مَدْحُ الْاِنْسَانِ نَفْسَهٗ.

وہ حق بات کہ جو اگرچہ حقیقت بھی ہو جس کا بیان اچھا نہیں ہوتا وہ کسی شخص کا خود اپنے منہ تعریف کرنا ہے۔

(407)اَلشَّیْءُ الَّذِی لَا یُسْتَغْنٰی عَنْهُ بِحَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ التَّوْفِیْقُ.

جس شے کے بغیر کسی کا بھی کسی حال میں گزارا نہیں وہ توفیقِ الٰہی ہے۔

(408)اَوْسَعُ مَا یَکُوْنُ الْکَرِیْمُ مَغْفِرَةً، اِذَا ضَاقَتْ بِالذَّنْبِ الْمَعْذِرَةُ.

کریم انسان کے لیے معاف کر دینے کا میدان اس وقت وسیع ہو جاتا ہے جب خطا کے لیے معذرت کرنا مشکل ہو رہا ہو۔

(409)سِتْرُ مَا عَایَنْتَ اَحْسَنُ مِنْ اِشَاعَةِ مَا ظَنَنْتَ.

آپ نے جو دیکھا ہے اس کا چھپانا اس سے کہیں بہتر ہے جو آپ صرف گمان کی وجہ سے پھیلا رہے ہیں۔

(410)اَلتَّکَبُّرُ عَلَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ هُوَ التَّوَاضُعُ بِعَیْنِهٖ.

متکبّر لوگوں کے ساتھ تکبّر سے پیش آنا عین انکساری و تواضع ہے۔

(411)اِذَا رَفَعْتَ اَحَدًا فَوْقَ قَدْرِهٖ فَتَوَقَّعْ مِنْهُ اَنْ یَحُطَّ مِنْكَ بِقَدْرِ مَا رَفَعْتَ مِنْهُ.

جب کسی کو اس کی اوقات سے بڑھ کر عزّت و تکریم دوگے۔ انتظار کرنا کہ آپ نے اسے جتنا بلندی تک پہنچایا ہے وہ اسی قدر آپ کی قدر سے گرا دے گا۔

(412)اِسَاءَةُ الْمُحْسِنِ اَنْ یَمْنَعَكَ جَدْوَاهُ، وَ اِحْسَانُ الْمُسِیْءِ اَنْ یَکُفَّ عَنْكَ اَذَاهُ.

کسی محسن کا اپنی عنایات روک لینا بُرائی ہوتا ہے اور کسی بدمزاج کا آپ کو اذیت نہ دینا احسان ہوتا ہے۔

(413)اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَعۡدِیۡكَ عَلٰی قُرَیۡشٍ، فَاِنَّھُمۡ اَضۡمَرُوۡا لِرَسُوۡلِكَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ ضُرُوۡبًا مِنَ الشَّرِّ وَ الۡغَدۡرِ، فَعَجَزُوۡا عَنۡھَا، وَ حُلۡتَ بَیۡنَھُمۡ وَ بَیۡنَھَا، فَكَانَتِ الۡوَجۡبَةُ بِیَّ، وَ الدَّآئِرَةُ عَلَیَّ. اَللّٰھُمَّ اِحۡفَظۡ حَسَنًا وَ حُسَیۡنًا، وَ لَا تُمَكِّنۡ فَجَرَةَ قُرَیۡشٍ مِنۡھُمَا مَا دُمۡتُ حَیًّا، فَاِذَا تَوَفَّیۡتَنِیۡ وَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبُ عَلَیۡھِمۡ، وَ اَنۡتَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ.

(آپؑ کی ایک دعا): "اے اللہ تعالیٰ! میں تیرے سے ان قریش پر مدد طلب کرتا ہوں کہ ان کے دلوں میں تیرے رسولؐ کو تکلیف دینے کے کئی منصوبے چھپے ہیں۔ اور کئی دھوکہ کی سوچیں رکھتے ہیں۔ اور جب ان کو انجام دینے سے عاجز ہوتے ہیں اور تو ان کے ان منصوبوں کے درمیان اپنی قدرت حائل فرما دیتا ہے۔ تو ان سب سازشوں اور سوچوں کا رُخ میری طرف ہو جاتا ہے اور وہ سب کچھ میرے ارد گرد گھومتا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! میرے حسنؑ و حسینؑ کی حفاظت فرما۔ اور قریش کے فاسق و فاجر لوگوں سے جب تک میں زندہ ہوں میرے بچوں کو بچانا۔ اور جب تو نے مجھے اُٹھا لیا تو پھر تو ان کا خود ہی نگران و محافظ ہے اور تیری ذات ہر شے پر شاہد و مطلع ہے۔"

(414)قَالَ لَهٗ قَائِلٌ: یَا اَمِیۡرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ، اَ رَاَیۡتَ لَوۡ كَانَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَی اللهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ تَرَكَ وَلَدًا ذَكَرًا قَدۡ بَلَغَ الۡحُلُمَ، وَآنَسَ مِنۡهُ الرُّشۡدَ، اَكَانَتِ الۡعَرَبُ تُسَلِّمُ اِلَیۡهِ اَمۡرَھَا؟ قَالَ: لَا، بَلۡ كَانَتۡ تَقۡتُلُهٗ اِنۡ لَمۡ یَفۡعَلۡ مَا فَعَلۡتُ. اِنَّ الۡعَرَبَ كَرِهَتۡ اَمۡرَ مُحَمَّدٍ صَلَی اللهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ، وَ حَسَدَتۡهُ عَلٰی مَا آتَاهُ اللهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ، وَ اِسۡتَطَالَتۡ اَیَّامَهٗ حَتّٰی قَذَفَتۡ زَوۡجَتَهٗ، وَ نَفَّرَتۡ بِهٖ نَاقَتَهٗ، مَعَ عَظِیۡمِ اِحۡسَانِهٖ اِلَیۡھَا، وَجَسِیۡمِ مِنَنِهٖ عِنۡدَھَا، وَاِجۡمَعَتۡ. مُذۡ كَانَ حَیًّا. عَلٰی صَرۡفِ الۡاَمۡرِ عَنۡ اَھۡلِ بَیۡتِهٖ بَعۡدَ

مَوْتِهِ، وَ لَولَا اَنَّ قُرَيْشًا جَعَلَتِ اسْمَهُ ذَرِيْعَةً إِلَى الرِّيَاسَةِ، وَ سُلَّمًا إِلَى الْعِزِّ وَ الْإِمْرَةِ، لَمَا عَبَدَتِ اللهَ بَعْدَ مَوْتِهِ يَوْمًا وَاحِدًا، وَ لَارْتَدَّتْ فِيْ حَافِرَتِهَا، وَعَادَ قَارِحُهَا جَذَعًا، وَ بَازِلُهَا بِكْرًا، ثُمَّ فَتَحَ اللهُ عَلَيْهَا الْفُتُوْحَ، فَأَثْرَتْ بَعْدَ الْفَاقَةِ، وَ تَمَوَّلَتْ بَعْدَ الْجَهْدِ وَالْمَخْمَصَةِ، فَحَسُنَ فِيْ عُيُوْنِهَا مِنَ الْإِسْلَامِ مَا كَانَ سَمِجًا، وَ ثَبَتَ فِيْ قُلُوبِ كَثِيْرٍ مِنْهَا مِنَ الدِّيْنِ مَا كَانَ مُضْطَرِبًا، وَقَالَتْ: لَوْلَا اَنَّهُ حَقٌّ لَمَا كَانَ كَذَا. ثُمَّ نَسَبَتْ تِلْكَ الْفُتُوْحَ إِلَى آرَاءِ وُلَاتِهَا، وَ حُسْنِ تَدْبِيْرِ الْأُمَرَاءِ الْقَائِمِيْنَ بِهَا، فَتَأَكَّدَ عِنْدَ النَّاسِ نَبَاهَةُ قَوْمٍ وَخُمُوْلُ آخَرِيْنَ؛ فَكُنَّا نَحْنُ مِمَّنْ خَمَلَ ذِكْرُهُ، وَخَبَتْ نَارُهُ، وَانْقَطَعَ صَوْتُهُ وَصِيْتُهُ، حَتّٰى اَكَلَ الدَّهْرُ عَلَيْنَا وَشَرِبَ، وَمَضَتِ السِّنُوْنَ وَالْأَحْقَابُ بِمَا فِيْهَا، وَمَاتَ كَثِيْرٌ مِمَّنْ يُعْرَفُ، وَ نَشَأَ كَثِيْرٌ مِمَّنْ لَا يُعْرَفُ. وَمَا عَسَى اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَدُ لَوْ كَانَ؟ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لَمْ يُقَرِّبْنِيْ مَا تَعْلَمُوْنَهُ مِنَ الْقُرْبِ لِلنَّسَبِ وَاللُّحْمَةِ؛ بَلْ لِلْجِهَادِ وَالنَّصِيْحَةِ؛ اَفَتَرَاهُ لَوْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ هَلْ كَانَ يَفْعَلُ مَا فَعَلْتُ؟ وَ كَذَاكَ لَمْ يَكُنْ يُقَرَّبُ مَا قُرِّبْتُ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ سَبَبًا لِلْحُظْوَةِ وَالْمَنْزِلَةِ، بَلْ لِلْحِرْمَانِ وَالْجَفْوَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ لَمْ اُرِدِ الْإِمْرَةَ، وَلَا عُلُوَّ الْمُلْكِ وَالرِّيَاسَةِ؛ وَإِنَّمَا اَرَدْتُ الْقِيَامَ بِحُدُوْدِكَ، وَالْأَدَاءَ لِشَرْعِكَ، وَوَضْعَ الْأُمُوْرِ فِيْ مَوَاضِعِهَا، وَتَوْفِيْرَ الْحُقُوْقِ عَلٰى اَهْلِهَا، وَالْمُضِيَّ عَلٰى مِنْهَاجِ نَبِيِّكَ، وَ اِرْشَادَ الضَّالِّ إِلٰى اَنْوَارِ هِدَايَتِكَ.

آپؑ سے کسی شخص نے پوچھا: ”اے امیر المؤمنینؑ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر حضرت رسول اکرمؐ کا کوئی بیٹا ایسا ہوتا جو زندہ رہتا اور نوجوان ہوتا اور رسول اکرمؐ دیکھتے کہ وہ رشید ہے۔ تو یہ عرب لوگ آنحضورؐ کے بعد یہ سلسلۂ ریاستِ اسلامی کی حکمرانی اس فرزند کے سپرد کرتے؟“ تو آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ ہر گز نہیں۔ بلکہ اگر وہ میرے والا رویہ اور طریقہ کار اختیار نہ کرتا تو اسے قتل کر دیتے۔ یہ

عرب لوگوں نے در حقیقت حضرت محمدؐ کے طریقہ کار کو دل سے قبول نہیں کیا بلکہ وہ آپؐ کے اس طرز کو ناپسند کرتے تھے۔ اور آپؐ کو جو مقام خداوند متعال نے عطا فرمایا تھا اور آپؐ کو حاکم قرار دیا تھا اس میں انہیں آپؐ سے حسد تھا۔ انہیں آپؐ کی زندگی اور آپؐ کے دورانِ حکومت کا لمبا عرصہ ناقابلِ برداشت تھا۔ ان لوگوں نے آپؐ کی زوجہ پر تہمت لگائی۔ اور آپؐ کی سواری کی ناقہ کو ڈرایا۔ اور آپؐ کے عظیم احسانات پر نظر نہ کی۔ اور آپؐ کی قابلِ قدر بھلائیاں ان کی نظروں سے اُوجھل ہو گئیں۔ اور آپؐ کی زندگی ہی میں آپؐ کی اہلِ بیتؑ سے نظریں پھیرنے لگے۔ اور اس کارِ رسالت کی سرپرستی ان سے چھین لینے کی منصوبہ بندی کرنے لگے تاکہ آپؐ کی وفات کے بعد اس پر عمل درآمد کریں۔ اگر عرب کو یہ احساس نہ ہوتا کہ حضرت محمدؐ کا نامِ مبارک اس ریاست اور عزّت و امارت کے لیے ذریعہ و سیڑھی ہے تو آپؐ کی وفات کے بعد ایک دن بھی خداپرستی کا سلسلہ برداشت نہ کرتے۔ اور اسی دن سب موازین و قوانینِ اسلامی و دینی سے کنارہ کش ہو جاتے۔ اور اپنے سابقہ اصلی مرکز کی طرف لوٹ جاتے۔ اور ان کی درمیانہ عمروں والے بھی بچے ہو جاتے۔ اور بوڑھے نئے نویلے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اسلامی فتوح نصیب فرماتے تو لوگ فاقوں کے بعد ثروت مند ہو جاتے۔ اور سختی کے بعد مال دار ہو جاتے۔ اور احتیاج کے بعد خوش حال ہو جاتے۔ اور پھر دوبارہ وہی اسلام کہ جس سے وہ نفرت کر چکے تھے ان کی نظروں میں جگمگاتا اور اچھا نظر آتا۔ اور جو دین ان میں سے اکثریت کے دلوں میں مضطرب ہو چکا تھا، قرار پذیر ہو جاتا۔ اور وہی عرب جو اسے چھوڑ چکے ہوتے کہتے ہوئے نظر آتے کہ اگر یہ اسلام حق نہ ہوتا تو اب دوبارہ غالب نہ آتا۔ اور پھر وہ عنایاتِ خداوندی کی فتوح اپنے والیوں اور حکمرانوں کی اچھی تدبیروں اور اعلیٰ سوچوں اور کارناموں سے جوڑنے لگتے۔ اور اسی بات پر ڈٹ جاتے اور عمومی سطح کے لوگوں اور ظاہر کو دیکھنے والوں کی نظروں میں بعض اقوام کی عقل مندی اور ہوشیاری بیٹھ جاتی اور وہ دوسرے بعض کو ناکام سمجھنے لگتے۔ اور ان حالات میں ہم آل محمدؐ کے ذکر کو چھپایا گیا۔ اور ہماری روشنی کو بجھانے کی کوششیں کی گئیں۔ اور ہماری آواز کو دبایا

گیا۔ یہاں تک کہ زمانے والے ہمیں کھا جانے کی حد تک چلے گئے۔اور پھر اوپر سے خوب ۔۔۔۔۔ سیراب ہونے لگے اور پھر ان حالات میں کئی سال اور کئی زمانے گزر گئے۔ اور یہ حالات اسی طرح چلتے رہے اور بہت سارے ایسے افراد جو معرفت کا عنوان تھے موت کی آغوش میں چلے گئے اور بہت سارے ایسے کہ جنہیں کوئی نہیں جانتا تھا پروان چڑھ گئے اور زمانے کا حصّہ بن گئے۔ اور اگر ایسا ہوتا بھی کہ حضرت رسول اکرمؐ کا کوئی بیٹا ہوتا تو بھی میرا یہی مقام ہوتا۔ کیوں کہ تمہیں بخوبی معلوم ہے کہ رسول اکرمؐ مجھے جو قرب کی منزل دیتے تھے یہ نسب اور رشتہ داری کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ وہ میرے مجاہد راہِ خدا ہونے اور خداداد صلاحیت اور مقام و مرتبہ کی وجہ سے اپنے قریب لاتے تھے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپؐ کا کوئی بیٹا ہوتا بھی تو کیا وہ یہ کارنامے انجام دے سکتا تھا جو میں نے انجام دیئے ہیں؟ اور اسی طرح یاد رکھو!کہ اسے پھر بھی قرب کی یہ منزل نصیب نہ ہوتی جو مجھے نصیب ہے۔ اور یہ بھی ہر گز نہیں کہ قریش و عرب کو یہ منزلت و مقام نصیب ہو جاتا۔ بلکہ وہ ایسے ہی محروم رہتے۔ اور جفاکاریاں کرتے۔ اے اللہ تعالیٰ! تجھے علم ہے کہ میں نے امارت اور مملکت کی سربراہی اور ریاست اپنی ذات کے لیے طلب نہیں کی۔ میرا مقصد تو تیرے دین کی حدود کا قیام اور تیری شریعت کا نفاذ تھا۔ اور میری خواہش تھی کہ دین کا ہر حکم اپنا مقام حاصل کرے۔ اور ہر صاحبِ حق کو اس کا پورا پورا حق حاصل ہو۔ اور لوگ تیرے رسولؐ کے راستہ پر چلیں۔ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو تیری ہدایت کے انوار نصیب ہوں۔

(415)اَلْبِرُّ مَا سَكَنَتْ اِلَيْهِ نَفْسُكَ وَ اِطْمَاَنَّ اِلَيْهِ قَلْبُكَ، وَ الْاِثْمُ مَا جَالَ فِيْ نَفْسِكَ وَ تَرَدَّدَ فِيْ صَدْرِكَ.

جس عمل کے انجام دینے پر تیرے دل کو سکون ملے اور آپ کا قلب اطمینان محسوس کرے تو سمجھو کہ آپ نے نیکی انجام دی ہے۔ اور جو کام آپ کے دل میں ہلچل مچائے اور کھٹکا پیدا کرے وہ بُرائی ہو گی۔

(416)اَلزَّكَاةُ نَقْصٌ فِي الصُّوْرَةِ، وَ زِيَادَةٌ فِي الْمَعْنَى.

مال زکوۃ کی ادائیگی بظاہر تو مال میں کمی کا سبب ہوتی ہے۔ لیکن آپ کی ثروت مندی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(417)لَيْسَ الصَّوْمُ الْاِمْسَاكُ عَنِ الْمَأْكَلِ وَ الْمَشْرَبِ؛ اَلصَّوْمُ الْاِمْسَاكُ عَنْ كُلِّ مَا يَكْرَهُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ.

روزہ صرف کھانے پینے کی اشیاء سے رُکنا نہیں ہے بلکہ روزہ ہر اس عمل سے رُکنا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کو ناپسند ہو۔

(418)اِذَا كَانَ الرَّاعِي ذِئْبًا، فَالشَّاةُ مَنْ يَحْفِظُهَا.

اگر چرواہا بھیڑیا ہو تو بکریوں کی کون حفاظت کرے گا۔

(419)كُلُّ شَيْءٍ يُعْصِيكَ اِذَا اَغْضَبْتَهُ اِلَّا الدُّنْيَا، فَاِنَّهَا تُطِيْعُكَ اِذَا اَغْضَبْتَهَا.

دنیا کی ہر شے کو جب ناراض کروگے تو آپ کے خلاف ہو گی اور آپ کی نافرمانی کرے گی۔ مگر خود دنیا کہ اس سے جس قدر دوری کروگے اور اسے ناراض کروگے تمہارے نزدیک ہو گی۔

(420)رُبَّ مَغْبُوْطٍ بِنِعْمَةٍ هِيَ دَاؤُهُ، وَ مَرْحُوْمٍ مِنْ سُقْمٍ هُوَ شِفَاؤُهُ.

بہت سارے لوگوں کی نعمت کی وجہ سے ان سے محبت کی جاتی ہے یہی ان کی دوا ہوتا ہے۔ اور بہت سارے مریضوں پر ان کی بیماری کی وجہ سے رحم کیا جاتا ہے یہی ان کی شفاء ہوتی ہے۔

(421)اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُسَلِّطَ عَلٰى عَبْدٍ عَدُوًّا لَا يَرْحَمُهُ سَلَّطَ عَلَيْهِ حَاسِدًا.

جب اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص پر ایسا دشمن مسلط کرنا چاہے کہ جو اس پر رحم نہ کرے تو اس پر حاسد کو مسلط کر دیتا ہے۔

(422)شُرْبُ الدَّوَاءِ لِلْجَسَدِ كَالصَّابُوْنِ لِلثَّوْبِ، يُنَقِّيْهِ وَ لٰكِنْ يُخْلِقُهٗ.

دوائی بدن کے لیے ایسے ہوتی ہے جیسے صابن کپڑے کے لیے کہ دوائی بیماری سے صاف کر دیتی ہے لیکن بدن کو پُرانا کر دیتی ہے۔

(423)اَلْحَسَدُ خُلُقٌ دَنِيْءٌ وَ مِنْ دَنَاءَتِهٖ اَنَّهٗ مُوَكَّلٌ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ.

حسد بہت پست اور گھٹیا عادت ہوتی ہے۔ اور اس کی مزید پستی یہ ہے کہ قریبی سے قریبی تر سے لاحق ہوتی ہے۔

(424)لَوْ كَانَ اَحَدٌ مُكْتَفِيًا مِنَ الْعِلْمِ لَاكْتَفٰى نَبِيُّ اللّٰهِ مُوْسٰى؛ وَ قَدْ سَمِعْتُمْ قَوْلَهٗ: هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا.

اگر کوئی شخص علم کو کافی سمجھتا تو وہ حضرت موسیٰؑ ہوتے۔ جب کہ قرآن کریم میں ہے کہ وہ یوں کہہ رہے تھے: " هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا "[15] کیا میں آپ کے ساتھ ساتھ چلوں تاکہ آپ مجھے اس کی تعلیم دیں جو آپ کو رُشد کا علم عطا ہوا ہے؟

(425)اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِمَّا اَمْلِكُ، وَ اَسْتَصْلِحُهٗ فِيْمَا لَا اَمْلِكُ.

---

[15] سورۃ الکہف/٦٦

جو کچھ میرا مِلک ہے میں اس سے استغفار کرتا ہوں۔ اور جس کا مالک نہیں ہوں اس کی اصلاح طلب کرتا ہوں۔

(426)اِذَا قَعَدْتَ وَ اَنْتَ صَغِيْرٌ حَيْثُ تُحِبُّ، قَعَدْتَ وَ اَنْتَ كَبِيْرٌ حَيْثُ تَكْرَهُ.

جب تم چھوٹے تھے تو جہاں پر آپ پسند کرتے تھے بیٹھ جاتے تھے۔ تو اب جب بڑے ہوئے ہو تو ادھر بھی بیٹھ جایا کرو جہاں پر ناپسند ہو۔

(427)اَلْوَلَدُ الْعَاقُّ كَالْاِصْبَعِ الزَّائِدَةِ، اِنْ تُرِكَتْ شَانَتْ، وَ اِنْ قُطِعَتْ آلَمَتْ.

نافرمان و نالائق بیٹا اضافی انگلی کی طرح ہوتا ہے کہ اگر باقی رہے تو بری لگتی ہے۔ اور اگر اسے کاٹ دیا جائے تو درد و تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔

(428)خَرَجَ الْعِزُّ وَ الْغِنٰى يَجُوْلَانِ، فَلَقِيَا الْقَنَاعَةَ فَاسْتَقَرَّا.

عزّت و ثروت ٹہلنے نکلے تو راستہ میں قناعت و کفایت شعاری مل گئی۔ دونوں ادھر ہی ٹھہر گئے۔

(429)اَلصَّدِيْقُ نَسِيْبُ الرُّوْحِ؛ وَ الْاَخُ نَسِيْبُ الْجِسْمِ.

دوست روح کا ساتھی ہوتا ہے۔ اور بھائی جسم کا ساتھی۔

(430)جِزْيَةُ الْمُؤْمِنِ كِرَاءُ مَنْزِلِهٖ، وَ عَذَابُهٗ سُوْءُ خُلْقِ زَوْجَتِهٖ.

مؤمن کے لیے جزیہ شمار ہوتا ہے اگر کرایہ کے مکان میں رہتا ہو۔ اور بیوی بد اخلاق ہونا دنیا میں عذاب کے برابر ہوتا ہے۔

(431)اَلْوَعْدُ وَجْهٌ، وَ الْاِنْجَازُ مَحَاسِنُهٗ.

وعدہ ایک چہرہ کی مانند ہوتا ہے۔ اور پورا کر دیا جانا اس کی خوب صورتیاں ہوتی ہیں۔

(432) اَنۡعَمُ النَّاسِ عَيۡشًا مَنۡ عَاشَ فِيۡ عَيۡشِهٖ غَيۡرُهٗ.

سبھی لوگوں سے زیادہ نعمت بھری زندگی اس شخص کی ہوتی ہے جو دوسروں کی عیش و عشرت کا مالک ہو۔

(433) لَا تُشَاتِمَنَّ اَحَدًا، وَ لَا تَرُدَنَّ سَائِلًا اِمَّا هُوَ كَرِيۡمٌ تَسُدُّ خَلَّتَهٗ، اَوۡ لَئِيۡمٌ تَشۡتَرِيۡ عِرۡضَكَ مِنۡهُ.

کسی کو بھی گالی نہ دینا۔ اور سائل کو خالی نہ لوٹانا۔ کیوں کہ سائل اگر کوئی مجبور شریف آدمی ہو گا تو آپ اس کی مشکل حل کر دیں گے۔ (ضرورت پوری کر دیں گے۔ یہ آپ کے لیے فخر کی بات ہے۔) اور اگر کوئی پیشہ ور کمینہ ہوا تو آپ اس سے اپنی عزّت خرید لیں گے کچھ مال دے کر۔

(434) اَلنَّمَّامُ سَهۡمٌ قَاتِلٌ.

چغل خور قاتل تیر کے برابر ہوتا ہے۔

(435) ثَلَاثَةُ اَشۡيَاءِ لَا دَوَامَ لَهَا: اَلۡمَالُ فِيۡ يَدِ الۡمُبَذِّرِ، وَ سَحَابَةُ الصَّيۡفِ، وَ غَضَبُ الۡعَاشِقِ.

تین چیزیں جلدی ختم ہو جاتی ہیں؛ (۱) مال و دولت فضول خرچوں کے ہاتھوں سے۔ (۲) موسم گرما میں بادل۔ (۳) عاشقوں کے معشوقوں پر غصے۔

(436) اَلزَّاهِدُ فِي الدِّيۡنَارِ وَ الدِّرۡهَمِ اَعَزُّ مِنَ الدِّيۡنَارِ وَ الدِّرۡهَمِ.

اگر کوئی درھم و دینار میں زھد کرے تو اس کی قیمت درھم و دینار سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

(437)رُبَّ حَرْبٍ اُحْيِيَتْ بِلَفْظَةٍ، وَ رُبَّ وُدٍّ غُرِسَ بِلَحْظَةٍ.

بہت ساری جنگیں ایک بات سے چھڑ جاتی ہیں۔ اور بہت ساری محبتیں ایک لحظہ میں کاشت ہو جاتی ہیں۔

(438)إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ فَقَدْ رَكِبَ الْبَحْرَ، فَإِنْ وُلِدَ لَهُ فَقَدْ كُسِرَ بِهِ.

جس شخص نے شادی کر لی وہ سمندر کی لہروں پر سوار ہو گیا۔ اور اگر اس کے ہاں اولاد ہو گئی تو وہ ٹوٹ کر رہ گیا۔

(439)صَلَاحُ كُلِّ ذِيْ نِعْمَةٍ فِيْ خِلَافِ مَا فَسَدَ عَلَيْهِ.

ہر صاحبِ نعمت کی بہتری اس کی نعمت کی خرابی کے برعکس پہلو میں ہوتی ہے۔[16]

(440)اَنْعَمُ النَّاسِ عِيْشَةً مَنْ تَحَلَّى بِالْعَفَافِ وَ رَضِيَ بِالْكَفَافِ، وَ تَجَاوَزَ مَا يَخَافُ إِلٰى مَا لَا يُخَافُ.

ظاہری زندگی کے لحاظ سے نعمت بھری زندگی اس شخص کی ہوتی ہے جو پاک دامنی اور پاک بازی کو اپنا زیور بنائے۔ اور کفایت شعاری پر رضا مند ہو جائے اور خوف کے مراحل میں ادھر جائے جہاں معصیت کا خوف نہ ہو۔

(441)اَلتَّوَاضُعُ نِعْمَةٌ لَا يَفْطُنُ لَهَا الْحَاسِدُ.

---

[16] اگر کسی کی نعمت میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو بہتری تو اس کے برخلاف ہوتی ہے کہ خراب نہ ہو تو اس کے مالک کے لیے بھلائی تھی۔ مترجم

تواضع ایسی نعمت ہے کہ جس پر حسد کرنے والوں کی نظر نہیں پڑتی۔

(442)يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَمْنَعَ مَعْرُوْفَهُ الْجَاهِلَ، وَ اللَّئِيْمَ، وَ السَّفِيْهَ، اَمَّا الْجَاهِلُ، فَلَا يَعْرِفُ الْمَعْرُوْفَ وَ لَا يَشْكُرُ عَلَيْهِ وَ اَمَّا اللَّئِيْمُ، فَاَرْضٌ سَبِخَةٌ لَا تُنْبِتُ، وَ اَمَّا السَّفِيْهُ فَيَقُوْلُ: اِنَّمَا اَعْطَانِيْ فَرَقًا مِنْ لِسَانِيْ.

عقل مند کو احسان کرتے وقت خیال رہے کہ وہ جاہل اور پست و کمینے اور بے وقوف پر اپنا احسان ضائع نہ کرے۔ جاہل کو احسان کی معرفت نہیں ہوتی اور وہ اسے احسان سمجھتا ہی نہیں۔ اور جب سمجھتا ہی نہیں تو شکر گزاری بھی نہیں کرتا۔ پست اور کمینے شخص کی مثال بے کار و شور زمین کی ہوتی ہے کہ اس پر کچھ اُگتا ہی نہیں ہے۔ اور بے وقوف یہ سمجھتا رہتا ہے کہ یہ مجھے میری زبان اور تنقید کے خوف سے دیا گیا ہے۔

(443)خَيْرُ الْعَيْشِ مَا لَا يُطْغِيْكَ وَلَا يُلْهِيْكَ.

بہترین زندگی وہ ہوتی ہے کہ جس کی رَوِش آپ کو سرکش بھی نہ بنائے اور لہو و لعب میں ڈال کر غافل نہ کرے۔

(444)مَا ضَرَبَ اللهُ الْعِبَادَ بَسَوْطٍ اَوْجَعَ مِنَ الْفَقْرِ.

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لیے فقر سے بڑھ کر کوئی دردناک کوڑا نہیں ہے۔

(445)إِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَزِيْلَ عَنْ عَبْدٍ نِعْمَةً كَانَ اَوَّلَ مَا يُغَيِّرُ مِنْهُ عَقْلُهُ.

جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے کی نعمت کو زوال دینا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اس سے عقل مندی چھین لیتا ہے۔

(446)خَيْرُ الدُّنْيا وَ الْاٰخِرَةِ فِی خَصْلَتَیْنِ الْغِنیٰ وَ التُّقیٰ وَ شَرُّ الدُّنْیا وَالْاٰخِرَةِ فِیْ خَصْلَتَیْنِ الْفَقْرِ وَ الْفُجُوْرِ.

دنیا و آخرت کی بھلائی دو چیزوں میں ہے؛ (۱) لوگوں سے غنی رہنا، ان کا محتاج نہ بننا۔ (۲) تقویٰ و پرہیزگاری اپنانا اور دنیا و آخرت کی بربادی بھی دو خصلتوں میں ہے؛ (۱) فقر (۲) فسق و فجور۔

(447)ثَمَانِیَةٌ اِذَا اُهِیْنُوْا فَلَا یَلُوْمُوْا اِلَّا اَنْفُسَهُمْ: اَلْاٰتِیْ طَعَامًا لَمْ یُدْعَ اِلَیْهِ، وَ الْمُتَاَمِّرُ عَلٰی رَبِّ الْبَیْتِ فِیْ بَیْتِهٖ، وَ طَالِبُ الْمَعْرُوْفِ مِنْ غَیْرِ اَهْلِهٖ، وَ الدَّاخِلُ بَیْنَ اِثْنَیْنِ لَمْ یُدْخِلَاهُ، وَ الْمُسْتَخِفُّ بِالسُّلْطَانِ، وَ الْجَالِسُ مَجْلِسًا لَیْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ، وَ الْمُقْبِلُ بِحَدِیْثِهٖ عَلٰی مَنْ لَا یَسْمَعُهٗ وَ مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ.

آٹھ قسم کے لوگوں کو اگر توہین کا سامنا ہو تو وہ کسی دوسرے کی نہیں بلکہ اپنی ملامت کریں یعنی ان کا اپنا قصور ہوگا؛ (۱) ایسے کھانے کے دستر خواں پر وارد ہونا جس پر اسے بلایا نہ گیا ہو۔ (۲) کسی شخص کے گھر جاکر اس پر اس کے گھر کے امور میں مداخلت کرکے اس کو حکم دینا۔ (۳) نااہل لوگوں سے احسان طلبی کرنا۔ (۴) دو آپس میں باتیں کرنے والوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مداخلت کرنا۔ (۵) بادشاہ اور ریاست کو حقیر سمجھنا۔ (۶) ایسی جگہ جاکر بیٹھنا جس کا حق دار نہ ہو۔ (۷) ایسے شخص سے بات کرنا جو اس کی بات سننا نہ چاہتا ہو۔ (۸) تجربہ شدہ مقام، شخص، معاملہ کا پھر سے تجربہ شروع کردینا۔

(448)اَنْفَسُ الْاَعْلَاقِ عَقْلٌ قُرِنَ اِلَیْهِ حَظٌّ.

بہترین تعلقات کا منظر ہوگا اگر کسی کو اچھے حالات نصیب ہوں اور عقل کا ساتھ ہو۔

(449)اَللَّطَافَةُ فِی الْحَاجَةِ اَجْدَی مِنَ الْوَسِیْلَةِ.

ضرورت و حاجت مندی کے وقت نرم خوئی بہترین وسیلہ ہوتا ہے۔

(450)اِحْتِمَالُ نَخْوَةِ الشَّرَفِ اَشَدُّ مِنِ احْتِمَالِ بَطَرِ الْغِنَی، وَ ذِلَّةُ الْفَقْرِ مَانِعَةٌ مِنَ الصَّبْرِ، کَمَا اَنَّ عِزَّ الْغِنَی مَانِعٌ مِنْ کَرَمِ الْاِنْصَافِ، اِلَّا لِمَنْ کَانَ فِیْ غَرِیْزَتِهٖ فَضْلُ قُوَّةٍ، وَ اَعْرَاقٌ تُنَازِعُهٗ اِلَی بُعْدِ الْهِمَّةِ.

کسی عہدیدار سے تکبّر کا اندیشہ کسی ثروت مند کی ٹال مٹول سے کم تر ہوتا ہے۔ اور فقر کی ذلّت صبر کرنے سے مانع ہوتی ہے جیسا کہ تونگری والی عزّت کا احساس انصاف کرنے کی شرافت سے مانع ہوتا ہے۔ مگر ایسے شرفاء سے کہ جن کی اصل میں فضل و کرم کا مادہ ہو اور جس کی رگوں میں شرافت مندی کی ایسی طاقت ہو کہ اسے بلند ہمتی کی طرف کھینچتی ہو۔

(451)اَبْعَدُ النَّاسِ سَفَرًا مَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ صَدِیْقٍ یَرْضَاهُ.

اپنی مرضی اور پسند کے دوستوں کو تلاش کرنے والوں کے سفر سب سے لمبے ہوتے ہیں۔

(452)اِسْتِشَارَةُ الْاَعْدَاءِ مِنْ بَابِ الْخِذْلَانِ.

دشمنوں سے مشورہ طلبی (جن دلوں میں آپ سے بغض ہو) رسوائی کا دروازہ کھولنا ہے۔

(453)اَلْجَاهِلُ یُعْرَفُ بِسِتِّ خِصَالٍ: اَلْغَضَبِ مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ، وَ الْکَلَامِ فِیْ غَیْرِ نَفْعٍ، وَ الْعَطِیَّةِ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِهَا، وَ اَلَّا یَعْرِفَ صَدِیْقَهٗ مِنْ عَدُوِّهٖ، وَ اِفْشَاءِ السِّرِّ، وَ الثِّقَةِ بِکُلِّ اَحَدٍ.

جاہل کی چھ نشانیاں ہوتی ہیں؛ (۱) کسی وجہ کے بغیر غضب ناک ہونا۔ (۲) بے فائدہ باتیں کرنا۔ (۳) نااہل لوگوں پر عطیات نچھاور کرنا۔ (۴) دوست و دشمن کی پرکھ نہ ہونا۔ (۵) رازوں کو کھول دینا۔ (۶) ہر شخص پر اعتماد و بھروسہ کرنا۔

(454) سُوْءُ الْعَادَةِ كَمِيْنٌ لَا يُؤْمَنُ.

بُری عادت یوں چھپی رہتی ہے کہ جس سے کبھی بھی بے خوفی نہیں ہو سکتی۔

(455) اَلْعَادَةُ طَبِيْعَةٌ ثَانِيَةٌ غَالِبَةٌ.

عادت آدمی کے لیے دوسری طبیعت کا مقام رکھتی ہے جو غالب آ جاتی ہے۔

(456) اَلتَّجَنِّيْ وَافِدُ الْقَطِيْعَةِ.

کسی سے زیادتی کرنا اس کی آپ سے دوری کا سبب ہو گی۔

(457) صَدِيْقُكَ مَنْ نَهَاكَ وَ عَدُوُّكَ مَنْ اَغْرَاكَ.

جو آپ کو نقصانات اور بُرے مقامات سے روکے وہی آپ کا دوست ہو گا۔ اور جو آپ کو ادھر جانے پر آمادہ کرے اور بھڑکائے وہ دشمن ہو گا۔

(458) يَا عَجَبًا مِنْ غَفْلَةِ الْحُسَّادِ عَنْ سَلَامَةِ الْاَجْسَادِ.

عجب ہے کہ حسد کرنے والے لوگ جسم و بدن کی سلامتی سے حسد سے غافل ہوتے ہیں۔

(459) مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ، اَنْ يَطُوْلَ عُمُرُهٗ وَ يَرٰى فِيْ اَعْدَائِهٖ مَا يَسُرُّهٗ.

یہ آدمی کی سعادت مندی ہوتی ہے کہ اسے لمبی عمر عطا ہو اور وہ اپنے دشمنوں کی رسوائی دیکھے اور بعد میں موت آئے۔

(460) اَلضَّغَائِنُ تُوْرَثُ کَمَا تُوْرَثُ الْاَمْوَالُ.

کینہ بھی اسی طرح وراثت میں چلتا ہے جیسے اموال کی وراثت منتقل ہوتی ہے۔

(461) رُبَّ عَزِیْزٍ اَذَلَّهٗ خُرُقُهٗ، وَ ذَلِیْلٍ اَعَزَّهٗ خُلُقُهٗ.

بہت سارے عزّت داروں کو ان کی بُری عادات نے ذلیل بنا دیا۔ اور ذلّت سے دوچار حسنِ اخلاق اور جمیل صفات والوں کو عزّت نصیب ہوئی۔

(462) لَا یَصْلُحُ اللَّئِیْمُ لِاَحَدٍ، وَ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا مِنْ فَرَقٍ اَوْ حَاجَةٍ، فَاِذَا اسْتَغْنٰی اَوْ ذَهَبَ خَوْفُهٗ عَادَ اِلَیْهِ جَوْهَرُهٗ.

کمینے لوگ کبھی بھی کسی سے درست رفتار نہیں ہوتے مگر یا کسی خوف کی وجہ سے یا پھر کسی حاجت و ضرورت کی وجہ سے۔ اور جو مطلب پورا ہو جائے یا خوف ختم ہو جائے وہ اپنی اصل کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔

(463) ثَلَاثَةٌ فِی الْمَجْلِسِ وَ لَیْسُوْا فِیْهِ: اَلْحَاقِنُ وَ الضَّیِّقُ الْخُفِّ، وَ السَّیِّئُ الظَّنِّ بِاَهْلِهٖ.

تین اشخاص آپ کے پاس بیٹھ کر بھی آپ کے ہم نشین نہیں ہوں گے؛ (۱) کینہ پرور (۲) تنگ نظر (۳) بدگمان، خصوصاً اگر کوئی اپنے خاندان کے افراد کے بارے بدگمان ہو۔

(464) وَ سُئِلَ مَا اَبْقَی الْاَشْیَاءِ فِیْ نُفُوْسِ النَّاسِ؟ فَقَالَ: اَمَّا فِیْ اَنْفُسِ الْعُلَمَاءِ فَالنَّدَامَةُ عَلَی الذُّنُوْبِ، وَ اَمَّا فِیْ نُفُوْسِ السُّفَهَاءِ فَالْحِقْدُ.

آپؑ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں باقی رہتی ہے؟ تو فرمایا: "علماء کے دلوں میں گناہوں کا احساسِ ندامت اور بے وقوفوں کے دلوں میں کینہ پروری اور بغض و عداوت۔"

(465)إِذَا انْقَضٰى مُلْكُ قَوْمٍ خُيِّبُوْا فِيْ آرَائِهِمْ.

جب کسی قوم کا ملک (اقتدار) ختم ہوتا ہے تو ان کی سوچ کمزور ہو جاتی ہے۔

(466)اَلضَّعِيْفُ الْمُحْتَرِسُ مِنَ الْعَدُوِّ الْقَوِيِّ اَقْرَبُ اِلَى السَّلَامَةِ مِنَ الْقَوِيِّ الْمُغْتَرِّ بِالْعَدُوِّ الضَّعِيْفِ.

اپنے سے قوی دشمن سے حفاظتی تدابیر کی پابندی کرنے والا کمزور شخص دشمن سے زیادہ محفوظ رہتا ہے۔ بہ نسبت کمزور دشمن کے بارے اس طاقتور بے پرواہ مغرور شخص کے جو اپنے کمزور دشمن کو حقیر سمجھتا ہے۔

(467) اَلْحُزْنُ سُوْءُ اِسْتِكَانَةٍ، وَ الْغَضَبُ لُؤْمُ قُدْرَةٍ.

محتاجی کا اثر غم کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب کہ طاقتوری کی پستی غصّہ بن کر ظاہر ہوتی ہے۔

(468) كُلُّ مَا يُؤْكَلُ يُنْتِنُ، وَ كُلُّ مَا يُوْهَبُ يَأْرَجُ.

جو کھایا جائے وہ شکم میں جا کر بدبو دار ہو جاتا ہے۔ اور جو کسی کو عطا کیا جائے تو وہ خوشبو دار ہو جاتا ہے (نورانی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے)۔

(469)اَلطَّرَشُ فِي الْكِرَامِ، وَ الْهَوَجُ فِي الطِّوَالِ، وَ الْكَيْسُ فِي الْقِصَارِ، وَ النُّبْلُ فِي الرَّبْعَةِ، وَ حُسْنُ الْخُلُقِ فِي الْحُوْلِ، وَ الْكِبْرُ فِي الْعُوْرِ وَ الْبُهْتُ فِي الْعُمْيَانِ وَ الذَّكَاءُ فِي الْخُرْسِ.

شرفاء میں گونگا پن، دراز قد میں بھولا پن، کوتاہ قد میں تیز بینی، دانش مندی و دانائی، درمیانہ قد میں لیاقت، نوخیزوں میں حسن اخلاق، بھینگوں میں تکبّر، نابیناؤں میں حیرانگی اور گونگوں میں ہُوش مندی پائی جاتی ہے۔

(470)اَلۡاَمُ النَّاسِ مَنۡ سَعَی اِنۡسَانٍ ضَعِیۡفٍ اِلٰی سُلۡطَانٍ جَائِرٍ.

سب لوگوں سے پست اور کمینہ ہے وہ شخص جو کسی کمزور انسان کے بارے ظالم حکمران کے پاس چغل خوری کرے۔

(471)اَعۡسَرُ الۡحِیَلِ تَصۡوِیۡرُ الۡبَاطِلِ فِیۡ صُوۡرَةِ الۡحَقِّ عِنۡدَ الۡعَاقِلِ الۡمُمَیِّزِ.

سمجھ دار عقل مند کے لیے حق کے سانچے میں ڈھلی باطل کی تصویر کو واضح کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔

(472)اَلۡغَدۡرُ ذُلٌّ حَاضِرٌ، وَ الۡغِیۡبَةُ لُؤۡمٌ بَاطِنٌ.

دھوکہ سے موقعہ پر ذلّت ہوتی ہے۔اور غائب ہو جانے سے باطنی کمینگی ہوتی ہے۔

(473)اَلۡقَلۡبُ الۡفَارِغُ یَبۡحَثُ عَنِ السُّوۡءِ، وَ الۡیَدُ الۡفَارِغَةُ تُنَازِعُ اِلَی الۡاِثۡمِ.

دل یادِ خدا سے خالی ہوں تو بُرائیاں تلاش کرتے ہیں اور بے کار ہاتھ جرم و معصیت کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔

(474)لَا کَثِیۡرَ مَعَ اِسۡرَافٍ، وَ لَا قَلِیۡلَ مَعَ اِحۡتِرَافٍ، وَ لَا ذَنۡبَ مَعَ اِعۡتِرَافٍ.

فضول خرچی سے کثیر مال بھی باقی نہیں رہتے۔اور ہنر مندی سے تھوڑا مال بھی تھوڑا نہیں ہوتا۔اور اعترافِ گناہ سے گناہ ختم ہو جاتا ہے۔

(475)اَلْمُتَعَبِّدُ عَلٰی غَیْرِ فِقْهٍ كَحِمَارِ الرَّحٰی یَدُوْرُ وَ لَا یَبْرَحُ.

فقہ کی تعلیم کے بغیر عبادت کرنے والا شخص چکی چلانے والے اس گدھے کی مانند ہے جو گھومتا رہتا ہے لیکن راستہ نہیں پاتا۔

(476)اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ طَالَ نَصَبُهٗ، وَ كَانَ لِغَیْرِهٖ مَكْسَبُهٗ.

دوسروں کے منافع کے لیے کمانے والے شخص کو تھکن بھی ہوتی ہے اور محروم بھی رہتا ہے۔

(477)فِی الْاِعْتِبَارِ غِنًی عَنِ الْاِخْتِبَارِ.

عبرت خیز نگاہ والوں کی آزمائش کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(478)غَیْظُ الْبَخِیْلِ عَلَی الْجَوَادِ اَعْجَبُ مِنْ بُخْلِهٖ.

کسی بخیل کے بخل سے زیادہ اس کے سخی پر غیظ وغضب کا تعجب ہے۔

(479)اَذَلُّ النَّاسِ مُعْتَذِرٌ اِلَی اللَّئِیْمِ.

کسی پست شخص کے سامنے معذرت کرنے والے سے بڑھ کر کوئی ذلیل نہیں ہوتا۔

(480)اَشْجَعُ النَّاسِ اَثْبَتُهُمْ عَقْلًا فِیْ بَدَاهَةِ الْخَوْفِ.

اچانک خوف ناک صورت حال پیدا ہو جانے پر عقل باختہ نہ ہونا بہت بڑی شجاعت اور دلیری ہے۔

(481)اَلْمُعْتَذِرُ مُنْتَصِرٌ، وَ الْمُعَاتِبُ مُغَاضِبٌ.

معذرت کرنے والوں کو مدد حاصل ہوتی ہے اور سرزنش کرنے والے غصّہ اُبھارتے ہیں۔

(482)اَلْمُرُوْءَۃُ بِلَا مَالٍ کَالْاَسَدِ الَّذِیْ یُھَابُ وَ لَمْ یَفْتَرِسْ، وَ کَالسَّیْفِ الَّذِیْ یُخَافُ وَ ھُوَ مُغْمَدٌ، وَ الْمَالُ بِلَا مُرُوْءَۃٍ کَالْکَلْبِ الَّذِیْ یُجْتَنَبُ عَقْرًا وَ لَمْ یَعْقِرْ.

نادار صاحبِ مروّت کی مثال اس شیر جیسی ہے کہ جس کی ہیبت تو ہو لیکن وہ حملہ آور ہونے کے قابل نہ ہو۔ یا اس تلوار کی مثال کہ جس کا خوف تو ہو مگر وہ میان میں ڈھکی ہوئی ہو۔ لیکن بے مروّت مال بھی اس کتے کے مانند ہے کہ جس کے کاٹنے کے خوف سے دوری اختیار کی جاتی ہو لیکن وہ کاٹتا بھی نہ ہو۔

(483)عَلَیْکُمْ بِالْاَدَبِ، فَاِنْ کُنْتُمْ مُلُوْکًا بَرَزْتُمْ، وَ اِنْ کُنْتُمْ وَسَطًا فُقْتُمْ، وَ اِنْ اَعْوَزَتْکُمُ الْمَعِیْشَۃُ عِشْتُمْ بِاَدَبِکُمْ.

آدابِ انسانیت کی پابندی کیا کرو کیوں کہ اگر تم بادشاہ ہوئے تو نمایاں نظر آ‌ؤ گے۔ اور اگر درمیانہ طبقہ کے ہوئے تو برتری اور بلندی ملے گی۔ اور اگر آپ کی معاشیات میں تنگی ہوئی تو ادب کی وجہ سے زندگی میں احترام نصیب ہوگا۔

(484)اَلْمُلُوْکُ حُکَّامٌ عَلَی النَّاسِ، وَ الْعُلَمَاءُ حُکَّامٌ عَلَی الْمُلُوْکِ.

بادشاہوں کو عوام النّاس پر حکومت حاصل ہوتی ہے اور علماء بادشاہوں کے حاکم ہوتے ہیں۔

(485)لَا یَنْبَغِی لِلْعَاقِلِ اَنْ یَکُوْنَ اِلَّا فِیْ اِحْدَی مَنْزِلَتَیْنِ: اَمَّا فِی الْغَایَۃِ الْقُصْوَی مِنْ مَطَالِبِ الدُّنْیَا، وَ اَمَّا فِی الْغَایَۃِ الْقُصْوَی مِنَ التَّرْکِ لَھَا.

عقل مند کو دو مقاموں اور منزلوں میں سے ایک ضرور حاصل ہونا چاہئے؛ (۱) یا دنیاوی مقام و مرتبہ ہو تو بھی انتہا درجہ کا ہونا چاہئے (۲) یا پھر ترک دنیا میں انتہا درجہ کا ہونا چاہیے۔

(486) مِنۡ اَفۡضَلِ اَعۡمَالِ الۡبِرِّ: اَلۡجُوۡدُ فِي الۡعُسۡرِ، وَ الصِّدۡقُ فِي الۡغَضَبِ، وَ الۡعَفۡوُ عِنۡدَ الۡقُدۡرَةِ.

نیکی اور بھلائی کے افضل اعمال سے ہے کہ تنگدستی میں سخاوت کرے۔ اور غصّہ کی حالت میں بھی سچ بولے اور طاقت و قدرت کے باوجود کسی قصوروار کو معاف کر دے۔

(487) إِنَّ اللّٰهَ اَنۡعَمَ عَلَى الۡعِبَادِ بِقَدۡرِ قُدۡرَتِهٖ، وَ كَلَّفَهُمۡ مِنَ الشُّكۡرِ بِقَدۡرِ قُدۡرَتِهِمۡ.

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی قدرت کے مطابق لوگوں پر انعامات فرمائے ہیں لیکن ان کی طاقت و توان و قدرت کے مطابق ان سے اطاعت گزاری طلب فرمائی ہے۔

(488) اَلۡعَيۡشُ فِيۡ ثَلَاثٍ: صَدِيۡقٌ لَا يَعُدُّ عَلَيۡكَ فِيۡ اَيَّامِ صَدَاقَتِكَ مَا يَرۡضَى بِهٖ اَيَّامُ عَدَاوَتِكَ، وَ زَوۡجَةٌ تَسُرُّكَ اِذَا دَخَلۡتَ عَلَيۡهَا، وَ تَحۡفَظُ غَيۡبَكَ اِذَا غِبۡتَ عَنۡهَا، وَ غُلَامٌ يَأۡتِي عَلٰى مَا فِيۡ نَفۡسِكَ كَاَنَّهٗ قَدۡ عَلِمَ مَا تُرِيۡدُ.

تین چیزیں پر سکون زندگی کا راز ہوتی ہیں؛ (۱) ایسا دوست جو دشمن بن جانے کی صورت میں دوستی کے ایام کے گزرے لمحات گنوا کر داستان گوئی نہ کرے۔ (۲) ایسی بیوی کہ جب اس کے پاس آئیں تو آپ کو خوش کرے۔ اور جب آپ اس سے غیب ہوں تو آپ کے امور کی حفاظت کرے۔ (۳) ایسا خدمت گزار نوکر جو آپ کے کہنے سے قبل آپ کی مرضی کے مطابق آپ کی ایسی خدمات انجام دے گویا وہ آپ کے دل پسند کاموں سے آگاہ ہو۔

(489) تَحۡتَاجُ الۡقَرَابَةُ اِلٰى مَوَدَّةٍ، وَ لَا تَحۡتَاجُ الۡمَوَدَّةُ اِلٰى قَرَابَةٍ.

قرابت داری محبت و مودت کی محتاج ہوتی ہے لیکن محبت و مودت قرابت داری کی محتاج نہیں ہوتی۔

(490)اَلصَّابِرُ عَلٰی مُخَالَطَۃِ الْاَشْرَارِ وَ صُحْبَتِہِمْ کَرَاکِبِ الْبَحْرِ، اِنْ سَلِمَ بِبَدَنِہٖ مِنَ التَّلَفِ لَمْ یَسْلَمْ بِقَلْبِہٖ مِنَ الْحَذَرِ.

شریر لوگوں کے ساتھ گزارا کرنا اور ان کے ساتھ میل وجول کی مجبوری سے گزرنا سمندر کے سفر کے مترادف ہے کہ مسافر اگر بدنی طور پر زندہ سلامت آ بھی جائے تو دل میں خوف ناک یادیں موجود رہتی ہیں۔

(491)لِأَخِيكَ عَلَيْكَ إِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ اَنْ تُشِيْرَ عَلَيْهِ بِالرَّأْيِ مَا اَطَاعَكَ، وَ تَبْذُلَ لَهُ النَّصْرَ إِذَا عَصَاكَ.

جب تیرا کوئی بھائی کسی مشکل سے دوچار ہو تو اس کا آپ پر حق ہے کہ آپ اسے اس سے نکلنے کی ترکیب سے آگاہ کریں۔ اگر وہ آپ کی بات مانے تو صحیح ورنہ اس کی مدد کے لیے میدان میں حاضر رہیں۔

(492)اَلْغِيْبَةُ رَبِيْعُ اللِّئَامِ.

گلہ وغیبت کی محفلیں کمینے لوگوں کی پسندیدہ بہاریں ہوتی ہیں (اور موج میلے ہوتے ہیں)۔

(493)اَطْوَلُ النَّاسِ نَصَبًا، اَلْحَرِيْصُ إِذَا طَمِعَ، وَ الْحَقُوْدُ إِذَا مُنِعَ.

دو لوگوں کا دکھ تکلیف لمبا ہوتا ہے؛ (۱) حریص جب لالچ میں پڑ جائے۔ (۲) کینہ پرور کو جب اس کی مرضی کا مطالبہ نصیب نہ ہو۔

(494)اَلشَّرِيْفُ دُوْنَ حَقِّهٖ يُنْقَلُ، وَ يُعْطِي نَافِلَةً فَوْقَ الْحَقِّ عَلَيْهِ.

شریف لوگوں کو ہمیشہ ان کے حق سے کم ملتا ہے۔ لیکن جب وہ کسی کو عنایت کرتا ہے تو دوسروں کے حق سے بڑھ چڑھ کر انہیں دیتا ہے۔

(495) اِجْعَلْ عُمُرَكَ كَنَفَقَةٍ دُفِعَتْ اِلَيْكَ، فَكَمَا لَا تُحِبُّ اَنْ يَذْهَبَ مَا تُنْفِقُ ضَيَاعًا، فَلَا تُذْهِبْ عُمُرَكَ ضَيَاعًا.

اپنی عمر کے ایّام کو اس روزی کی مانند سمجھو جو آپ کو سال بھر کے لیے دے دی جائے۔ جیسا کہ آپ کو برداشت نہیں ہوتا کہ آپ کا وہ سرمایہ فضول ضائع ہو جائے اسی طرح عمر کے ایّام کو بھی فضول ضائع ہونے سے بچاؤ۔

(496) مَنْ اَظْهَرَ شُكْرَكَ فِيْمَا لَمْ تَأْتِ اِلَيْهِ، فَاحْذَرْ اَنْ يَكْفُرَكَ فِيْمَا اَسْدَيْتَ اِلَيْهِ.

اگر کوئی شخص آپ کا کسی ایسی بھلائی پر خواہ مخواہ شکریہ کرتا ہے کہ جو آپ نے انجام نہیں دی ہے تو اس سے ڈرو کہ کبھی وہ آپ کے کسی احسان کے باوجود آپ کا شکریہ نہ کرے گا۔

(497) لَا تَسْتَعِنْ فِيْ حَاجَتِكَ بِمَنْ هُوَ لِلْمَطْلُوْبِ اِلَيْهِ اَنْصَحُ مِنْهُ لَكَ.

اپنی حاجت کی برآوری پر اس شخص سے امداد کی درخواست کی ضرورت نہیں جو آپ کے مطلوب شخص کو اس سے پہلے بھی آپ کے بارے آپ سے زیادہ نصیحت کر رہا ہو۔

(498) لَا يُؤْمِنَنَّكَ مِنْ شَرِّ جَاهِلٍ قَرَابَةٌ وَ لَا جِوَارٌ، فَاِنَّ اَخْوَفَ مَا تَكُوْنُ لِحَرِيْقِ النَّارِ اَقْرَبُ مَا تَكُوْنُ اِلَيْهَا.

کبھی بھی کسی جاہل سے امان میں رہنے کے لیے اس کے کسی قریبی یا ہمسایہ کے گھمنڈ میں نہ رہنا کیوں کہ جو چیزیں آگ کے نزدیک ہوتی ہیں ان کے جلنے کا خوف وخطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

(499) كُنْ فِي الْحِرْصِ عَلَى تَفَقُّدِ عُيُوْبِكَ كَعَدُوِّكَ.

اپنے عیوب کی دیکھ بھال میں اپنے دشمن سے بھی زیادہ توجہ دیا کرو۔

(500) عَلَيْكَ بِسُوْءِ الظَّنِّ فَإِنْ اَصَابَ فَالْحَزْمُ وَ إِلَّا فَالسَّلَامَةُ.

اپنے دشمن کے بارے بدگمان رہا کرو اسی میں سلامتی کا راز ہے۔

(501) رِضَا النَّاسِ غَايَةٌ لَا تُدْرِكُ، فَتَحَرَّ الْخَيْرَ بِجُهْدِكَ وَ لَا تُبَالِ بِسَخَطِ مَنْ يُرْضِيْهِ الْبَاطِلُ.

لوگوں کو راضی رکھنا ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہوتا۔ بھلائی کی کوشش میں مصروف رہا کریں۔ اور اس کی پروانہ کریں جو باطل پر راضی ہوتے ہیں، ناراض ہوتے ہیں تو ہوتے رہیں۔

(502) لَا تُمَاكِسْ فِي الْبَيْعِ وَ الشِّرَاءِ، فَمَا يَضِيْعُ مِنْ عِرْضِكَ اَكْثَرُ مِمَّا تَنَالُ مِنْ عَرَضِكَ.

خرید و فروخت میں زیادہ جھگڑا نہ کریں کیوں کہ اس میں جو آپ کی آبرومندی جاتی ہے، وہ بچت سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔

(503) اَلدَّيْنُ رِقٌّ، فَلَا تَبْذُلْ رِقَّكَ لِمَنْ لَا يَعْرِفُ حَقَّكَ.

قرض لینا بھی ایک قسم کی غلامی ہوتی ہے۔ اس کے غلام نہ بنو جو تمہارے حق و قدر کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

(504) إِحْذَرْ كُلَّ الْحَذَرَ اَنْ يَخْدَعَكَ الشَّيْطَانُ فَيُمَثِّلُ لَكَ التَّوَانِيْ فِيْ صُوْرَةِ التَّوَكُّلِ، وَ يُوْرِثُكَ الْهَوِيْنَى بِالْإِحَالَةِ عَلَى الْقَدَرِ، فَإِنَّ اللهَ اَمَرَ بِالتَّوَكُّلِ عِنْدَ اِنْقِطَاعِ الْحِيَلِ، وَ بِالتَّسْلِيْمِ لِلْقَضَاءِ بَعْدَ

الْاِعْذَارِ، فَقَالَ: "خُذُوْا حِذْرَكُمْ، وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ" وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ: اِعْقِلْهَا وَ تَوَكَّلْ.

شیطان کی دھوکہ بازیوں سے پوری طرح بچا کرو۔ کہیں وہ آپ کو توکل کے عنوان سے دھوکہ دے کر سستی میں مبتلا نہ کر دے۔ اور خیال رکھنا کہ کہیں وہ آپ کو مقدر کے چکر میں پھنسا کر دینی اقدار کو خفیف نہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت توکل کا حکم دیا ہے جب ترکیبیں تدبیریں ناکام ہو رہی ہوں۔ اور قضا و قدر کے سامنے سر جھکانے کا اس وقت حکم ہے جب عذر ختم ہو جائیں۔ اسی لیے فرمایا ہے کہ "خُذُوْا حِذْرَكُمْ"[17] اپنے تحفظات پر سختی سے پابندی رکھیں۔ "وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ"[18] اور خود اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ حضرت رسول اکرمؐ نے (اونٹ والے کو) فرمایا: "اس کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔"

(505) لَا تَصْحَبْ فِي السَّفَرِ غَنِيًّا، فَاِنَّكَ اِنْ سَاوَيْتَهٗ فِي الْاِنْفَاقِ اَضَرَّ بِكَ، وَ اِنْ تَفَضَّلَ عَلَيْكَ اِسْتَذَلَّكَ.

کسی ثروت مند اور مال دار کا ہمسفر بننے سے گریز کرنا۔ کیوں کہ اگر آپ اخراجات میں اس کے ساتھ برابری کی کوشش کریں گے تو آپ کو نقصان ہوگا۔ اور اگر وہ آپ پر کچھ عنایات کرے گا تو اس پر آپ کی ذلّت و رسوائی ہو گی۔

(506) اِذَا سَاَلْتَ كَرِيْمًا حَاجَةً فَدَعْهُ يُفَكِّرْ، فَاِنَّهٗ لَا يُفَكِّرُ، اِلَّا فِيْ خَيْرٍ، وَ اِذَا سَاَلْتَ لَئِيْمًا حَاجَةً فَغَافِصْهُ، فَاِنَّهٗ اِذَا فَكَّرَ عَادَ اِلٰى طَبْعِهٖ.

---

[17] سورۃ النساء/۷۱

[18] سورۃ البقرۃ/۱۹۵

آپ اگر کسی شریف آدمی سے حاجت طلب کریں تو اسے بے شک غور و فکر کا موقعہ دیں کیوں کہ وہ خیر وخوبی ہی سوچے گا۔ اور کسی پست سے حاجت طلبی کا واسطہ پڑے تو موقعہ پر ہی کام نکلوالیں کیوں کہ جب سوچ میں پڑے گا تو اپنی اصلیت کو پلٹ جائے گا۔

(507)مَا اَقْبَحَ بِالصَّبِيْحِ الْوَجْهِ اَنْ يَكُوْنَ جَاهِلًا، كَدَارٍ حَسَنَةِ الْبِنَاءِ وَ سَاكِنُهَا شَرٌّ، وَ كَجَنَّةٍ يَعْمُرُهَا بُوْمٌ، اَوْ صِرْمَةٍ يَحْرُسُهَا ذِئْبٌ.

کسی خوب رُو و حسین چہرہ والے کا جاہل ہونا کتنا بُرا ہے۔ اس کی مثال اس خوبصورت گھر کی ہے کہ رہائشی شریر ہوں۔ یا اس باغ کی مانند ہے کہ جس میں بس الّو یا کوّے رہتے ہیں، جن کی حفاظت بھیڑیئے کرتے ہوں۔

(508)قَبِيْحٌ بِذِي الْعَقْلِ اَنْ يَكُوْنَ بَهِيْمَةً، وَ قَدْ اَمْكَنَهٗ اَنْ يَكُوْنَ اِنْسَانًا، وَ قَدْ اَمْكَنَهٗ اَنْ يَكُوْنَ مَلَكًا، وَ اَنْ يَرْضَى لِنَفْسِهٖ بِقُنْيَةٍ مُعَارَةٍ وَ حَيَاةٍ مُسْتَرَدَّةٍ، وَ لَهٗ اَنْ يَتَّخِذَ قُنْيَةً مُخَلَّدَةً وَ حَيَاةً مُؤَبَّدَةً.

کسی عقل مند کی حیوانی رَوِش اس کے لیے عیب ہے۔ جب کہ اس کے لیے انسانی اقدار کے مطابق زندگی گزارنا ممکن ہے۔ اور پھر اس کا صرف انسان ہونا کم ہمتی ہے جب کہ اس کے لیے فرشتہ سیرت ہونا بھی ممکن ہو۔ اور وہ عارضی کمائی اور لوٹ جانے والی زندگی پر راضی ہو جب کہ اس کے لیے ممکن ہو کہ ہمیشہ نصیب ہونے والی متاع اور زندگی حاصل کرے۔

(509)اَلَّذِي يَسْتَحِقُّ اِسْمَ السَّعَادَةِ عَلَى الْحَقِيْقَةِ سَعَادَةُ الْآخِرَةِ، وَ هِيَ اَرْبَعَةُ اَنْوَاعٍ: بَقَاءٌ بِلَا فَنَاءٍ، وَ عِلْمٌ بِلَا جَهْلٍ، وَ قُدْرَةٌ بِلَا عَجْزٍ، وَ غِنًى بِلَا فَقْرٍ.

حقیقی سعادت مندی تو آخرت کی سعادت ہے۔ اور اس کی چار قسمیں ہیں؛ (۱) ایسی بقاء جسے فناء نہ ہو۔ (۲) ایسا علم جس میں جہالت نہ ہو۔ (۳) ایسی طاقت جس میں عاجزی نہ ہو۔ (۴) ایسی تونگری و ثروت مندی جس میں حاجت مندی نہ ہو۔

(510) مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ.

جس نے طلب خیر کیا وہ کبھی ناکام نہ ہوا۔

(511) اَلدَّیِّنُ قَدْ کَشَفَ عَنْ غِطَاءِ قَلْبِہٖ یَرَی مَطْلُوْبَہٗ قَدْ طَبَّقَ الْخَافِقَیْنِ، فَلَا یَقَعُ بَصَرُہٗ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا رَآہُ فِیْہِ.

دین کے طلب گار کی آنکھوں کے سامنے سے پردے اُٹھا دیئے گئے ہیں۔ وہ اپنے مطلوبہ اعمال کو دیکھتا ہے کہ ان پر پریشان کرنے والوں نے اوپر سے ڈھک دیا ہے۔ اس کی نگاہ جب اُٹھتی ہے تو وہ اسی جگہ پر دیکھ لیتا ہے کہ اس کا دین ان پردوں کے اندر ہے تو تلاش کر لیتا ہے۔

(512) مَنْ غَرَسَ النَّخْلَ اَکَلَ الرُّطَبَ، وَ مَنْ غَرَسَ الصِّفْصَافَ وَ الْعُلَّیْقَ عَدِمَ ثَمَرَتَہٗ، وَ ذَھَبَتْ ضَیَاعًا خِدْمَتُہٗ.

جب کوئی شخص کھجور کا درخت لگاتا ہے تو خرما کھاتا ہے اور اگر کوئی صفصاف اور علیق لگاتا ہے تو پھلوں سے محروم رہتا ہے اور اس کی محنت بھی بے کار جاتی ہے۔

(513) اِذَا اَرَدْتَ الْعِلْمَ وَ الْخَیْرَ فَانْفُضْ عَنْ یَدِكَ اَدَاۃَ الْجَھْلِ وَ الشَّرِّ، فَاِنَّ الصَّائِغَ لَا یَتَھَیَّاُ لَہٗ الصِّیَاغَۃُ اِلَّا اِذَا اَلْقَی اَدَاۃَ الْفِلَاحَۃِ عَنْ یَدِہٖ.

اگر آپ علم و خیر کے طلب گار ہیں تو جہالت و شر کے آلات کو اپنے ہاتھوں سے نکال پھینکو۔ کیوں کہ سنار کے لیے سناروں کا کام اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب وہ کھیتی باڑی والے آلات کو پھینک دیتے ہیں (سنار کے ہتھیار اور ہوتے ہیں، کسانوں کے اور ہوتے ہیں)۔

(514)اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ.

صبر کامیابی کی کنجی ہوتا ہے۔

(515)غَايَةُ كُلِّ مُتَعَمِّقٍ فِيْ عِلْمِنَا اَنْ يَجْهَلَ.

ہم آلِ محمدؑ کے علم کے سمندر میں خوب غوطے لگانے والے پھر بھی آخر میں کم علمی کا احساس دل میں محسوس کرتے ہیں۔

(516)سَتَعْرِفُ الْحَالَ عَلٰى حَقِيْقَتِهَا، وَ لٰكِنْ حَيْثُ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُذَاكِرَ اَحَدًا بِهَا.

آپ کبھی حالات کی حقیقت کو جان بھی لیں گے تو بعض اوقات اسے بیان کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

(517)اَلسَّعَادَةُ التَّامَّةُ بِالْعِلْمِ، وَ السَّعَادَةُ النَّاقِصَةُ بِالزُّهْدِ، وَ الْعِبَادَةُ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ وَ لَا زَهَادَةٍ تَعَبُ الْجَسَدِ.

علم کے ذریعہ مکمل سعادت حاصل ہوتی ہے۔ جب کہ زُہد و عبادت کے باوجود سعادت ناقص رہتی ہے۔ البتہ علم و زُہد کے بغیر عبادت بس بدن کو تھکانے والی بات ہوتی ہے۔

(518)اَلْآمَالُ مَطَايَا، وَ رُبَّمَا حَسِرَتْ، وَ نَقِبَتْ اَخْفَافُهَا.

آرزوئیں سواریاں تو ہوتی ہیں لیکن بسا اوقات حسرتیں بن جاتی ہیں۔ اور ان کے قدموں میں سوراخ ہو جاتے ہیں (چل نہیں سکتی ہیں)۔

(519) حُبُّ الرِّئَاسَةِ شَاغِلٌ عَنْ حُبِّ اللهِ سُبْحَانَهٗ.

حبِّ ریاست اللہ جلّ شانہ کی محبت سے دور کر دیتی ہے (ہٹا دیتی ہے)۔

(520) یَا اَبَا عُبَیْدَةٍ طَالَ عَلَیْكَ الْعَهْدُ فَنَسِیْتَ اَمْ نَافَسْتَ فَاُنْسِیْتَ ؟ لَقَدْ سَمِعْتَهَا وَ وَعَیْتَهَا فَهَلَّا رَعَیْتَهَا.

اے ابو عبیدہ! تجھے لمبی مدّت گزر گئی تو بھول گیا یا کسی شوق میں پڑ گیا تو مقصد کو بھلا دیا گیا۔ البتہ یقیناً تو نے حقیقت کو سنا اور اسے یاد بھی کر لیا۔ پس کیوں کر تو نے اس کا خیال نہ رکھا اور اس کی پابندی نہ کی؟

(521) قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ خُطْبَةَ عُمَرٍ بِالْمَدِیْنِةِ الَّتِیْ شَرَحَ فِیْهَا قِصَّةَ السَّقِیْفَةِ مَعْذِرَةً وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ وَ لٰكِنْ بَعْدَ مَا ذَا هَیْهَاتَ عُلِّقَتْ مَعَالِقُهَا وَ صُرَّ الْجُنْدُبُ.

آپؑ نے فرمایا کہ ربّ کعبہ کی قسم! جب میں نے مدینہ میں عذر خواہی والے انداز میں عمرؓ کو سقیفہ کا واقعہ تفصیل سے بیان کرتے سنا، لیکن ہائے افسوس، اب کیا فائدہ اب تو جو واقع ہونا تھا وہ ہو چکا تھا (نقصان ہو جانے کے بعد پشیمان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں، بے موقع افسوس فضول ہے۔ مثل مشہور ہے؛ "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت")۔

(522) اَوَّلُ مَنْ جَرَّاَ النَّاسِ عَلَیْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةُ فَتَحَ بَابًا وَلَجَهٗ غَیْرُهٗ وَ اَضْرَمَ نَارًا كَانَ لَهَبُهَا عَلَیْهِ وَ ضَوْءُهَا لِاَعْدَائِهٖ.

ہماری طرف ہمارے خلاف لوگوں کو جرات دلانے والا پہلا شخص سعد بن عبادہ تھا۔ اس نے ایسا دروازہ کھولا کہ جس سے اس کے غیر داخل ہو گئے۔ اور ایسی آگ بھڑکائی کہ جس کے شُعلے بعد میں اسی کی طرف بڑھنے لگے۔ اور اس کی روشنی سے اس کے دشمنوں نے فائدہ اُٹھایا۔

(523)مَا لَنَا وَ لِقُرَيْشٍ يَخْضِمُوْنَ الدُّنْيَا بِاسْمِنَا، وَ يَطَئُوْنَ عَلٰى رِقَابِنَا، فَيَا لِلّٰهِ وَ لَلْعَجَبِ مِنِ اسْمٍ جَلِيْلٍ، لِمُسَمًّى ذَلِيْلٍ.

یہ قریش کا ہمارے ساتھ کیسا سلوک ہے کہ ساری دنیا کے ساتھ ہمارے نام کا سہارا لے کر مدِّمقابل بن جاتے ہیں لیکن ہماری گردنیں دباتے ہیں۔ پس اے خدایا! یہ کیسی عجیب حالت ہو گئی ہے۔ نام بلند پایہ اور عظمت والا ہے۔ لیکن جس کا نام ہے وہ مسمّٰی ذلّت سے دوچار ہے (اسے ذلیل کیا جا رہا ہے)۔

(524)اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي السَّيْفِ، وَ مَا قَامَ هٰذَا الدِّيْنُ اِلَّا بِالسَّيْفِ. اَ تَعْلَمُوْنَ مَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ هٰذَا هُوَ السَّيْفُ.

بھلائی ساری کی ساری تلوار کے سائے میں ہی ہے۔ اس دین کو بھی استقامت اسی شمشیر سے ملی۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؛ "وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ"[19] ہم نے لوہا نازل کیا کہ جس میں بہت طاقت ہے۔ اس سے مراد وہی تلوار ہے۔

(525)لَمْ يَفُتْ مَنْ لَمْ يَمُتْ.

جو مرتے نہیں وہ فوت نہیں ہوتے۔

---

[19] سورۃ الحدید/۲۵

(526)مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُهُ، كَانَ كَمَنْ غَصَّ بِالْمَاءِ، فَإِنَّهُ لَوْ غَصَّ بِغَيْرِهِ لَاَسَاغَ الْمَاءُ غُصَّتَهُ.

جب کسی کا باطن فاسد ہو جاتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے کسی کو پانی میں ڈبو دیا جائے کیوں کہ اگر اسے پانی کے علاوہ کسی شے میں غوطہ دیا جاتا تو پانی اسے صاف کرتا۔ (اب جب کہ وہ ڈوبا ہی پانی میں ہے تو صاف کون کرے گا؟ باطن کو باطن نے صاف کرنا تھا۔ اب جب باطن ہی پلید ہو جائے تو پاک کون کرے؟)

(527)مَنْ ضَنَّ بِعِرْضِهِ فَلْيَدَعِ الْمِرَاءَ.

اگر کسی کو عزّت و آبرو عزیز ہو تو جھگڑا کرنے سے پرہیز کرے۔

(528)مَنْ اَيْقَظَ فِتْنَةً فَهُوَ آكِلُهَا.

جو فتنہ ایجاد کرتا ہے وہ اس کا لقمہ بن جاتا ہے۔

(529)مَنْ اَثْرَى كَرُمَ عَلَى اَهْلِهِ، وَ مَنْ اَمْلَقَ هَانَ عَلَى وَلَدِهِ.

جس کسی نے خود داری کی اسے اپنے اہل میں عزّت ملی۔ اور جس نے چاپلوسی کی وہ اپنی اولاد کی نظر سے بھی گر گیا۔

(530)مَنْ اَمَّلَ اَحَدًا هَابَهُ، وَ مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَابَهُ.

جس نے کسی کو امید دلائی تو اس پر اس کا رعب چھا گیا۔ اور جو کسی شے سے جاہل ہوا تو وہ شے اس کی نگاہ میں عیب دار بن گئی۔

(531)اَسْوَأُ النَّاسِ حَالًا مَنْ لَا يَثِقُ بِاَحَدٍ لِسُوْءِ ظَنِّهِ، وَ لَا يَثِقُ بِهِ اَحَدٌ لِسُوْءِ اَثَرِهِ.

سب سے بُرا حال اس شخص کا ہوتا ہے جو کسی پر اپنی بدگمانی کی عادت کی وجہ سے اعتماد و بھروسہ نہ کرے۔ اوراس سے بدتر وہ کہ جس کی بدرفتاری کی وجہ سے اس پر کسی کو اعتماد و بھروسہ نہ ہو۔

(532) اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ مَنْ كَثُرَتْ اَيَادِيْهِ عِنْدَكَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَمَنْ كَثُرَتْ اَيَادِيْكَ عِنْدَهٗ.

آپ کے نزدیک آپ کا محبوب ترین شخص وہ ہوگا جس کے آپ پر احسانات زیادہ ہوں گے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر وہ شخص کہ جس پر آپ کے احسانات زیادہ ہوں۔

(533) مَنْ طَالَ صَمْتُهٗ، اِجْتَلَبَ مِنَ الْهَيْبَةِ مَا يَنْفَعُهٗ، وَ مِنَ الْوَحْشَةِ مَا لَا يَضُرُّهٗ.

زیادہ خاموش رہنے والوں کی ایسی ہیبت ہوتی ہے جو ان کو فائدہ دیتی ہے۔ اور ایسی وحشت انہیں لاحق رہتی ہے جو نقصان نہیں دیتی ہے۔

(534) مَنْ زَادَ عَقْلُهٗ نَقَصَ حَظُّهٗ، وَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِاَحَدٍ عَقْلًا وَافِرًا اِلَّا احْتَسَبَ بِهٖ عَلَيْهِ مِنْ رِزْقِهٖ.

جس شخص کے عقل میں اضافہ ہوتا جائے گا اس کی دنیا سے اس کا حصّہ کم ہوتا جائے گا۔ کیوں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی کے عقل میں زیادتی فرماتا ہے تو اسی لحاظ سے اس کے رزق سے گھٹا دیتا ہے۔

(535) مَنْ عَمِلَ بِالْعَدْلِ فِيْمَنْ دُوْنَهٗ، رُزِقَ الْعَدْلَ مِمَّنْ فَوْقَهٗ.

جب کوئی اپنے سے کم تر اور کمزوروں میں عدل کرتا ہے تو اسے اپنے سے اوپر والوں سے بھی عدل ملتا ہے۔

(536) مَنْ طَلَبَ عِزًّا بِظُلْمٍ وَ بَاطِلٍ، اَوْرَثَهُ اللّٰهُ ذُلًّا بِاِنْصَافٍ وَ حَقٍّ.

جب کوئی ظالم بن کر اور باطل طریقوں سے عزّت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے انصاف و حق کے ذریعہ ذلّت میں دھکیل دے گا۔

(537)مَنْ وَطِئَتْهُ الْاَعْيُنُ وَطِئَتْهُ الْاَرْجُلُ.

جب کوئی نظروں سے گر جائے تو پھر اسے لوگوں کے قدم روند ڈالتے ہیں۔

(538)يُنَادِى مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَنْ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ عَلَى اللهِ فَلْيَقُمْ، فَيَقُوْمُ الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ ثُمَّ تَلَا: فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ.

قیامت کے دن منادی کے ذریعہ ندا آئے گی جس کسی کا اپنے ربّ کے حضور اجر ہو وہ کھڑا ہو جائے۔ تو ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جو لوگوں کو معاف رکھتے تھے۔ اور پھر آپؐ نے اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ"[20] جس نے معاف کیا اور نیکی اختیار کی تو اس کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور اجر ثابت ہوا۔

(539)اِصْحَبِ النَّاسَ بِاَيِّ خُلُقٍ شِئْتَ يَصْحَبُوْكَ بِمِثْلِهٖ.

لوگوں کے ساتھ ویسا میل جول رکھو جیسا تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ رکھیں۔ پس ان کا میل جول اور سلوک آپ کے ساتھ آپ جیسا ہوگا۔

(540)كَاَنَّكَ بِالدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ، وَ كَاَنَّكَ بِالْاٰخِرَةِ لَمْ تَزَلْ.

ایسا بن جاؤ کہ گویا تم نے دنیا میں نہیں رہنا اور تمہارا ہمیشہ رہنا آخرت کا ہے۔

---

[20] سورۃالشوریٰ/۴۰

(541) قَالَ لِمَرِيْضٍ اَبَلَّ مِنْ مَرَضِهٖ: اِنَّ اللّٰهَ ذَكَرَكَ فَاذْكُرْهُ، وَ اَقَالَكَ فَاشْكُرْهُ.

آپؑ نے بیماری سے صحت یاب ہو جانے والے مریض سے فرمایا: "خداوند متعال نے تیری یاد رکھی تو بھی ذکرِ خدا کر اور اس نے تیری تقصیر معاف کر کے تجھے واپس لوٹا دیا، اس کا شکر کرو۔"

(542) اَلدَّارُ دَارٌ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ، وَ بِهَا يَفْرَحُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ، فَاَنْزِلُوْهَا مَنْزِلَتَهَا.

یہ دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا اصلی کوئی گھر نہ ہو۔ اور اس دنیا پر وہی خوش ہوتا ہے کہ جس کی عقل نہ ہو۔ دنیا کو اس کے مقام پر رکھا کرو۔

(543) لَا تَسْتَصْغِرَنَّ اَمْرَ عَدُوِّكَ اِذَا حَارَبْتَهٗ فَاِنَّكَ اِنْ ظَفِرْتَ بِهٖ لَمْ تُحْمَدْ، وَ اِنْ ظَفِرَ بِكَ لَمْ تُعْذَرْ، وَ الضَّعِيْفُ الْمُحْتَرِسُ مِنَ الْعَدُوِّ الْقَوِيِّ، اَقْرَبُ اِلَى السَّلَامَةِ مِنَ الْقَوِيِّ الْمُغْتَرِّ بِالضَّعِيْفِ.

دشمن کے مقابلے میں بے پروائی نہ کیا کرو اور اسے حقیر نہ سمجھا کرو۔ کیوں کہ اگر اس سے لڑائی میں آپ اس پر کامیاب ہو گئے تو کوئی آپ کی تعریف نہیں کرے گا بلکہ کہیں گے کہ دشمن بھی کمزور تھا۔ اور اگر وہ آپ پر کامیاب ہو گا تو آپ کو کوئی عذر نہیں دے گا۔ ہمیشہ طاقتور دشمن کے مقابلہ میں کمزور ایسا شخص جو حفاظتی تدابیر کا خیال رکھتا ہے وہ ایسے طاقتور سے کہ جو کمزور دشمن کی کمزوری کے گھمنڈ میں رہتا ہے۔ سلامتی کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔

(544) لَا تَصْحَبْ مَنْ تَحْتَاجُ اِلٰى اَنْ تَكْتُمَهٗ مَا يَعْرِفُ اللّٰهُ مِنْكَ.

ایسے شخص کو اپنا ساتھی نہ بناؤ کہ جس سے وہ کچھ چھپانا چاہتے ہو کہ جسے پسند کرتے ہو کہ بس اللہ تعالیٰ کو معلوم ہونا چاہیے۔

(545) لَا تَسْأَلْ غَيْرَ اللهِ، فَإِنَّهُ إِنْ أَعْطَاكَ أَغْنَاكَ.

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ مانگ کیوں کہ اگر تجھے اللہ تعالیٰ دے گا تو غنی بنادے گا۔

(546) اَلصَّاحِبُ كَالرُّقْعَةِ فِي الثَّوْبِ فَاتَّخِذْهُ مُشَاكِلًا.

آپ کا ساتھی ایسے ہوتا ہے جیسے کسی کپڑے میں پیوند لگا ہو۔ پس اسی کپڑے کے رنگ والا پیوند ہونا چاہئے۔

(547) إِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ الْإِخْوَانِ، فَإِنَّهُ لَا يُؤْذِيكَ إِلَّا مَنْ يَعْرِفُكَ.

زیادہ بھائی چارہ بھی نہ بنایا کرو۔ وہی اذیت دے گا جو آپ کو جانتا ہو گا۔

(548) دَعِ الْيَمِيْنَ لِلّٰهِ إِجْلَالًا، وَ لِلنَّاسِ إِجْمَالًا.

اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کے احساس کے مدِّ نظر اور لوگوں میں اپنی عزّت بحال رکھنے کی غرض سے قسم کھانے سے گریز کیا کرو۔

(549) اَلْعَادَاتُ قَاهِرَاتٌ، فَمَنِ اعْتَادَ شَيْئًا فِي سِرِّهٖ فَضَحَهُ فِي عَلَانِيَتِهٖ.

عادتیں بندوں پر غالب ہوتی ہیں۔ جب کوئی مخفی طور پر عادت اپنا لیتا ہے تو وہ جب ظاہر ہوتی ہے تو رسوائی کا باعث ہوتی ہے۔

(550) إِذَا كَانَ لَكَ صَدِيْقٌ وَ لَمْ تَحْمَدْ إِخَاءَهُ وَ مَوَدَّتَهُ فَلَا تُظْهِرْ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ، فَإِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّيْفِ الْكَلِيْلِ فِيْ مَنْزِلِ الرَّجُلِ، يُرْهِبُ بِهٖ عَدُوَّهُ، وَ لَا يَعْلَمُ الْعَدُوُّ أَصَارِمٌ هُوَ أَمْ كَلِيْلٌ.

اگر آپ کا کوئی دوست ایسا نِکمّا ہو کہ آپ کو اس کی دوستی پر بھروسہ نہ ہو اور اس کی محبت معیاری نہ ہو تو اس بات کا لوگوں میں اظہار نہ کرو کیوں کہ ایسے دوست کی مثال آپ کے گھر میں موجود اس کُند تلوار کی سی ہے کہ جس کا دشمن کو دھڑکا رہتا ہے جب کہ وہ نہیں جانتا کہ تیز دھار ہے یا کُند ہے۔

(551) دَعِ الذُّنُوبَ قَبۡلَ اَنۡ تَدَعَكَ.

گناہوں کو اس سے پہلے چھوڑ دو کہ وہ خود آپ کو چھوڑ جائیں۔ (یعنی آپ گناہ کرنے کے قابل ہی نہ رہیں)

(552) اِذَا نَزَلَ بِكَ مَكۡرُوۡهٌ فَانۡظُرۡ، فَاِنۡ كَانَ لَكَ حِيۡلَةٌ فَلَا تَعۡجَزۡ، وَ اِنۡ لَمۡ يَكُنۡ فِيۡهِ حِيۡلَةٌ فَلَا تَجۡزَعۡ.

جب کسی مشکل میں مبتلا ہو جاؤ تو اس کا اچھی طرح سے جائزہ لیا کرو۔ اگر اس سے نکلنے کی کوئی ترکیب نظر آ رہی ہو تو اس سے عاجزی نہ کرو۔ بلکہ استعمال کرو اور اس میں کوئی چارہ نہ ہو تو پھر گھبرائیں نہیں اور اس کا مقابلہ کریں۔

(553) تَعَلَّمُوۡا اَلۡعِلۡمَ، فَاِنَّهٗ زَيۡنٌ لِلۡغَنِيِّ، وَ عَوۡنٌ لِلۡفَقِيۡرِ، وَ لَسۡتُ اَقُوۡلُ اِنَّهٗ يَطۡلُبُ بِهٖ، وَ لٰكِنۡ يَدۡعُوۡهُ اِلَى الۡقَنَاعَةِ.

علم حاصل کرو کیوں کہ علم مال داروں کے لیے زیور اور فقیروں کے لیے دولت ہوتا ہے۔ اور میرا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ علم کے ذریعہ وہ فقیر اس کے ذریعہ مال طلب کرے بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ علم اسے کفایت شعاری پر راضی رکھنے کا ذریعہ ہوگا۔

(554)لَا تَرْضَيَنَّ قَوْلَ اَحَدٍ حَتّٰى تَرْضَىٰ فِعْلَهٗ، وَ لَا تَرْضَ فِعْلَهٗ حَتّٰى تَرْضَىٰ عَقْلَهٗ، وَ لَا تَرْضَ عَقْلَهٗ حَتّٰى تَرْضَىٰ حَيَاءَهٗ، فَاِنَّ الْاِنْسَانَ، مَطْبُوْعٌ عَلٰى كَرَمٍ وَ لُؤْمٍ، فَاِنْ قَوِيَ الْحَيَاءُ عِنْدَهٗ قَوِيَ الْكَرَمُ، وَ اِنْ ضَعُفَ الْحَيَاءُ قَوِيَ اللُّؤْمُ.

کسی کی ظاہری عمدہ گفتگو پر خوش نہ ہونا جب تک کہ اس کی سیرت قابلِ قبول نہ ہو۔ اور کسی کی ظاہری سیرت پر بھی مطمئن نہ ہونا جب تک اس کی عقل مندی نہ دیکھ لینا۔ اور عقل مندی بھی کافی نہیں جب تک اس کا حیا نہ دیکھ لینا۔ انسان میں پستی و شرافت مندی کی دونوں طبیعتیں موجود ہوتی ہیں۔ اگر حیا غالب آ جائے تو شرافت مندی ظاہر ہو گی۔ اور اگر حیا کمزور ہوا تو پستی غالب آ جائے گی۔

(555)تَعَلَّمُوْا اَلْعِلْمَ وَ اِنْ لَمْ تَنَالُوْا بِهٖ حَظًّا، فَلَاَنْ يُذَمَّ الزَّمَانُ لَكُمْ اَحْسَنُ مِنْ اَنْ يُذَمَّ بِكُمْ.

علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں اس کا کوئی فائدہ نہ بھی پہنچے۔ اس لئے کہ بجائے اس کے کہ آپ کی جہالت کی وجہ آپ کے زمانہ کی مذمت ہو اس سے بہتر ہے کہ آپ کی وجہ سے لوگ زمانہ کی مذمت کریں۔ (یعنی کہا جائے کہ اہلِ علم کے ہوتے ہوئے زمانہ بے قدری کرتا ہے)

(556)اِجْعَلْ سِرَّكَ اِلٰى وَاحِدٍ، وَ مَشْوَرَتَكَ اِلٰى اَلْفٍ.

اپنے راز کسی ایک کو بتانا۔ جب کہ اچھے مشورے ہزاروں کو دیا کریں۔

(557)اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النِّسَاءَ مِنْ عِيٍّ وَ عَوْرَةٍ، فَدَاوُوْا عِيَّهُنَّ بِالسُّكُوْتِ، وَ اُسْتُرُوْا اَلْعَوْرَةَ بِالْبُيُوْتِ.

عورتوں کو بے صبری اور شرم حضوری سے خلق کیا گیا ہے۔ ان کی بے صبری کا مقابلہ وعلاج خاموشی اپنا کر کیا کریں۔ اور شرم حضوری کے لیے گھروں کی چار دیواریاں مخصوص کریں۔

(558)لَا تَعِدَنَّ عِدَةً لَا تَثِقُ مِنْ نَفْسِكَ بِإِنْجَازِهَا، وَ لَا يَغُرَّنَّكَ الْمُرْتَقَى السَّهْلُ إِذَا كَانَ الْمُنْحَدَرُ وَعْرًا، وَ اعْلَمْ اَنَّ لِلْاَعْمَالِ جَزَاءً فَاتَّقِ الْعَوَاقِبَ، وَ اَنَّ لِلْاُمُوْرِ بَغَتَاتٍ، فَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ.

کبھی بھی ایسا وعدہ نہ کریں جس کے نبھانے کا بھروسہ نہ ہو۔ آسان ترقی آپ کو غرور میں نہ ڈال دے جب اُترائی خطرناک ہو۔ یاد رکھو! اعمال کبھی بھی جزا سے خالی نہیں ہوتے، پس انجام کا خیال رکھا کریں۔ اور بعض امور اچانک پیش آ جاتے ہیں۔ ہمیشہ ہوشیار رہو اور ڈرتے رہو۔[21]

(559)تُجَاهِدِ الطَّلَبَ جِهَادَ الْغَالِبِ وَ لَا تَتَّكِلْ عَلَى الْقَدَرِ اتِّكَالَ الْمُسْتَسْلِمِ فَاِنَّ ابْتِغَاءَ الْفَضْلِ مِنَ السُّنَّةِ وَ الْاِجْمَالَ فِي الطَّلَبِ مِنَ الْعِفَّةِ، وَ لَيْسَتِ الْعِفَّةُ بِرَافِعَةٍ رِزْقًا، وَ لَا الْحِرْصُ بِجَالِبٍ فَضْلًا.

رزق و روزی کی طلب میں جنگجوئی کی حد تک نہ جائیں اور مقدر کی دنیا میں بھی ہتھیار ڈال کر نہ بیٹھیں۔ فضلِ خداوندی اور مزید طلب انبیاءؑ کی رَوِش ہے۔ البتہ تلاش و طلب میں اچھا طریقہ اختیار کریں کہ حلال و جائز و مناسب راستوں سے طلبِ رزق کریں، پاکیزہ طلب سے رزق کبھی ہاتھ سے نہیں جاتا۔ اور حرص و ہوس سے فضلِ خداوندی نہیں ملتا۔

---

[21] عرض مترجم: جب میں اس ترجمہ میں مشغول عمل ہوں تو آج کی ہماری دنیا میں کرونا وباء کا راج ہے جو کہ بالکل اچانک وارد ہوئی ہے اور کسی ہی لمحہ اس کا کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ کیا معلوم آنے والے حالات کس قسم کے ہوں۔

(560)مَنْ لَمْ تَسْتَقِمْ لَهٗ نَفْسُهٗ، فَلَا يَلُوْمَنَّ مَنْ لَمْ يَسْتَقِمْ لَهٗ.

اگر کسی کا اپنا نفس اس کے ساتھ تابع نہ ہو تو کسی دوسرے کی مخالفت پر ملامت نہ کرے۔

(561)مَنْ رُجِیَ الرِّزْقُ لَدَیْہِ، صُرِفَتْ اَعْنَاقُ الرِّجَالِ اِلَیْہِ.

جہاں سے رزق و روزی کی امید ہوتی ہے ادھر لوگوں کی گردنیں موڑ دی جاتی ہیں۔

(562)مَنِ انْتَجَعَكَ مُؤَمِّلًا فَقَدْ اَسْلَفَكَ حُسْنُ الظَّنِّ.

جب کوئی آپ سے آرزو کرکے آئے تو اس نے آپ کے پاس حسنِ ظن اُدھار رکھ دیا۔

(564)اِذَا شِئْتَ اَنْ تُطَاعَ فَاسْاَلْ مَا یُسْتَطَاعُ.

اگر آپ پسند کریں کہ لوگ آپ کی پیروی کریں تو معلوم کریں کہ ان کی توانائی کتنی ہے۔

(564)مَنْ اَعْذَرَ كَمَنْ اَنْجَحَ.

جس نے معذرت کرلی وہ کامیاب ہوگیا۔

(565)مَنْ كَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهٗ، كَثُرَ فِی الْقِیَامَةِ غَمُّهٗ.

جس شخص کا مقصد فقط دنیاوی ترقی ہوگا۔ قیامت کے دن اس کے غم زیادہ ہوں گے۔

(566)مَنْ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ اَتَاهُ رِزْقُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ.

جس شخص نے روزی کی تلاش میں اچھے طریقے اختیار کیے اسے وہاں سے رزق و روزی ملی کہ جہاں سے گمان بھی نہ تھا۔

(567)مَنْ رَكِبَ الْعَجَلَةَ، لَمْ يَأْمَنِ الْكَبْوَةَ.

جو جلدی کی سواریاں لیتا ہے وہ گرنے سے محفوظ نہیں رہتا ہے۔

(568)مَنْ لَمْ يَثِقْ، لَمْ يُوْثَقْ بِهٖ.

جو کسی پر اعتماد نہیں کرتا اس پر بھی کوئی اعتماد نہیں کرتا۔

(569)مَنْ اَفَادَهُ الدَّهْرُ اَفَادَ مِنْهُ.

جسے زمانہ فائدہ پہنچاتا ہے اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔

(570)مَنْ اَكْثَرَ ذِكْرَ الضَّغَائِنِ اكْتَسَبَ الْعَدَاوَةَ.

جو کینہ پروری کی باتوں کو یاد رکھتا ہے اسے دوسروں سے دشمنی ہی ملتی ہے۔

(571)مَنْ لَمْ يَحْمَدْ صَاحِبَهُ عَلٰى حُسْنِ النِّيَّةِ، لَمْ يَحْمَدْهُ عَلٰى حُسْنِ الصَّنِيْعَةِ.

جو شخص اپنے دوست کی نیک نیتی کی تعریف نہیں کرتا وہ اس کی بھلائی کی بھی نہیں کرے گا۔

(572)تَاَمَّلْ مَا تَتَحَدَّثُ بِهٖ، فَاِنَّمَا تُمْلِيْ عَلٰى كَاتِبَيْكَ صَحِيْفَةً يُوْصِلَانِهَا اِلٰى رَبِّكَ، فَانْظُرْ عَلٰى مَنْ تُمْلِيْ، وَ اِلٰى مَنْ تَكْتُبُ.

سوچ سمجھ کر بولا کریں کیوں کہ آپ جو بولتے ہیں وہ اپنے لکھنے والے ملائکہ کو لکھوار ہے ہوتے ہیں۔ اور وہ آپ کا لکھوایا ہوا کتابچہ آپ کے ربّ تک پہنچاتے ہیں۔ پس ذرا دیکھ لیا کریں کہ آپ کیا لکھوا رہے ہیں؟ اور کس کی طرف لکھوار ہے ہیں؟

(573)اَقِمِ الرَّغْبَةَ اِلَيْكَ مَقَامَ الْحُرْمَةِ بِكَ، وَ عَظِّمْ نَفْسَكَ عَنِ التَّعَظُّمِ، وَ تَطَوَّلْ وَ لَا تَتَطَاوَلْ.

اپنی حرمت و آبرو کے مطابق تعلقات استوار کرو۔ اپنی عزّتِ نفس کی عظمت کا خیال رکھو اور اس میں تکبّر نہ آنے دو۔ اور اپنے آپ کو بڑا سمجھو لیکن حدود سے تجاوز نہ کرو۔

(574) عَامِلُوا الْاَحْرَارَ بِالْكَرَامَةِ الْمَحْضَةِ، وَ الْاَوْسَاطَ بِالرَّغْبَةِ وَ الرَّهْبَةِ، وَ السِّفْلَةَ بِالْهَوَانِ.

آزاد مردوں کے ساتھ بزرگواری سے اور عام مردوں کے ساتھ تمایل و رحم سے اور چھچھوروں کے ساتھ حقارت سے پیش آئیں۔

(575) كُنْ لِلْعَدُوِّ الْمُكَاتِمِ اَشَدَّ حَذَرًا مِنْكَ لِلْعَدُوِّ الْمُبَارِزِ.

کھلم کھلا دشمن اور برملا دشمنی کرنے والے دشمن سے چھپے دشمن کا دل میں زیادہ خوف رکھو۔

(576) اِحْفَظْ شَيْئَكَ مِمَّنْ تَسْتَحِيِيْ اَنْ تَسْاَلَهُ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ اِذَا ضَاعَ لَكَ.

اگر آپ کے پاس بھی اور کسی دوسرے کے پاس بھی کوئی شے ہو اور آپ کو اگر اس سے مانگنی پڑے تو شرم محسوس ہو گا۔ تو بہتر ہے کہ اسی اپنی شے کی حفاظت کرو تاکہ ضائع ہونے پر مانگنا نہ پڑے۔

(577) اِذَا كُنْتَ فِيْ مَجْلِسٍ وَ لَمْ تَكُنِ الْمُحَدَّثُ وَ لَا الْمُحَدِّثُ فَقُمْ.

اگر ایسی محفل میں ہو کہ جس میں نہ کوئی بات کر سکتے ہو اور نہ کوئی آپ سے بات کرتا ہے تو بہتر ہے ایسی محفل سے اُٹھ کر چلے جاؤ۔

(578) لَا تَسْتَصْغِرَنَّ حَدَثًا مِنْ قُرَيْشٍ، وَ لَا صَغِيْرًا مِنَ الْكُتَّابِ، وَ لَا صُعْلُوْكًا مِنَ الْفُرْسَانِ، وَ لَا تُصَادِقَنَّ ذِمِّيًّا وَ لَا خَصِيًّا وَ لَا مُؤَنَّثًا، فَلَا ثَبَاتَ لِمَوَدَّاتِهِمْ.

قریش کے کسی نوجوان کو اور منشیوں (اہل کتاب) کے کسی چھوٹے کو اور فارس والوں کے کسی فقیر کو حقیر و کمزور نہ سمجھنا، معمولی شمار نہ کرنا۔ اور کافر ذمی، خصی اور مؤنث افراد سے دوستی نہ کرنا۔ ان کی محبت و مؤدت کا کوئی اعتبار نہیں۔

(579) لَا تُدْخِلْ فِيْ مَشْوَرَتِكَ بَخِيْلًا فَيُقَصِّرَ بِفِعْلِكَ، وَ لَا جَبَانًا فَيُخَوِّفَكَ مَا لَا تَخَافُ، وَ لَا حَرِيْصًا فَيَعِدُكَ مَا لَا يُرْجَى، فَإِنَّ الْجُبْنَ وَ الْبُخْلَ وَ الْحِرْصَ طَبِيْعَةٌ وَاحِدَةٌ، يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى.

بخیل سے مشورہ نہ کرنا کہ وہ تمہارے کام کو فضول بنا کر دکھائے گا۔ اور نہ ہی بزدل سے کرنا کہ وہ آپ کے دل میں بے جا خوف ڈال دے گا۔ اور لالچی سے بھی نہ کرنا کہ وہ تمہارے ساتھ ایسے وعدے کرے گا جن کی کوئی امید نہ ہو گی۔ بزدلی، بخل اور حرص ایک ہی طبیعت ہوتی ہے۔ جس کے مجموعہ کا عنوان خداوند متعال سے بد گمانی ہے۔

(580) لَا تَكُنْ مِمَّنْ تَغْلِبُهٗ نَفْسُهٗ عَلٰى مَا يَظُنُّ، وَ لَا يَغْلِبُهَا عَلٰى مَا يَسْتَيْقِنُ.

ایسا نہ ہو جانا کہ تیرا دل اس میدان میں تو تجھ پر غالب آ جائے جس کا تجھے بس گمان ہو لیکن تو اپنے دل پر اس کام میں غالب نہ آ سکے جس کا تجھے یقین ہو۔

(581) اَعْصِ هَوَاكَ وَ النِّسَاءَ، وَ افْعَلْ مَا بَدَا لَكَ.

عورتوں اور دل کی خواہشات کی نافرمانی کرو۔ اور پھر جو مرضی کرتے چلے جاؤ۔

(582) مَا كُنْتَ كَاتِمَهٗ مِنْ عَدُوِّكَ فَلَا تُظْهِرْ عَلَيْهِ صَدِيْقَكَ.

جو بات اپنے دشمن سے چھپاتے ہو وہ کبھی اپنے دوستوں کو بھی نہ بتاؤ۔

(583) كُلْ مِنَ الطَّعَامِ مَا تَشْتَهِي، وَ الْبَسْ مِنَ الثِّيَابِ مَا يَشْتَهِي النَّاسُ.

کھانا اپنی پسند کا کھاؤ۔ جب کہ لباس لوگوں کی پسند کا پہنو۔

(584) وَ لِتَكُنْ دَارُكَ أَوَّلَ مَا يُبْتَاعُ وَ آخِرَ مَا يُبَاعُ.

سب سے پہلے گھر خریدیں اور ضرورت کے وقت سب سے آخر میں گھر فروخت کریں۔

(585) مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ مِنْ رِزْقِ اللهِ سُبْحَانَهٗ فَلْيُصْلِحْهُ، فَإِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ إِذَا احْتَاجَ الْمَرْءُ فِيْهِ إِلَى النَّاسِ كَانَ أَوَّلَ مَا يَبْذُلُهٗ لَهُمْ دِيْنُهٗ.

اللہ تبارک و تعالیٰ جو رزق و روزی عنایت فرمائے اس کو سنبھال لیا کرو۔ اور مناسب طریقہ سے تدبیریں کرو۔ آپ ایک ایسے زمانے کے لوگ ہیں کہ جس میں اگر کوئی محتاج ہو جائے، لوگوں سے حاجت طلب کرے تو سب سے پہلے اس کے دین کا سودا ہوگا۔

(586) اُبْذُلْ لِصَدِيْقِكَ مَالَكَ، وَ لِمَعْرِفَتِكَ رِفْدَكَ وَ مَحْضَرَكَ وَ لِلْعَامَّةِ بِشْرَكَ وَ تَحَنُّنَكَ، وَ لِعَدُوِّكَ عَدْلَكَ وَ إِنْصَافَكَ، وَ اضْنُنْ بِدِيْنِكَ وَ عِرْضِكَ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ.

دوستوں پر مال خرچ کیا کرو۔ اور معرفت کی بلندی کے لیے سفر و حضر میں معروف رہو۔ عوام النّاس سے خَندہ رُوئی سے پیش آیا کرو اور ان سے مہربان بن جاؤ۔ دشمن کے ساتھ عدل و انصاف کیا کرو۔ لیکن عزّت و آبرو اور دین کے معاملہ میں بخیل بن جاؤ، کسی کو نہ دو۔

(587) جَالِسِ الْعُقَلَاءَ أَعْدَاءً كَانُوْا أَوْ أَصْدِقَاءَ، فَإِنَّ الْعَقْلَ يَقَعُ عَلَى الْعَقْلِ.

عقل مندوں کی محفل میں بیٹھا کرو چاہے دوست ہوں یا دشمن۔ کیوں کہ عقل، عقل کی تصدیق کرتا ہے۔

(588) كُنْ فِي الْحَرْبِ بِحِيْلَتِكَ أَوْثَقَ مِنْكَ بِشِدَّتِكَ، وَ بِحَذَرِكَ أَفْرَحَ مِنْكَ بِنَجْدَتِكَ، فَإِنَّ الْحَرْبَ حَرْبُ الْمُتَهَوِّرِ، وَ غَنِيْمَةُ الْمُتَحَذِّرِ.

جنگ کے میدان میں زور آوری اور سختی سے زیادہ حیلہ سازی اور چارہ گری پر بھروسہ کرو۔ اور کامیابی کی خوشی سے زیادہ خوف مسلط رہے۔ جنگ کا نتیجہ جلد باز کے خلاف اور ہوشیار کے حق میں ہوتا ہے۔

(589) اَلنِّعَمُ وَحْشِيَّةٌ، فَقَيِّدُوْهَا بِالْمَعْرُوْفِ.

نعمتیں وحشی ہوتی ہیں ان کو احسان کے زنجیروں سے جکڑا کرو۔

(590) إِذَا أَخْطَأَتْكَ الصَّنِيْعَةُ إِلٰى مَنْ يَتَّقِي اللهِ فَاصْنَعْهَا إِلٰى مَنْ يَتَّقِي الْعَارَ.

اگر آپ سے خطا ہو کہ آپ کسی خدا خوفی کرنے والے پر احسان نہ کر سکیں تو ایسے شخص سے بھلائی کر دیں جو ننگ و عار اور رسوائی کے کاموں سے اجتناب کرتا ہو۔

(591) لَا تَشْتَغِلْ بِالرِّزْقِ الْمَضْمُوْنِ عَنِ الْعَمَلِ الْمُفْرُوْضِ.

اس رزق و روزی کے چکر میں کہ جس کی خدا نے ضمانت دی ہے فریضہ عمل کو نہ بھلا دینا۔

(592) إِذَا أَكْرَمَكَ النَّاسُ لِمَالٍ أَوْ سُلْطَانٍ فَلَا يُعْجِبَنَّكَ ذَاكَ، فَإِنَّ زَوَالَ الْكَرَامَةِ بِزَوَالِهِمَا، وَ لٰكِنْ لِيُعْجِبْكَ إِنْ أَكْرَمَكَ النَّاسُ لِدِيْنٍ أَوْ أَدَبٍ.

اگر لوگوں کی نظروں میں آپ مال دار و حکومتی عہدیدار ہونے کی وجہ سے عزّت دار ہوں تو یہ بات آپ کو کسی گھمنڈ میں نہ ڈال دے کیوں کہ ایسی عزّت کو ان دونوں کے زوال سے زوال آ جاتا ہے۔ آپ کو یہ پسند ہو اور بھلا لگے کہ لوگ آپ کی دین اور اچھے آداب کی وجہ سے عزّت کرتے ہوں۔

(593)يَنْبَغِي لِمَنْ لَمْ يُكْرِمْ وَجْهَهُ عَنْ مَسْأَلَتِكَ اَنْ تُكْرِمَ وَجْهَكَ عَنْ رَدِّهِ.

اگر کوئی شخص آپ سے سوال کرکے اپنے چہرے کی آبرو آپ سے نہ بچاسکے تو آپ کو خیال رہے کہ آپ اسے خالی نہ لوٹا کر اپنے چہرے کی آبرو ضرور بچالیں۔

(594)اِیَّاكَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ، فَاِنَّ رَأْيَهُنَّ اِلَى اَفَنٍ، وَ عَزْمَهُنَّ اِلَى وَهْنٍ، وَ اكْفُفْ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ بِحِجَابِكَ اِيَّاهُنَّ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحِجَابِ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْاِرْتِيَابِ، وَ لَيْسَ خُرُوْجُهُنَّ بِاَشَدَّ عَلَيْكَ مِنْ دُخُوْلِ مَنْ لَا تَثِقُ بِهِ عَلَيْهِنَّ، وَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَلَّا يَعْرِفْنَ غَيْرَكَ فَافْعَلْ، وَ لَا تُمَكِّنِ امْرَاَةً مِنَ الْاَمْرِ مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا، فَاِنَّ ذٰلِكَ اَنْعَمُ لِبَالِهَا وَ اَرْخَى لِحَالِهَا، وَ اِنَّمَا الْمَرْاَةُ رَيْحَانَةٌ وَ لَيْسَتْ بِقَهْرَمَانَةٍ، فَلَا تَعْدُ بِكَرَامَتِهَا نَفْسَهَا، وَ لَا تُعْطِهَا اَنْ تَشْفَعَ لِغَيْرِهَا، وَ لَا تُطِلِ الْخَلْوَةَ مَعَهُنَّ فَيَمْلَلْنَكَ وَ تَمَلَّهُنَّ، وَ اسْتَبْقِ مِنْ نَفْسِكَ بَقِيَّةً؛ فَاِنَّ اِمْسَاكَكَ عَنْهُنَّ وَ هُنَّ يُرِدْنَكَ ذٰلِكَ بِاقْتِدَارٍ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَهْجُمْنَ مِنْكَ عَلَى انْكِسَارٍ، وَ اِيَّاكَ وَ التَّغَايُرَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْغَيْرَةِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يَدْعُو الصَّحِيْحَةَ مِنْهُنَّ اِلَى السُّقْمِ.

عورتوں سے مشاورت سے پرہیز کرو کیوں کہ ان کی سوچ کمزور ہوتی ہے۔ اور ارادے غیر پختہ ہوتے ہیں۔ پردہ داری سے ان کی آنکھوں کو محدود کر دو۔ سخت پردہ ہی ان کے لیے بہتر ہوتا ہے اس سے کہ تم ان کے بارے شک سے دوچار ہو جاؤ ان کے باہر جانے سے۔ تیرے لئے ان کے پاس کسی ایسے شخص کا آنا جس پر آپ کو اعتماد نہ ہو زیادہ مشکل اور ناقابل برداشت ہوگا۔ اور اگر تیرے لئے ممکن ہو کہ وہ آپ کے بغیر کسی کو نہ جانتی ہوں تو بہت خوب ہے۔ عورت کو اس کے اپنے امور کا ہی ذمہ دار بناؤ یہ اس کے دل کو نرمی اور اس کے حالات کو کشادگی دے گا۔ زیادہ ذمہ داری نہ ڈالو۔ عورت تو خوشبو دار پھول ہے، زحمت کش نہیں ہے۔ اسے اپنی شرافت مندی کے امور سے آگے نہ بڑھاؤ اور

اسے یہ اختیار نہ دو کہ دوسروں کی سفارش کرے۔ ان کے ساتھ زیادہ وقت نہ گزاریں وہ آپ سے تنگ پڑ جائیں گی اور آپ کو ان سے ملال ہو گا، ان کے ساتھ معاشرت میں اپنے لیے کچھ تحفظات ہمیشہ باقی رکھیں۔ آپ کا ان سے تحفظات رکھنا جب کہ وہ آپ پر اقتدار جمانا چاہتی ہوں اس سے بہتر ہے کہ وہ آپ کے ان کے تابع ہونے پر حملہ آور ہوتی رہیں۔ اور خیال رہے کہ آپ بے جا غیرت کا اظہار نہ کریں۔ ایسا کرنے سے آپ کی صحیح و درست خاتون بھی فاسد و خراب ہو جائے گی اور مردہ دل بن جائے گی۔

(595)إِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَخْتِمَ عَلٰی كِتَابٍ، فَأَعِدِ النَّظَرَ فِيْهِ، فَإِنَّمَا تَخْتُمُ عَلٰی عَقْلِكَ.

جب آپ کسی تحریر پر مہر لگانا چاہیں تو اسے دوبارہ دیکھ لیں اس لئے کہ آپ اپنی عقل مندی پر مہر لگا رہے ہیں۔

(596)إِنَّ يَوْمًا اَسْكَرَ الْكِبَارَ وَ شَيَّبَ الصِّغَارَ لَشَدِيْدٌ.

وہ دن کہ جو بزرگوں کو یوں بنا دے گا جیسے نشہ کی حالت میں۔ اور بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ یقیناً بہت ہی سخت دن ہو گا۔

(597) كَمْ مِنْ مُبَرَّدٍ لَهُ الْمَاءُ، وَ الْحَمِيْمُ يُغْلَى لَهُ.

بہت سارے ایسے لوگ ہیں کہ جن کے لیے دنیا میں تو ٹھنڈے مشروب ہیں جب کہ آخرت میں ان کے لیے سخت گرم پانی کھول رہے ہیں۔

(598)اَلصَّلَاةُ صَابُوْنُ الْخَطَايَا.

نماز خطاؤں و گناہوں کا صابن ہے۔

(599)اِنَّ اِمْرَأً عَرَفَ حَقِيْقَةَ الْاَمْرِ، وَ زَهِدَ فِيْهِ لَاَحْمَقُ، وَ اِنَّ اِمْرَأً جَهِلَ حَقِيْقَةَ الْاَمْرِ مَعَ وُضُوْحِهٖ لَجَاهِلٌ.

وہ شخص کہ جو کسی معاملہ کی حقیقت جانتا ہو اور اس سے دوری اختیار کرے احمق ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی معاملے کے واضح ہونے کے باوجود اس سے ناواقف رہے تو وہ جاہل ہے۔

(600)اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ: وَ اللهِ، فَلْيَنْظُرْ مَا يُضِيْفُ اِلَيْهَا.

جب تم میں سے کسی شخص کے منہ سے لفظ "واللہ" نکل رہا ہو تو غور کرے کہ آگے کس بات سے ملا رہا ہے۔ (یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم نام ہے اور قسم کے لیے ہوتا ہے۔)

(601)رَأْيُكَ لَا يَتَّسِعُ لِكُلِّ شَيْءٍ، فَفَرِّغْهُ لِلْمُهِمِّ مِنْ اُمُوْرِكَ، وَ مَالُكَ لَا يُغْنِيَ النَّاسَ كُلَّهُمْ، فَاخْصُصْ بِهٖ اَهْلَ الْحَقِّ، وَ كَرَامَتُكَ لَا تُطِيْقُ بَذْلَهَا فِي الْعَامَّةِ، فَتَوَخَّ بِهَا اَهْلَ الْفَضْلِ، وَ لَيْلُكَ وَ نَهَارُكَ لَا يَسْتَوْعِبَانِ حَوَائِجَكَ، فَاَحْسِنِ الْقِسْمَةَ بَيْنَ عَمَلِكَ وَ دَعَتِكَ.

آپ کی سوچ سب کاموں کا احاطہ نہیں کر سکتی، اسے ضروری ضروری کاموں سے مختص کر دو۔ آپ کا مال سب لوگوں کو نہیں پہنچ سکتا، اسے حق داروں سے مخصوص کر دو۔ آپ اپنی کرامات عمومی لوگوں تک نہیں پہنچا سکتے، بس فضیلت والے لوگوں تک پہنچاؤ۔ یہ دن اور رات آپ کی ضروریات اور احتیاج پر پورا نہیں اُتر سکتے، اپنے کاموں میں اچھی تقسیم کرو اور باقی چھوڑ دو۔

(602)اَحْيِ الْمَعْرُوْفَ بِاِمَاتَتِهٖ.

خیر و خوبی کو امانت داری سے زندہ رکھو۔

(603)اِصْحَبُوْا مَنْ يَذْكُرُ اِحْسَانَكُمْ اِلَيْهِ، وَ يَنْسَى اَيَادِيَهُ عِنْدَكُمْ.

ایسے لوگوں سے دوستی رکھو جو اپنے اوپر آپ کے احسانات کو یاد رکھیں۔ اور آپ پر کیے ہوئے احسانات کو بھول جاتے ہوں۔

(604)جَاهِدُوْا اَهْوَاءَكُمْ كَمَا تُجَاهِدُوْنَ اَعْدَاءَكُمْ.

اپنی خواہشاتِ نفسانی سے ایسے لڑو جیسے اپنے دشمنوں سے لڑتے ہو۔

(605)إِذَا رَغِبْتَ فِي الْمَكَارِمِ فَاجْتَنِبِ الْمَحَارِمَ.

جب آپ کو عمدہ صفات اور خیر وخوبی سے رغبت ہو تو حرام کاموں سے پرہیز کرو۔

(606)لَا تَثِقَنَّ كُلَّ الثِّقَةِ بِأَخِيكَ، فَإِنَّ سُرْعَةَ الْإِسْتِرْسَالِ لَا تُقَالُ.

اپنے بھائی پر بھی کبھی انتہائی بھروسہ نہ کرنا کیوں کہ جب جلدی سے تعلقات ختم ہوتے ہیں تو پھر واپسی بہت مشکل ہوتی ہے۔

(607)إِنْتَقِمْ مِنَ الْحِرْصِ بِالْقَنَاعَةِ كَمَا تَنْتَقِمُ مِنَ الْعَدُوِّ بِالْقِصَاصِ.

لالچ سے کفایت شعاری کے ساتھ ایسے مقابلہ کرو جیسے دشمن سے قتل کا بدلہ لیتے ہو۔

(608)إِذَا قَصُرَتْ يَدُكَ عَنِ الْمُكَافَأَةِ، فَلْيَطُلْ لِسَانُكَ بِالشُّكْرِ.

اگر نعمتوں اور احسانوں کا بدلہ دینا آپ کے بس میں نہ ہو تو شکر زیادہ کر لیا کرو۔

(609)مَنْ لَمْ يَنْشَطْ لِحَدِيْثِكَ فَارْفَعْ عَنْهُ مُؤْنَةَ الْإِسْتِمَاعِ مِنْكَ.

اگر کسی کو آپ کی گفتگو سے نِشاط (خوشی) حاصل نہ ہوتی ہو تو اس کی سماعت (سننے) کی زحمت کم کر دو۔

(610)اَلزَّمَانُ ذُوْ اَلْوَانٍ، وَ مَنْ يَصْحَبِ الزَّمَانَ يَرَ الْهَوَانَ.

زمانہ رنگ بدلتا رہتا ہے۔ اور جب کوئی زمانے کی رفتار کا پابند ہو جائے تو پھر آبرو کھو دیتا ہے۔

(611)لَا تَزْهَدَنَّ فِيْ مَعْرُوْفٍ، فَاِنَّ الدَّهْرِ ذُو صُرُوْفٍ، كَمْ مِنْ رَاغِبٍ اَصْبَحَ مَرْغُوْبًا اِلَيْهِ، وَ مَتْبُوْعٍ اَمْسَى تَابِعًا.

بھلائی کرنے سے گریز نہ کریں۔ زمانہ رنگ بدلتا رہتا ہے۔ کتنے ایسے لوگ کہ جو لوگوں کے ساتھ تعلقات کے خواہش مند ہوتے تھے اور پھر زمانے نے کروٹ لی تو لوگ ان سے تعلقات کے خواہش مند نظر آئے۔ اور کتنے ایسے لوگ کہ جو کسی کے پابند اور تابع دار ہوا کرتے تھے اور پھر لوگ ان کے تابع ہو گئے۔

(612)اِنْ غُلِبْتَ يَوْمًا عَلَى الْمَالِ فَلَا تُغْلَبَنَّ عَلَى الْحِيْلَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

اگر آپ کو کبھی مال و دولت پر غلبہ نصیب ہو تو ترکیب و تدبیر کو کسی صورت ترک نہ کرنا۔

(613)كُنْ اَحْسَنَ مَا تَكُوْنُ فِي الظَّاهِرِ حَالًا اَقَلَّ مَا تَكُوْنُ فِي الْبَاطِنِ مَالًا.

اپنے باطن میں جس قدر سادگی ہو۔ ظاہر میں اس سے بہتر رواداری ہو۔

(614)لَا تَكُوْنَنَّ الْمُحَدِّثَ مَنْ لَا يَسْمَعُ مِنْهُ، وَ الدَّاخِلَ فِيْ سِرِّ اِثْنَيْنِ لَمْ يُدْخِلَاهُ فِيْهِ، وَ لَا الْآتِيَ وَلِيْمَةً لَمْ يُدْعَ اِلَيْهَا، وَ لَا الْجَالِسَ فِيْ مَجْلِسٍ لَا يَسْتَحِقُّهُ، وَ لَا طَالِبَ الْفَضْلِ مِنْ اَيْدِی اللِّئَامِ، وَ لَا الْمُتَحَقِّقَ فِي الدَّالَّةِ، وَ لَا الْمُتَعَرِّضَ لِلْخَيْرِ مِنْ عِنْدِ الْعَدُوِّ.

جو آپ کی بات نہ سننا چاہے اسے سنانے والے مت بننا۔ اور جو بات دو آدمیوں کے راز کی ہو اور وہ آپ کو مداخلت کی اجازت نہ دیں مداخلت نہ کرنا۔ جس ولیمہ اور کھانے کی دعوت نہ ہو اس میں مت

جانا۔ کسی ایسی محفل میں کہ جس کے حق دار نہیں ہو، اس میں مت بیٹھنا۔ کمینے بندوں سے عنایات کی طلب مت کرنا۔ واضح باتوں میں بے وقوفی کا اظہار نہ کرنا۔ اور دشمن سے خیر و خوبی و بھلائی کی امید مت رکھنا۔

(615)اِطْبَعِ الطِّيْنَ مَا دَامَ رَطْبًا، وَ اغْرِسِ الْعُوْدَ مَا دَامَ لَدْنًا.

مٹی سے چیزیں بناؤ جب تک اس میں تری و رطوبت باقی ہو۔ اور شاخیں کاشت کرو جب تک وہ نرم ہوں۔

(616)خَفِ اللّٰهَ حَتّٰى كَاَنَّكَ لَمْ تُطِعْهُ، وَارْجُ اللّٰهَ حَتّٰى كَاَنَّكَ لَمْ تَعْصِهٖ.

خوفِ خدا ہر وقت اتنا رہے کہ گویا کہ آپ نے اس کی کوئی اطاعت ہی نہیں کی۔ اور اس کی ذات سے اس طرح امیدواری ہو جیسے کہ آپ نے کوئی نافرمانی نہیں کی۔

(617)لَا تَبْلُغْ فِيْ سَلَامِكَ عَلَى الْاِخْوَانِ حَدَّ النِّفَاقِ، وَ لَا تَقْصُرْهُمْ عَنْ دَرَجَةِ الْاِسْتِحْقَاقِ.

اپنے مسلمان بھائیوں پر سلام کرنے میں نفاق کی حدود تک نہ پہنچ جاؤ۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ ان کو ان کے مقامِ استحقاق سے بھی کم سلام کرو۔

(618)اِنْصَحْ لِكُلِّ مُسْتَشِيْرٍ، وَ لَا تَسْتَشِرْ اِلَّا النَّاصِحَ اللَّبِيْبَ.

ہر مشورہ طلب کرنے والے کو نصیحت آمیز مشورہ دو لیکن خود بھی ہمیشہ اچھا مشورہ دینے والے دانا سے مشورہ کرو۔

(619)مَا اَقْبَحَ بِكَ اَنْ يُنَادَى غَدًا: يَا اَهْلَ خَطِيْئَةِ كَذَا، فَتَقُوْمَ مَعَهُمْ، ثُمَّ يُنَادَى ثَانِيًا: يَا اَهْلَ خَطِيْئَةِ كَذَا، فَتَقُوْمَ مَعَهُمْ، مَا اَرَاكَ يَا مِسْكِيْنُ اِلَّا تَقُوْمُ مَعَ اَهْلِ كُلِّ خَطِيْئَةٍ.

کتنی بُری بات ہے جب میدان قیامت میں آواز آئے کہ اے فلاں گناہ والو! اُٹھو۔ تو آپ بھی ان کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور پھر جب دوبارہ ندا آئے کہ اے فلاں خطا والو! اُٹھو۔ تو آپ پھر اُٹھ کھڑے ہوں۔ یہ کیا ہوا؟ اے مسکین! کہ تم ہر گناہ والوں کے ساتھ کھڑے ہو؟

(620) مَا اَصَابَ اَحَدٌ ذَنْبًا لَيْلًا اِلَّا اَصْبَحَ وَ عَلَيْهِ مَذَلَّتُهٗ.

جب بھی کوئی شخص رات کو گناہ کرتا ہے تو صبح اس کی ذلّت سے ضرور دوچار ہوتا ہے۔

(621) اَلْاِسْتِغْفَارُ يَحُتُّ الذُّنُوْبَ حَتَّ الْوَرَقِ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهٗ تَعَالٰى وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا.

استغفار گناہوں کو ایسے گراتا ہے جیسے درختوں کے پتے گرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"[22] جو بھی بُرائی کا عمل انجام دے گا یا اپنے آپ پر ظلم کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔

(622) اَيُّهَا الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الذُّنُوْبِ، اِنَّ اَبَاكَ اُخْرِجَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبٍ وَاحِدٍ.

اے گناہوں کے ڈھیر لگانے والو! آپ کے بابا کو تو ایک خطا پر جنت سے نکالا گیا تھا۔

(623) اِذَا عَصَى الرَّبَّ مَنْ يَعْرِفُهٗ سَلَّطَ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَعْرِفُهٗ.

---

[22] سورۃ النساء/۱۱۰

جب کوئی اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والا معصیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اسے مسلط کر دیتا ہے جسے وہ جانتا بھی نہیں ہوتا۔

(624) لِقَاءُ اَهْلِ الْخَيْرِ عِمَارَةُ الْقُلُوْبِ.

اہلِ خیر و خوبی سے ملاقات دلوں کو تعمیر و آباد کر دیتی ہے۔

(625) اَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ كَالْعَضُدِ مِنَ الْمَنْكِبِ وَ كَالذِّرَاعِ مِنَ الْعَضُدِ، وَ كَالْكَفِّ مِنَ الذِّرَاعِ، رَبَّانِيْ صَغِيْرًا، وَ آخَانِيْ كَبِيْرًا، وَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ كَانَ لِيْ مِنْهُ مَجْلِسُ سِرٍّ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ غَيْرِيْ، وَ اَنَّهٗ اَوْصَى اِلَيَّ دُوْنَ اَصْحَابِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَ لَاَقُوْلَنَّ مَا لَمْ اَقُلْهُ لِاَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ، سَاَلْتُهٗ مَرَّةً اَنْ يَدْعُوَ لِيْ بِالْمَغْفِرَةِ. فَقَالَ: اَفْعَلُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا رَفَعَ يَدَهٗ لِلدُّعَاءِ اِسْتَمَعْتُ عَلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ قَائِلٌ: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ عَلِيٍّ عِنْدَكَ اِغْفِرْ لِعَلِيٍّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اَوَاحِدٌ اَكْرَمُ مِنْكَ عَلَيْهِ فَاَسْتَشْفِعَ بِهٖ اِلَيْهِ.

میری مثال رسول اکرمؐ سے ایسے ہے جیسے بازو کی کندھے سے۔ اور جیسے ہاتھ کی بازو سے۔ اور جیسے ہتھیلی کی ہاتھ سے۔ آپؐ نے بچپن سے میری تربیت فرمائی۔ اور جب میں بڑا ہوا تو مجھے اپنا بھائی بنایا۔ اور آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ میری آپؐ کے ساتھ راز داری کی خصوصی محفلیں ہوتی تھیں۔ جن کے راز میرے علاوہ کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہوتے تھے۔ اور آپؐ نے مجھے ہی اپنے باقی ساتھیوں اور پیروکاروں سے اپنا وصی قرار دیا۔ اور اہلِ بیتؑ کا مجھے بزرگ بنایا۔ اور آج میں آپ لوگوں کو ایک ایسی بات بھی بتا رہا ہوں کہ جو میں نے آج تک تمہیں نہیں بتائی ہے۔ اور وہ یہ کہ میں نے ایک دن آپؐ سے درخواست کی کہ میرے لیے بخشش کی دعا فرمائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا ضرور ابھی کرتا ہوں۔ پھر آپؐ کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ اور پھر جب دعا کے لیے ہاتھ بلند فرمائے تو میں نے یوں سنا کہ

آپؐ فرمار ہے تھے: "اے اللہ تعالیٰ تجھے علیؑ کے اس حق و مقام کا واسطہ جو ان کا تیرے حضور ہے علیؑ کو بخش دے۔" تو بعد میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ نے یہ کس طرح میرا ہی واسطہ دے دیا؟ تو آپؐ نے مجھے جواب دیا: "کیا آپؑ کا اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی کم عزّت و احترام ہے؟ اور میری نظروں میں آپؑ کے علاوہ کون ہو سکتا ہے کہ جس کا واسطہ دے کر دعا کروں؟"

(626) وَ اللهِ مَا قَلَعْتُ بَابَ خَيْبَرَ، وَ دَكْدَكْتُ حِصْنَ يَهُوْدٍ، بِقُوَّةٍ جِسْمَانِيَّةٍ بَلْ بِقُوَّةٍ اِلٰهِيَّةٍ.

بخدا قسم میں (حضرت علیؑ) نے خیبر کے قلعہ کو نہیں ہلایا۔ اور اس کا دروازہ نہیں اُکھیڑا یہودیوں کے قلعہ کو نہیں پچھاڑا اپنی جسمانی طاقت سے بلکہ وہ قوت، قوتِ الٰہی تھی، جو علیؑ کو ملی تھی۔

(627) يَا ابْنَ عَوْف كَيْفَ رَاَيْتَ صَنِيْعَكَ مَعَ عُثْمَانَ؟ رُبَّ وَاثِقٍ خَجِلَ، وَمَنْ لَمْ يَتَوَخَّ بِعَمَلِهٖ وَجْهَ اللهِ عَادَ مَادِحُهٗ مِنَ النَّاسِ لَهٗ ذَامًّا.

اے ابن عوف! تو نے جو کچھ حضرت عثمان کے ساتھ کیا، اسے کیسے پاتا ہے؟ بسا اوقات امید و بھروسہ کے مقام سے شرمندگی ملتی ہے۔ اور جب بھی کوئی شخص اپنے عمل کا رُخ اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف نہ کرے تو اس کی تعریفیں کرنے والے لوگ بھی اس کی مذمت کرتے ہیں۔

(628) لَوْ رَاَيْتَ مَا فِيْ مِيْزَانِكَ، لَخَتَمْتَ عَلٰى لِسَانِكَ.

اگر آپ کو نظر آ جائے کہ میدانِ محشر کے میزان میں آپ کے کیا اعمال ہیں تو آپ اپنی زبان پر مہر لگا دیں۔

(629) لَيْسَ الْحِلْمُ مَا كَانَ حَالَ الرِّضَا، بَلِ الْحِلْمُ مَا كَانَ حَالَ الْغَضَبِ.

حلم و بردباری رضامندی اور خوشی کی حالت میں نہیں ہوتی۔ حلم کا پتہ غصّہ کی حالت میں چلتا ہے۔

(630)لَیْسَ شَیْءٌ اَقْطَعَ لِظَھْرِ اِبْلِیْسَ مِنْ قَوْلِ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، کَلِمَۃِ التَّقْوٰی.

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" ہی کلمۂ تقویٰ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ابلیس کی کمر توڑنے والا کوئی کلمہ نہیں۔

(631)لَا تَحْمِلُوْا ذُنُوْبَکُمْ وَ خَطَایَاکُمْ عَلَی اللہِ، وَ تَذَرُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ الشَّیْطَانَ.

ایسا نہ ہو کہ تم اپنے گناہوں کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ڈال دو کہ وہی کرواتا ہے۔ اور تم درمیان سے اپنے نفس اور شیطان کو نکال دو۔

(632)اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مِنَ الدَّجَّالِ، اَئِمَّۃٌ مُضِلُّوْنَ، وَ ھُمْ رُؤَسَاءُ اَھْلِ الْبِدَعِ.

اس امتِ مسلمہ کے لیے گمراہ کرنے والے رہنما قسم کے لوگ دجّال سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ اور وہ اہلِ بدعت کے رئیس و رہنما ہیں۔

(633)اِذَا زَلَلْتَ فَارْجِعْ، وَ اِذَا نَدِمْتَ فَاَقْلِعْ، وَ اِذَا اَسَأْتَ فَانْدَمْ، وَ اِذَا مَنَنْتَ فَاکْتُمْ، وَ اِذَا مَنَعْتَ فَاَجْمِلْ، وَ مَنْ یُسْلِفِ الْمَعْرُوْفَ، یَکُنْ رِبْحُہُ الْحَمْدَ.

جب لغزش ہو تو لوٹ جاؤ۔ جب پشیمانی ہو تو چھوڑ دو۔ جب بُرائی کرو تو پشیمان ہو جاؤ۔ کسی پر احسان کرو تو چھپا دو۔ کسی کو محروم کرو تو اچھا طریقہ اختیار کرو۔ اور جب کوئی احسان کو اُدھار کر دیتا ہے تو اس پر اسے نیک نامی کا نفع ملتا ہے۔ (تعریف ہوتی ہے۔)

(634)اِسْتَشِرْ عَدُوَّکَ تَجْرِبَۃً لِتَعْلَمَ مِقْدَارَ عَدَاوَتِہٖ.

کبھی اپنے دشمن کی دشمنی کی مقدار معلوم کرنے کا تجربہ کرنا ہو تو اس سے مشورہ لے کر دیکھو۔

(635)لَا تَطْلُبَنَّ مِنْ نَفْسِكَ الْعَامَ مَا وَعَدَتْكَ عَامًا اَوَّلَ.

اپنے نفس سے کسی عمومی عمل کا وعدہ نہ لینا کیوں کہ اگر یہ آپ سے کسی عمومی نیکی کا وعدہ کرے گا تو اس میں تاویل کرے گا۔ (نیکی معین کرکے طلب کرنا۔)

(636)اَطْوَلُ النَّاسِ عُمُرًا مَنْ كَثُرَ عِلْمُهٗ، فَتَاَدَّبَ بِهٖ مَنْ بَعْدَهٗ، اَوْ كَثُرَ مَعْرُوْفُهٗ فَشَرُفَ بِهٖ عَقِبُهٗ.

لمبی عمر تو اس (مرنے والے) کی ہوتی ہے جس کا علم زیادہ ہو۔ اور اس نے اپنے بعد والوں کی تربیت کی ہو۔ یا وہ کثیر الاحسان ہو اور اس نے اپنے بعد نیک نامی اور شرف چھوڑا ہو۔

(637)اِسْتَهِينُوْا بِالْمَوْتِ، فَاِنَّ مَرَارَتَهٗ فِيْ خَوْفِهٖ.

موت کو زیادہ سنگین نہ سمجھا کرو کیوں کہ اس کا خوف اسے کڑوا بنا دیتا ہے۔

(638)لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا نِيَّةَ لَهٗ، وَ لَا مَالَ لِمَنْ لَا تَدْبِيْرَ لَهٗ، وَ لَا عَيْشَ لِمَنْ لَا رِفْقَ لَهٗ.

جس کی نیت اچھی نہ ہو اس کا دین بھی اچھا نہیں ہوتا۔ اس مال دار کا مال باقی نہیں رہتا جس کے پاس تدبیر نہ ہو۔ اور جسے نرم خوئی نصیب نہیں اس کی پُر سکون زندگی نہیں۔

(639)مَنِ اشْتَغَلَ بِتَفَقُّدِ اللَّفْظَةِ، وَ طَلَبَ السَّجْعَةِ نَسِيَ الْحُجَّةَ.

جو الفاظ کے چکر میں پڑا اور مسجع کلامی کے درپے ہوا اسے دلیل و برھان بھول گئی۔

(640)اَلدُّنْيَا مَطِيَّةُ الْمُؤْمِنِ، عَلَيْهَا يَرْتَحِلُ اِلٰى رَبِّهٖ، فَاَصْلِحُوْا مَطَايَاكُمْ تُبَلِّغْكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ.

دنیا مؤمن کی سواری ہے جس پر سوار ہو کر اپنے ربّ کی طرف محو سفر ہے۔ اپنی سواری کی اصلاح کر لو یہ تمہیں تمہارے ربّ تک لے جائے گی۔

(641)مَنْ رَاٰی اَنَّهٗ مُسِیْءٌ فَهُوَ مُحْسِنٌ، وَ مَنْ رَاٰی اَنَّهٗ مُحْسِنٌ فَهُوَ مُسِیْءٌ.

جسے یہ احساس رہے کہ وہ خطاکار ہے وہ نیکوکار بن جاتا ہے۔ اور جسے یہ خیال ہو کہ میں تو نیکوکار ہوں اس سے خطائیں سرزد ہوتی ہیں۔

(642)سَیِّئَةٌ تَسُوْٓءُكَ خَیْرٌ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ.

ایسی بُرائی جس کے انجام دیتے پر آپ کو بُرا لگے اس نیکی سے بہتر ہے جس پر آپ کو تکبر ہو۔

(643)اُطْلُبُوا الْحَاجَاتِ بِعِزَّةِ الْاَنْفُسِ، فَاِنَّ بِیَدِ اللهِ قَضَآءَهَا.

حاجت طلبی کے اوقات میں اپنی عزّتِ نفس کا ضرور خیال رکھا کریں ان کا پورا کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔ ہر کسی دوسرے کے پاس اپنے آپ کو ذلیل نہ کیا کریں۔

(644)عَذِّبْ حُسَّادَكَ بِالْاِحْسَانِ اِلَیْهِمْ.

اپنے حاسدوں پر احسان کیا کرو۔ یہ ان کے لیے بہترین سزا ہے۔

(645)اِظْهَارُ الْفَاقَةِ مِنْ خُمُوْلِ الْهِمَّةِ.

کسی سے اپنے فاقہ و احتیاج کا اظہار کرنا کم ہمتی کی دلیل ہے۔

(646)یَا عَالِمُ، قَدْ قَامَ عَلَیْكَ حُجَّةُ الْعِلْمِ، فَاسْتَیْقِظْ مِنْ رَقْدَتِكَ.

اے عالم! علم کی وجہ سے تجھ پر حجت قائم ہو گئی ہے۔ ذرا خوابِ غفلت سے جاگ جا۔

(647)اَلرِّفْقُ يَفُلُّ حَدَّ الْمُخَالَفَةِ.

نرم خوئی مخالفت کی تیز دھار تلوار کو کُند کر دیتی ہے۔

(648)اَرْجَحُ النَّاسِ عَقْلًا، وَ اَكْمَلُهُمْ فَضْلًا، مَنْ صَحِبَ اَيَّامَهٗ بِالْمُوَادَعَةِ، وَ اِخْوَانَهٗ بِالْمُسَالَمَةِ، وَ قَبِلَ مِنَ الزَّمَانِ عَفْوَهٗ.

لوگوں سے زیادہ عقل مند اور کامل صاحبِ عزّت وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے زمانے کا ساتھی ہو۔ الوداعی انداز میں بھائیوں سے صلح و صفائی رکھتا ہو۔ اور دنیا سے بس اتنا مقدار پر راضی ہو جو مل جائے۔

(649)اَلْوُجُوْهُ اِذَا كَثُرَ تَقَابُلُهَا، اِعْتَصَرَ بَعْضُهَا مَاءَ بَعْضٍ.

جب لوگوں کا آپس میں تقابل زیادہ ہو تو بعض چہرے دوسرے کا پانی نچوڑ لیتے ہیں۔

(650) اَدَاءُ الْاَمَانَةِ مِفْتَاحُ الرِّزْقِ.

امانت داری کا خیال رکھنا رزق و روزی کی کنجی ہوتا ہے۔

(651)حَصِّنْ عِلْمَكَ مِنَ الْعُجْبِ، وَ وَقَارَكَ مِنَ الْكِبْرِ، وَ عَطَاءَكَ مِنَ السَّرَفِ، وَ صَرَامَتَكَ مِنَ الْعَجَلَةِ، وَ عُقُوْبَتَكَ مِنَ الْاِفْرَاطِ، وَ عَفْوَكَ مِنْ تَعْطِيْلِ الْحُدُوْدِ، وَ صَمْتَكَ مِنَ الْعِيِّ، وَ اِسْتِمَاعَكَ مِنْ سُوْءِ الْفَهْمِ، وَ اِسْتِئْنَاسَكَ مِنَ الْبَذَاءِ، وَ خَلَوَاتِكَ مِنَ الْاِضَاعَةِ، وَ غَرَامَاتِكَ مِنَ اللَّجَاجَةِ، وَ رَوْغَاتِكَ مِنَ الْاِسْتِسْلَامِ وَ حَذَرَاتِكَ مِنَ الْجُبْنِ.

بچاؤ محفوظ رکھو اپنے علم کو فخر سے اور وقار کو تکبّر سے اور ذخیرہ کو فضول خرچی سے اور سنجیدگی کو جلدی سے اور سزا دینے کو حد سے تجاوز سے اور معاف کرنے کو حدودِ خداوندی کے معطل ہونے سے اور خاموشی کو عاجزی سے اور اپنی سماعت کو غلط فہمی سے اور مانوسیت کو بے ہودگی سے اور خلوت کو بے کاری سے اور قرضوں کو لجاجت سے اور مخفی روابط کو جھکاؤ سے اور خوف گریوں کو بزدلی سے۔

(652) لَا تَجِدُ لِلْمَوْتُوْرِ الْمَحْقُوْدِ اَمَانًا مِنْ اَذَاهُ اَوْثَقَ مِنَ الْبُعْدِ عَنْهُ، وَ الْاِحْتِرَاسِ مِنْهُ.

کسی کینہ پرور بدلہ لینے کے منتظر کی اذیت سے قابلِ بھروسہ امان اس سے دوری اختیار کرنا ہوتا ہے۔ اور اس کا اپنے ذہن میں دھڑکا رکھنا ضروری ہے۔

(653) اِحْذَرْ مِنْ اَصْحَابِكَ وَ مُخَالِطِيْكَ: اَلْكَثِيْرَ الْمَسْاَلَةِ، اَلْخَشِنَ الْبَحْثِ، اَللَّطِيْفَ الْاِسْتِدْرَاجِ، الَّذِی يَحْفَظُ اَوَّلَ كَلَامِكَ عَلٰی آخِرِهٖ، وَ يَعْتَبِرُ مَا اَخَّرْتَ بِمَا قَدَّمْتَ، وَ لَا تُظْهِرَنَّ لَهُ الْمَخَافَةَ فَيَرٰی اَنَّكَ قَدْ تَحَرَّزْتَ وَ تَحَفَّظْتَ، وَ اعْلَمْ اَنَّ مِنْ يَقْظَةِ الْفِطْنَةِ اِظْهَارَ الْغَفْلَةِ مَعَ شِدَّةِ الْحَذَرِ، فَخَالِطْ هٰذَا مُخَالَطَةَ الْآمِنِ، وَ تَحَفَّظْ مِنْهُ تَحَفُّظَ الْخَائِفِ فَاِنَّ الْبَحْثَ يُظْهِرُ الْخَفِیَّ، وَ يُبْدِی الْمَسْتُوْرَ الْكَامِنَ.

اپنے زیادہ سوال کرنے والے، سخت بحث کرنے والے، ایسے میل جول رکھنے والے ساتھیوں سے ہمیشہ ہوشیار رہیں جو گہری منصوبہ بندی کرنے والے، ایسے مزاج کے لوگ ہوں جو آپ کی ساری باتوں کو اول سے آخر تک محفوظ کرتے ہوں اور اول کو آخر سے ملاتے ہوں۔ اور آپ جو بعد میں کرتے ہوں، اسے ابتدا اعمال پر پرکھتے ہوں ایسے لوگوں سے اظہارِ خوف نہ کرنا کہ وہ خیال کریں کہ آپ کو ان سے تحفظات ہیں۔ اور آپ بچاؤ کرنے لگے ہیں۔ اور جان لو! کہ اظہارِ غفلت سے ملے جلے شدید ڈر سے دانائی بیدار ہوتی ہے۔ اپنے تعلق داروں سے ہوشیار رہا کریں ایسے احباب سے میل

جو ل تو رکھیں معتمد علیہ دوست والا۔ البتہ اس سے خائف رہیں جیسے ہوشیاری کا تقاضا ہوتا ہے۔ بحث کرنے سے دل میں مخفی باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں اور چھپے ہوئے رازوں تک راستہ جاتا ہے۔

(654)مَنْ سَرَّهُ الْغِنٰى بِلَا سُلْطَانٍ وَ الْكَثْرَةُ بِلَا عَشِيْرَةٍ فَلْيَخْرُجْ مِنْ ذُلِّ مَعْصِيَةِ اللهِ اِلٰى عِزِّ طَاعَتِهٖ فَاِنَّهٗ وَاجِدٌ ذٰلِكَ كُلَّهٗ.

اگر کوئی پسند کرے کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہو بادشاہوں کے بغیر اور بغیر قبیلہ کے زیادہ کثرت والا سمجھا جائے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کی ذلّت سے نکل کر اس کی اطاعت کی عزّت کے دائرہ میں آئے تو اسے یہ سب مل جائے گا۔

(655)اَلشَّيْبُ اِعْذَارُ الْمَوْتِ.

بڑھاپا موت کے بہانے ہوتے ہیں۔

(656)مَنْ سَاسَ نَفْسَهٗ بِالصَّبْرِ عَلٰى جَهْلِ النَّاسِ، صَلُحَ اَنْ يَكُوْنَ سَائِسًا.

جب کوئی لوگوں کی جہالت سے واسطہ پڑنے پر ان کے ساتھ صبر و تحمل کے ساتھ گزارا کرے تو وہ لوگوں کی سیاست کے قابل ہو جاتا ہے۔

(657)لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ لَحْظَةٍ ثَلَاثَةُ عَسَاكِرَ فَعَسْكَرٌ يَنْزِلُ مِنَ الْاَصْلَابِ إِلَى الْاَرْحَامِ وَ عَسْكَرٌ يَنْزِلُ مِنَ الْاَرْحَامِ اِلَى الْاَرْضِ وَ عَسْكَرٌ يَرْتَحِلُ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ.

ہر لحظہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا اس کی کائنات میں لشکر رواں دواں رہتا ہے اور تین لشکر تو چلتے رہتے ہیں؛
(۱)ایک لشکر جو مردوں کے اصلاب سے روانہ ہوتا ہے عورتوں کے ارحام میں جاگزیں ہوتا ہے۔

(۲)ایک لشکر رحموں سے روانہ ہو کر زمین پر آباد ہو جاتا ہے۔ (۳)ایک لشکر زمین سے کوچ کرتا ہے اور قبروں میں بسیرا کرکے آخرت کو رواں ہوتا ہے۔

(658)اَللّٰھُمَّ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃَ الْغُفْرَانِ،اِنْ لَمْ تَرْحَمْنِیْ رَحْمَۃَ الرِّضَا.

اے میرے ربّ! مجھ پر اگر رضا مندی والی رحمت نہیں ہو سکتی تو بخشش والی فرمادے۔

(659)اِلٰھِیْ، کَیْفَ لَا یَحْسُنُ مِنِّیَ الظَّنُّ وَقَدْ حَسُنَ مِنْکَ الْمَنُّ. اِلٰھِیْ اِنْ عَامَلْتَنَا بِعَدْلِکَ لَمْ یَبْقَ لَنَا حَسَنَۃٌ،وَاِنْ اَنَلْتَنَا فَضْلَکَ لَمْ یَبْقَ لَنَا سَیِّئَۃٌ.

خدایا! مجھے تیری ذات سے حسنِ ظن کیسے نہ ہو جب کہ تیرا میرے اوپر بہترین احسان رہا ہے۔ خدایا! اگر تو ہمارے ساتھ عدل کا معاملہ فرمائے تو ہماری کوئی نیکی باقی نہ بچے۔ اور اگر تو اپنے فضل و کرم کا معاملہ فرمائے تو ہماری کوئی بُرائی نظر نہ آئے۔

(660)اَلْعِلْمُ سُلْطَانٌ، مَنْ وَجَدَہٗ صَالَ بِہٖ، وَ مَنْ لَمْ یَجِدْہُ صِیْلَ عَلَیْہِ.

علم سلطان ہوتا ہے جس کے پاس ہو وہ اس کے ساتھ غالب آجاتا ہے۔ اور جسے نہ ملے تو اس پر چڑھائی ہو جاتی ہے۔

(661)یَا ابْنَ آدَمَ اِنَّمَا اَنْتَ اَیَّامٌ مَجْمُوْعَۃٌ فَاِذَا مَضٰی یَوْمٌ مَضٰی بَعْضُکَ.

اے فرزند آدمؑ! تو ایّام کا مجموعہ ہے جب ایک دن گزر گیا تو تیرا بھی بعض حصّہ گزر گیا۔

(662)حَیْثُ تَکُوْنُ الْحِکْمَۃُ تَکُوْنُ خَشْیَۃُ اللّٰہِ، وَ حَیْثُ تَکُوْنُ خَشْیَتُہٗ تَکُوْنُ رَحْمَتُہٗ.

جہاں علم و حکمت ہوتی ہے وہاں خوفِ خدا ہوتا ہے۔ اور جہاں خوفِ خدا ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے۔

(663)اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرٰی لَدَیَّ مِنْ فَضْلِكَ مَا لَمْ اَسْاَلْكَ، فَعَلِمْتُ اَنَّ لَدَیْكَ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا لَا اَعْلَمُ، فَصَغُرَتْ قِیْمَةُ مَطْلَبِیْ فِیْمَا عَایَنْتُ، وَ قَصُرَتْ غَایَةُ اَمَلِیْ عِنْدَ مَا رَجَوْتُ، فَاِنْ اَلْحَفْتُ فِیْ سُؤَالِیْ فَلِفَاقَتِیْ اِلٰی مَا عِنْدَكَ، وَاِنْ قَصَّرْتُ فِیْ دُعَائِیْ فَبِمَا عَوَّدْتَ مِنِ ابْتِدَائِكَ.

اے اللہ تعالیٰ! میں جب اپنے اوپر تیرا وہ فضل و کرم دیکھتا ہوں کہ جو میں نے تجھ سے سوال نہیں کیا تھا تو میں جان لیتا ہوں کہ تیری ایسی رحمت ہے جس کا مجھے علم ہی نہیں۔ تو میں جو دیکھتا ہوں اس میں مجھے میرا مطلب چھوٹا نظر آتا ہے۔ اور میری آرزو کا مقصد کوتاہ، اپنی امیدوں سے کم تر ہو جاتا ہے۔ پس اگر میں اپنے سوالات میں اصرار بھی کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے مجھے اس بات کا عادی بنا دیا ہے تو خود بخود ابتدا کر دیتا ہے۔

(664)مَنْ كَانَ هِمَّتُهٗ مَا یَدْخُلُ جَوْفَهٗ كَانَ قِیْمَتُهٗ مَا یَخْرُجُ مِنْهُ.

جس شخص کا مقصد صرف شکم میں کچھ ڈالنا ہو تو اس کی قیمت بھی وہی ہوتی ہے جو اس سے نکلتا ہے۔

(665)یَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ، لَمْ اَخْلُقْكَ لِاَرْبَحَ عَلَیْكَ، اِنَّمَا خَلَقْتُكَ لِتَرْبَحَ عَلَیَّ، فَاتَّخِذْنِیْ بَدَلًا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ فَاِنِّیْ نَاصِرٌ لَكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ.

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یوں فرماتا ہے: "اے فرزند آدمؑ! میں نے تجھے اس لئے نہیں بنایا کہ تیرے ذریعہ نفع کماؤں بلکہ اس لئے بنایا ہے کہ تو مجھ سے نفع حاصل کرے۔ پس تو میرے بدلے میں کسی شے کو قرار نہ دے تو میں ہر شے کے مقابل تیرا مددگار بن جاؤں گا۔"

(666)اَلرَّجَاءُ لِلْخَالِقِ سُبْحَانَهٗ اَقْوٰی مِنَ الْخَوْفِ، لِاَنَّكَ تَخَافُهٗ لِذَنْبِكَ وَ تَرْجُوْهُ لِجُوْدِهٖ، فَالْخَوْفُ لَكَ وَ الرَّجَاءُ لَهٗ.

خداوند متعال سے امید وار ہونا اس سے خوف سے زیادہ بہتر ہے کیوں کہ آپ کو اس کا خوف ہوتا ہے اس کی نافرمانی کی وجہ سے۔ اور امید واری ہوتی ہے اس کے جود و سخاء کی وجہ سے۔ تو خوف تیرا عمل ہے اور رجاء اس کا عمل ہے۔

(667)اَسْاَلُكَ بِعِزَّةِ الْوَحْدَانِيَّةِ، وَ كَرَمِ الْاِلٰهِيَّةِ، اَلَّا تَقْطَعَ عَنِّيْ بِرَّكَ بَعْدَ مَمَاتِيْ، كَمَا لَمْ تَزَلْ تَرَانِيْ اَيَّامَ حَيَاتِيْ، اَنْتَ الَّذِيْ تُجِيْبُ مَنْ دَعَاكَ، وَ لَا تُخَيِّبُ مَنْ رَجَاكَ، ضَلَّ مَنْ يَدْعُوْ اِلَّا اِيَّاكَ، فَاِنَّكَ لَا تَحْجُبُ مَنْ اَتَاكَ، وَ تُفَضِّلُ عَلٰى مَنْ عَصَاكَ، وَ لَا يَفُوْتُكَ مَنْ نَاوَاكَ، وَ لَا يُعْجِزُكَ مَنْ عَادَاكَ، كُلٌّ فِيْ قُدْرَتِكَ وَ كُلٌّ يَأْكُلُ رِزْقَكَ.

(آپؑ کی دعا:) "میں تجھ سے تیری وحدانیت کی عزّت و مقام کے ذریعہ سوال کرتا ہوں۔ اور تیرے کرمِ الٰہی سے کہ میرے سے اپنے احسانات کو میری موت کے بعد بھی قطع نہ فرمانا جیسا کہ میری زندگی میں بھی تیری نظرِ کرم ہے۔ تیری ذات ہے جو ہر دعا مانگنے والے کی قبول فرماتا ہے۔ اور اپنے آستانہ سے امید رکھنے والے کو ناامید نہیں فرماتا ہے۔ جو تیرے علاوہ کسی سے مانگنے گیا وہ گمراہ ہو گیا۔ جو بھی تیرے دروازے پر آئے تو اس سے چھپا نہیں ہے۔ اور تو اپنے نافرمانوں کو بھی عطا فرماتا ہے۔ تیرا مقابلہ کرنے والا تجھ سے بھاگ نہیں سکتا۔ اور تیرے ساتھ دشمنی کرنے والا تجھے عاجز نہیں بنا سکتا۔ سبھی کچھ تیری قدرت کے دائرہ کے نیچے ہے۔ اور سبھی بس تیرا ہی رزق و روزی کھاتے ہیں۔"

(668)لَا تَطْلُبَنَّ اِلٰى اَحَدٍ حَاجَةً لَيْلًا، فَاِنَّ الْحَيَاءَ فِي الْعَيْنَيْنِ.

کسی سے رات کو بھی حاجت طلب کرنے نہ جاؤ کیوں کہ حیا تو آنکھوں میں ہوتا ہے۔

(669)مَنْ اِزْدَادَ عِلْمًا، فَلْيَحْذَرْ مِنْ تَوْكِيْدِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ.

اگر کسی کو زیادہ علم مل جائے تو اسے چاہیے کہ اس سے ڈرے کہ اس پر حجت سخت ثابت ہو گئی ہے۔

(670)اَلْعَاقِلُ يُنَافِسُ الصَّالِحِيْنَ لِيَلْحَقَ بِهِمْ، وَ يُحِبُّهُمْ لِيُشَارِكَهُمْ بِمَحَبَّتِهٖ، وَ اِنْ قَصَّرَ عَنْ مِثْلِ عَمَلِهِمْ وَ الْجَاهِلُ يَذُمُّ الدُّنْيَا، وَ لَا يَسْخُو بِاِخْرَاجِ اَقَلِّهَا، يَمْدَحُ الْجُوْدَ، وَ يَبْخَلُ بِالْبَذْلِ، يَتَمَنّٰى التَّوْبَةَ بِطُوْلِ الْاَمَلِ، وَ لَا يُعَجِّلُهَا لِخَوْفِ حُلُوْلِ الْاَجَلِ، يَرْجُوْ ثَوَابَ عَمَلٍ لَمْ يَعْمَلْ بِهٖ، وَ يَفِرُّ مِنَ النَّاسِ لِيَطْلُبَ، وَ يُخْفِي شَخْصَهٗ لِيَشْتَهِرَ وَ يَذُمُّ نَفْسَهٗ لِيُمْدَحَ، وَ يَنْهٰى عَنْ مَدْحِهٖ، وَ هُوَ يُحِبُّ اَلَّا يُنْتَهٰى مِنَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ.

عقل مند، صالح بندوں سے اس لئے رَشک کرتا ہے تاکہ ان میں سے بن جائے۔ اور ان سے اس لئے محبت کرتا ہے تاکہ ان کی محبت کا شریک ہو، خود بھی ان سے محبت کرے اور اسے ان کی محبت ملے۔ چاہے وہ عمل کی دنیا میں ان سے کم تر بھی ہو مگر خواہش مند ہوتا ہے۔ اور جاہل بظاہر تو دنیا کی مذمت کرتا ہے لیکن اس کی تھوڑی سی مقدار کی بھی سخاوت نہیں کرتا۔ سخاوت کی تعریف کرتا ہے لیکن سخاوت کرنے سے بخل کرتا ہے۔ لمبی آرزوئیں بھی خیال میں رکھتا ہے اور توبہ کا خواہش مند بھی ہوتا ہے لیکن موت کے جلدی آ جانے کے خیال سے توبہ کرتا نہیں ہے۔ وہ ایسے عمل کے ثواب کا امید وار ہے جو انجام نہیں دیا۔ لوگوں سے اس لیے فراری رہتا ہے کہ کوئی اس سے کچھ طلب نہ کرے۔ اور اپنے آپ کو لوگوں سے چھپاتا ہے تاکہ انہیں اس کا پتہ معلوم نہ ہو۔ اپنے آپ کی اس لئے مذمت کرتا ہے تاکہ مقابلے میں لوگ اس کی تعریف کریں۔ لوگوں کو اپنی تعریف کرنے سے منع کرتا ہے جب کہ پسند کرتا ہے کہ اس پر مدح سرائی میں لوگ مشغول رہیں۔

(671)اَلْاُنْسُ بِالْعِلْمِ مِنْ نَبَلِ الْهِمَّةِ.

علم و علماء سے مانوس ہونا، پاکیزہ ارادہ والے ہونے کی دلیل ہے۔

(672)اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِي عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ، فَصُنْ وَجْهِي عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ.

(آپؑ کی دعا:) " اے اللہ تعالیٰ! جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کا سجدہ کرنے سے بچایا ہے، اسی طرح مجھے اپنے غیر سے سوال کرنے سے بھی بچالے۔"

(673)مِنَ النَّاسِ مَنْ يَنْقُصُكَ إِذَا زِدْتَهُ، وَ يَهُوْنُ عَلَيْكَ إِذَا خَاصَصْتَهُ، لَيْسَ لِرِضَاهُ مَوْضِعٌ تَعْرِفُهُ، وَ لَا لِسَخَطِهِ مَكَانٌ تَحْذَرُهُ فَإِذَا لَقِيْتَ أُوْلَئِكَ فَابْذُلْ لَهُمْ مَوْضِعَ الْمَوَدَّةِ الْعَامَّةِ، وَ احْرِمْهُمْ مَوْضِعَ الْخَاصَّةِ لِيَكُوْنَ مَا بَذَلْتَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ حَائِلًا دُوْنَ شَرِّهِمْ، وَ مَا حَرَّمْتَهُمْ مِنْ هٰذَا قَاطِعًا لِحُرْمَتِهِمْ.

آپ کے کچھ ایسے تعلق دار لوگ بھی ہوں گے کہ آپ ان کو جتنا بڑھائیں گے وہ آپ کو گھٹائیں گے۔ اور جونہی آپ ان کو اپنا خاص بنائیں گے وہ آپ کو کمزور اور حقیر سمجھیں گے۔ آپ ان کے بارے یہ نہیں معلوم کر پائیں گے وہ کس بات سے راضی رہتے ہیں؟ اور کون سی بات ان کی ناراضگی کا سبب ہوتی ہے کہ آپ اس سے اجتناب کریں؟ اگر ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے تو ان کو عمومی پیار و محبت دے دیا کریں لیکن انہیں اپنے خصوصی گوشہ دل سے محروم رکھیں تا کہ آپ نے انہیں جو مقام دیا ہے اس کے ذریعہ ان کے شر سے بچ جائیں۔ اور جس سے آپ نے انہیں محروم کیا ہے اس سے ان کو آپ کا احترام نصیب نہ ہو۔

(674)مَنْ شَبِعَ عُوقِبَ فِي الْحَالِ ثَلَاثُ عُقُوبَاتٍ: يُلْقَى الْغِطَاءُ عَلٰى قَلْبِهٖ، وَ النُّعَاسُ عَلٰى عَيْنِهٖ وَ الْكَسَلُ عَلٰى بَدَنِهٖ.

جو پیٹ بھر کر کھائے گا اس پر تین نتائج اسی وقت ظاہر ہوں گے؛ (۱) اس کے دل پر پردہ پڑ جائے گا۔ (۲) آنکھوں میں اونگھ اور نیند کا غلبہ ہو گا۔ (۳) بدن سست ہو جائے گا۔

(675)ذَمُّ الْعُقَلَاءِ اَشَدُّ مِنْ عُقُوْبَةِ السُّلْطَانِ.

عقل مندوں کی مذمت بادشاہوں کی سزاؤں سے سنگین ہوتی ہے۔

(676)يَقْطَعُ الْبَلِيْغَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ اَمْرَانِ: ذُلُّ الطَّلَبِ، وَ خَوْفُ الرَّدِّ.

کسی دانا کو دو چیزیں سوال کرنے سے مانع ہوتی ہیں: (۱) طلب کرنے کی ذلّت۔ (۲) ردّ ہونے کا خوف۔

(677)اَلْمُؤْمِنُ مُحَدَّثٌ.

مؤمن سے غیب سے باتیں ہوتی ہیں۔

(678)قَلَّ اَنْ يَنْطِقَ لِسَانُ الدَّعْوٰى اِلَّا وَ يَخْرِسُهٗ كِعَامُ الْاِمْتِحَانِ.

بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کسی دعوی کرنے والے کی زبان بولے مگر اسے امتحان و آزمائش چپ نہ کرا دے۔

(679)اُنْظُرْ مَا عِنْدَكَ فَلَا تَضَعْهُ اِلَّا فِيْ حَقِّهٖ، وَ مَا عِنْدَ غَيْرِكَ فَلَا تَأْخُذْهُ اِلَّا بِحَقِّهٖ.

دیکھ لیا کرو کہ جو آپ کے پاس ہے اسے حق دار کو دیا کرو۔ اور جو آپ کے غیر کے پاس ہے اسے بھی حق داری سے لیا کرو۔

(680)إِذَا صَافَاكَ عَدُوُّكَ رِيَاءً مِنْهُ فَتَلَقَّ ذٰلِكَ بِأَوْكَدِ مَوَدَّةٍ، فَإِنَّهُ إِنْ أَلِفَ ذٰلِكَ وَ اعْتَادَهُ خَلُصَتْ لَكَ مَوَدَّتُهُ.

اگر کبھی آپ کا دشمن چاہے ریاکاری سے ہی محبت کا اظہار کرے تو آپ اسے اعلیٰ مودت کے انداز میں قبول کریں۔ کیوں کہ اگر اسے آپ سے الفت محسوس ہوئی تو اس کا عادی بن کر مخلص ہو جائے گا۔

(681)لَا تَأْلَفِ الْمَسْأَلَةَ فَيَأْلَفَكَ الْمَنْعُ.

لوگوں سے سوال کرنے کا عادی نہ بنو، ورنہ محرومی تمہارے لیے عادت بن جائے گی۔

(682)لَا تَسْأَلِ الْحَوَائِجَ غَيْرَ اَهْلِهَا، وَ لَا تَسْأَلْهَا فِيْ غَيْرِ حِيْنِهَا وَ لَا تَسْأَلْ مَا لَسْتَ لَهُ مُسْتَحِقًّا فَتَكُوْنَ لِلْحِرْمَانِ مُسْتَوْجِبًا.

کبھی بھی کسی ایسے شخص سے سوال نہ کرنا جو اس کا اہل نہ ہو، اور بے موقع سوال بھی نہ کرنا، اور جس شے کے مستحق نہیں ہو وہ بھی نہ مانگنا، ورنہ محروم رہنے کے مستحق بن جاؤ گے۔

(683)إِذَا غَشَّكَ صَدِيْقُكَ فَاجْعَلْهُ مَعَ عَدُوِّكَ.

جب آپ سے آپ کا دوست دھوکہ بازی کرے تو اسے بھی اپنا دشمن سمجھنا۔

(684) لَا تَعُدَّنَّ مِنْ اِخْوَانِكَ مَنْ آخَاكَ فِيْ اَيَّامِ مَقْدُرَتِكَ لِلْمَقْدُرَةِ، وَ اعْلَمْ اَنَّهٗ يَنْتَقِلُ عَنْكَ فِيْ اَحْوَالٍ ثَلَاثٍ: يَكُوْنُ صَدِيْقًا يَوْمَ حَاجَتِهٖ اِلَيْكَ، وَ مُعْرِضًا يَوْمَ غِنَاهُ عَنْكَ، وَ عَدُوًّا يَوْمَ حَاجَتِكَ اِلَيْهِ.

اگر کوئی آپ کے بخت اقبال اور اقتدار کی وجہ سے آپ کا دوست بنے تو اسے اپنا دوست شمار نہ کر لینا کیوں کہ وہ تین قسم کے حالات میں آپ سے منتقل ہو جائے گا؛ (۱) وہ ضرورت مندی کے دنوں میں آپ کا دوست ہو گا۔ (۲) جب غرض مٹ جائے گی تو آپ سے دوری کرے گا۔ (۳) جب آپ اس کے حاجت مند ہوں گے تو وہ آپ کا مخالف بن جائے گا۔

(685) لَا تَسُرَّنَّ بِكَثْرَةِ الْاِخْوَانِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا اَخْيَارًا، فَاِنَّ الْاِخْوَانَ بِمَنْزِلَةِ النَّارِ الَّتِيْ قَلِيْلُهَا مَتَاعٌ، وَ كَثِيْرُهَا بَوَارٌ.

دوستوں کی کثرت پر زیادہ مسرت نہ کرنا۔ جب تک وہ نیک لوگ نہ ہوں کیوں کہ بھائی چارہ قائم کرنے والے کی مثال آگ کی ہوتی ہے۔ تھوڑی ہو تو سرمایہ ہوتی ہے زیادہ ہو تو ہلاکت۔

(686) كَفَاكَ خِيَانَةً اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْنًا لِلْخَوَنَةِ.

آپ کے خیانت کار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ خیانت کاروں کے آپ امین ہوں۔

(687) لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ وَ اِنْ صَغُرَ، فَاِنَّكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ سَرَّكَ مَكَانُهٗ، وَ لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الشَّرِّ وَ اِنْ صَغُرَ، فَاِنَّكَ اِذَا رَاَيْتَهٗ سَاءَكَ مَكَانُهٗ.

بھلائی تھوڑی بھی ہو تو اسے حقیر نہ سمجھنا کیوں کہ آپ کی اس پر جب بھی نظر پڑے گی وہ آپ کی خوشی کا باعث ہو گی۔ اور شر و فساد چاہے تھوڑا بھی ہو اسے بھی حقیر نہ سمجھنا کیوں کہ جو نہی آپ کی اس پر نگاہ پڑے گی وہ آپ کو بُرا لگے گا۔

(688)يَا ابْنَ آدَمَ،لَيْسَ بِكَ غَنَاءٌ عَنْ نَصِيْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا،وَ اَنْتَ اِلٰى نَصِيْبِكَ مِنَ الْآخِرَةِ اَفْقَرُ.

اے فرزند آدمؑ! آپ کا دنیا سے جو نصیب ہے اس کے علاوہ چارہ نہیں ہے لیکن آپ کو آخرت کے نصیب کی زیادہ ضرورت ہے۔

(689)مَعْصِيَةُ الْعَالِمِ اِذَا خَفِيَتْ لَمْ تَضُرَّ اِلَّا صَاحِبَهَا، وَ اِذَا ظَهَرَتْ ضَرَّتْ صَاحِبَهَا وَ الْعَامَّةَ.

اہلِ علم کی خطا و معصیت جب تک مخفی ہو تو بس اسی کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے لیکن اگر ظاہر ہو تو خود اس کے لیے بھی اور عوام النّاس کے لیے بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔

(690)يَجِبُ عَلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ بِمَا اَحْيَا عَقْلَهٗ مِنَ الْحِكْمَةِ اَكْلَفُ مِنْهُ بِمَا اَحْيَا جِسْمَهٗ مِنَ الْغِذَاءِ.

عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ وہ عقل کو حکمت و دانائی کے ذریعہ زندہ کرنے کا اس سے زیادہ پابند ہو۔ جس قدر جسم کو خوراک کے ذریعہ زندہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

(691)اَعْسَرُ الْعُيُوْبِ صَلَاحًا اَلْعُجْبُ وَ اللَّجَاجَةُ.

خود پسندی اور لجاجت ایسی بیماریاں ہیں کہ جن کا علاج بہت مشکل ہے۔

(692)لِكُلِّ نِعْمَةٍ مِفْتَاحٌ وَ مِغْلَاقٌ، فَمِفْتَاحُهَا الصَّبْرُ، وَ مِغْلَاقُهَا الْكَسَلُ.

ہر نعمت کی چابی بھی ہوتی ہے اور تالا بھی۔ چابی کا نام صبر اور تالا کا نام سستی ہے۔

(693)اَلْحُزْنُ وَ الْغَضَبُ اَمِیْرَانِ تَابِعَانِ لِوُقُوْعِ الْاَمْرِ بِخَلَافِ مَا تُحِبُّ اِلَّا اَنَّ الْمَکْرُوْهَ اِذَا اَتَاكَ مِمَّنْ فَوْقَكَ نَتَجَ عَلَیْكَ حُزْنًا، وَ اِنْ اَتَاكَ مِمَّنْ دُوْنَكَ نَتَجَ عَلَیْكَ غَضَبًا.

غم اور غصّہ دو ایسے حاکم ہیں جو کسی کے ناپسندیدہ واقعہ کے تابع ہوتے ہیں مگر یہ کہ ناپسندیدگی کا واسطہ کبھی اپنے سے زیادہ طاقتور سے ہوتا ہے تو اس کا نتیجہ بس غم ہوتا ہے اور اگر اپنے سے کمزور پر ہو تو غصّہ ہوتا ہے۔

(694)اَوَّلُ الْمَعْرُوْفِ مُسْتَخَفٌّ، وَ آخِرُهٗ مُسْتَثْقَلٌ، تَکَادُ اَوَائِلُهٗ تَکُوْنُ لِلْهَوٰی دُوْنَ الرَّأْیِ، وَ اَوَاخِرُهٗ لِلرَّأْیِ دُوْنَ الْهَوٰی، وَ لِذٰلِكَ قِیْلَ: رَبُّ الصَّنِیْعَةِ اَشَدُّ مِنَ الْاِبْتِدَاءِ بِهَا.

احسان کرنے کے ابتدائی مراحل آسان و خفیف ہوتے ہیں۔ جب کہ آخری مراحل سنگین ہوتے ہیں کیوں کہ ممکن ہے اس کے اوائل خواہش کے تابع ہوں اور اواخر سوچ میں پڑ جائیں اور خواہش باقی نہ رہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ احسان کا آخر اس کی ابتدا سے سخت ہوتا ہے۔

(695)لَا تَدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُغْنِیَكَ عَنِ النَّاسِ، فَاِنَّ حَاجَاتِ النَّاسِ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ مُتَّصِلَةٌ کَاتِّصَالِ الْاَعْضَاءِ، فَمَتٰی یَسْتَغْنِیَ الْمَرْءُ عَنْ یَدِهٖ اَوْ رِجْلِهٖ؟ وَ لٰکِنْ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُغْنِیَكَ عَنْ شِرَارِهِمْ.

کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے یہ دعا نہ کرو کہ وہ آپ کی لوگوں سے احتیاج ختم کر دے کیوں کہ نظامِ کائنات میں لوگوں کی ضروریات آپس میں ایسی جڑی ہوئی ہیں جیسے کہ انسانی بدن کے اعضا آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ کیا کوئی شخص اپنے ہاتھ یا پاؤں سے آزاد ہو سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کیا کرو کہ وہ آپ کو شریر لوگوں کی ضرورت مندی سے آزاد فرمائے۔

(696)إِحْتَرِسْ مِنْ ذِكْرِ الْعِلْمِ عِنْدَ مَنْ لَا يَرْغَبُ فِيهِ، وَ مِنْ ذِكْرِ قَدِيمِ الشَّرَفِ عِنْدَ مَنْ لَا قَدِيمَ لَهُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا يُحْقِدُهُمَا عَلَيْكَ.

جس شخص کو علم میں رغبت نہ ہو اس کے پاس علم اور جسے قدیم شرافت کا اندازہ نہ ہو اس کے پاس قدیم شرافت مندی کا ذکر نہ کرو۔ کیا معلوم کہ یہ ان کا ذوق نہ ہوں اور ان کے دلوں میں آپ کا بغض و کینہ بن جائے۔

(697)يَنْبَغِي لِذَوِي الْقَرَابَاتِ أَنْ يَتَزَاوَرُوا وَ لَا يَتَجَاوَرُوا.

قرابت کے رشتہ داروں کو چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کی ملاقات کو جائیں لیکن ہمسایہ نہ بنیں۔

(698)لَا تُوَاخِ شَاعِرًا، فَإِنَّهُ يَمْدَحُكَ بِثَمَنٍ، وَ يَهْجُوكَ مَجَّانًا.

کسی شاعر سے بھائی چارہ قائم نہ کرنا کہ وہ آپ کی تعریف کرے گا کچھ لے کر لیکن بد گوئی کرے گا مفت میں۔

(699)لَا تُنْزِلْ حَوَائِجَكَ بِجَيِّدِ اللِّسَانِ وَ لَا بِمُتَسَرِّعٍ إِلَى الضَّمَانِ.

اپنی حاجات کسی عمدہ گفتگو کرنے والے اور جلد کھلی ضمانت دینے والے کے سامنے بیان نہ کرنا۔

(700)كُلُّ شَيْءٍ طَلَبْتَهُ فِي وَقْتِهِ فَقَدْ فَاتَ وَقْتُهُ.

ہر وہ کام جو آپ نے اس کے وقت میں کر لیا تو اس کا وقت ختم ہو گیا۔

(701)إِذَا شَكَكْتَ فِي مَوَدَّةِ إِنْسَانٍ فَاسْأَلْ قَلْبَكَ عَنْهُ.

جب آپ کو کسی شخص کی محبت کے بارے شک ہو تو اس کے بارے اپنے دل سے پوچھو۔

(702)اَلْعَقْلُ لَمْ يَجْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ قَطُّ، وَ الْعِلْمُ مِنْ غَيْرِ عَقْلٍ يَجْنِيْ عَلٰى صَاحِبِهٖ.

عقل کبھی بھی صاحب عقل پر جنایت نہیں کرتا اور ایسا علم جو بغیر عقل کے ہو وہ اپنے ساتھیوں پر جنایت کرتا ہے۔

(703)يَا ابْنَ آدَمَ، هَلْ تَنْتَظِرُ اِلَّا هَرَمًا حَائِلًا، اَوْ مَرَضًا شَاغِلًا، اَوْ مَوْتًا نَازِلًا.

اے فرزند آدمؑ! کیا آپ ایسے بڑھاپے کی انتظار میں ہیں جو رکاوٹ ہو یا ایسی بیماری کہ جو مشغول کر دے یا ایسی موت کہ جو نازل ہو جائے۔

(704)اِبْنُكَ يَأْكُلُكَ صَغِيْرًا وَ يَرِثُكَ كَبِيْرًا وَ اِبْنَتُكَ تَأْكُلُ مِنْ وِعَائِكَ وَ تَرِثُ مِنْ اَعْدَائِكَ وَ اِبْنُ عَمِّكَ عَدُوُّكَ وَ عَدُوُّ عَدُوِّكَ وَ زَوْجَتُكَ اِذَا قُلْتَ لَهَا قُوْمِيْ قَامَتْ.

آپ کا بیٹا بچپن میں آپ کے مال سے کھاتا ہے۔ اور بڑا ہونے پر آپ کا وارث بنتا ہے۔ اور آپ کی بیٹی آپ کے دستر خوان پر آپ کے برتنوں سے کھاتی ہے۔ اور آپ کے غیروں کی وارث بنتی ہے۔ آپ کے چچازاد آپ کے بھی دشمن ہوتے ہیں۔ اور آپ کے دشمنوں کے بھی دشمن ہوتے ہیں۔ اور بیوی کا رشتہ تو ایسا ہوتا ہے کہ جب آپ نے کہہ دیا کہ چلی جاؤ، تو چلی جائے گی۔

(705)اِذَا ظَفَرْتُمْ فَاَكْرِمُوْا اَلْغَلَبَةَ، وَ عَلَيْكُمْ بِالتَّغَافُلِ فَاِنَّهٗ فِعْلُ الْكِرَامِ، وَ اِيَّاكُمْ وَ الْمَنَّ فَاِنَّهٗ مُهْدِمَةٌ لِلصَّنِيْعَةِ، مُنَبِّهَةٌ لِلضَّغِيْنَةِ.

جب تمہیں کامیابی نصیب ہو تو مغلوب ہونے والوں کا احترام کرنا۔ اور زیادہ تر باتوں میں تغافل سے کام لینا، یہ شرافت مند لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کسی پر احسان نہ جتلانا کیوں کہ اس سے احسان داغ دار ہو جاتا ہے اور یہ کام کینہ جگا دیتا ہے۔

(706) مَنۡ لَمۡ یَرۡجُ اِلَّا مَا یَسۡتَوۡجِبُہٗ اَدۡرَکَ حَاجَتَہٗ.

جو آدمی صرف اپنی حق داری کا امید وار ہوتا ہے، وہ اپنی حاجت پالیتا ہے۔

(707) بَلَغَ مِنۡ خُدَعِ النَّاسِ، اَنۡ جَعَلُوۡا شُکۡرَ الۡمَوۡتٰی تِجَارَۃً عِنۡدَ الۡاَحۡیَاءِ، وَ الثَّنَاءَ عَلَی الۡغَائِبِ اِسۡتِمَالَۃً لِلشَّاهِدِ.

لوگوں کی دھوکہ بازی یہاں تک پہنچ گئی کہ مُردوں کے شکر کو زندوں سے تجارت بنالیا اور کسی غائب کی تعریف کرکے موجودہ دوستوں کو اپنی طرف مائل کرلیا۔

(708) مَنِ اِحۡتَاجَ اِلَیۡکَ ثَقُلَ عَلَیۡکَ، وَ مَنۡ لَمۡ یُصۡلِحۡہُ الۡخَیۡرُ اَصۡلَحَہُ الشَّرُّ وَ مَنۡ لَمۡ یُصۡلِحۡہُ الطَّالِیۡ اَصۡلَحَہُ الۡکَاوِیۡ.

جسے آپ سے حاجت مندی ہوئی وہ آپ پر سنگین گزرا۔ اور جسے خیر و خوبی اصلاح نہ کرسکا اس کا علاج شر سے ہوا۔ اور جس کو سیراب کرنے والا اصلاح نہ کرسکے اسے گرم لوہے والا کرتا ہے۔

(709) مَنۡ اَکۡثَرَ مِنۡ شَیۡءٍ عُرِفَ بِہٖ، وَ مَنۡ زَنٰی زُنِیَ بِہٖ، وَ مَنۡ طَلَبَ عَظِیۡمًا خَاطَرَ بِعَظَمَتِہٖ وَ مَنۡ اَحَبَّ اَنۡ یَصۡرِمَ اَخَاہُ فَلۡیُقۡرِضۡہُ ثُمَّ لِیَتَقَاضَہٗ، وَ مَنۡ اَحَبَّکَ لِشَیۡءٍ مَلَّکَ عِنۡدَ اِنۡقِضَائِہٖ، وَ مَنۡ عُرِفَ بِالۡحِکۡمَۃِ لَاحَظَتۡہُ الۡعُیُوۡنُ بِالۡوَقَارِ.

جس شخص نے جو کام کثرت سے کیا وہی اس کی پہچان بن گیا۔ جس نے زنا کیا اس سے زنا ہوا۔ جس نے کسی عظیم کام کو طلب کیا تو اس کی عظمت اس کے دل میں بیٹھ گئی۔ اور اگر کوئی کسی دوست سے قطع تعلق کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے قرضہ دے دے اور پھر اس سے واپسی کا مطالبہ کردے۔ اور

جب کوئی آپ سے کسی غرض سے محبت کرے گا تو جب پوری ہو گئی تو آپ سے ملال کرے گا۔ اور جب کسی کا تعارف علم و حکمت سے ہو جائے تو اسے لوگوں کی نظروں میں عزّت و وقار ملتا ہے۔

(710) مَنْ بَلَغَ السَّبْعِيْنَ اِشْتَكٰى مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ.

جب کوئی ستر سال کا ہو جائے تو بغیر کسی بیماری کے بھی دکھ و درد محسوس کرتا ہے۔

(711) فِي الْمَالِ ثَلَاثُ خِصَالٍ مَذْمُوْمَةٌ: اِمَّا اَنْ يُكْتَسَبَ مِنْ غَيْرِ حِلِّهٖ، اَوْ يُمْنَعَ اِنْفَاقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ، اَوْ يُشْغَلَ بِاِصْلَاحِهٖ عَنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

مال تین مذموم خصلتوں کا ضرور سبب بنتا ہے؛ کمانے والا یا تو اسے غیر حلال طریقہ سے کماتا ہے، یا اس کو جن مقامات پر خرچ کرنا تھا وہاں خرچ نہیں کیا جاتا، یا کم از کم اس کی حفاظت اور تدبیر کے باعث عبادتِ خدا سے محروم ہو جاتا ہے۔

(712) يُبَاعِدُكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ اَلَّا تَغْضَبَ.

آپ غضب ناک نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب سے بھی بچ جائیں گے۔

(713) لَا تَسْتَبْدِلَنَّ بِاَخٍ لَكَ قَدِيْمٍ اَخًا مُسْتَفَادًا مَا اسْتَقَامَ لَكَ، فَاِنَّكَ اِنْ فَعَلْتَ فَقَدْ غَيَّرْتَ، وَ اِنْ غَيَّرْتَ تَغَيَّرَتْ نِعَمُ اللّٰهِ عَلَيْكَ.

اپنے پُرانے اچھے دوستوں کا جب تک وہ صحیح رہیں، تو نئے آنے والے دوستوں کی وجہ سے تبادلہ نہ کر لینا۔ کیوں کہ اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ نے خود تبدیلیاں شروع کر دیں۔ اور اگر آپ تبدیلی کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں بھی تبدیلی شروع ہو جائے گی۔

(714) اَشَدُّ مِنَ الْبَلَاءِ شَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ.

دشمنوں کا مصیبت اور آزمائش کے وقت شماتت کرنا، طعن و تشنیع کرنا، خود مصیبت اور آزمائش سے بھی زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے۔

(715)لَیْسَ یَزْنِیْ فَرْجُكَ اِنْ غَضَضْتَ طَرْفَكَ.

اگر آپ کی آنکھیں نیچی رہیں، تو آپ کی شرمگاہ بھی زناکار نہیں ہوگی۔

(716) کَمَا تَرَكَ لَکُمُ الْمُلُوْكُ الْحِکْمَةَ وَ الْعِلْمَ، فَاتْرُکُوْا لَهُمُ الدُّنْیَا.

جس طرح کہ دیکھ رہے ہو کہ تمہارے بادشاہ علم و حکمت کو چھوڑ گئے ہیں تو تم بھی ان کے لیے دنیا کو چھوڑ دو۔

(717)اَلْهَدِیَّةُ تَفْقَأُ عَیْنَ الْحَکِیْمِ.

علم و حکمت والی آنکھ میں ہدیہ کا اثر ہوتا ہے اور وہ قدر کرتی ہے۔

(718)لِیَکُنْ اَصْدِقَاؤُكَ کَثِیْرًا، وَ اجْعَلْ سِرَّكَ مِنْهُمْ اِلٰی وَاحِدٍ.

دوست بے شک بہت زیادہ بناؤ، لیکن راز دار کسی ایک کو ہی بنانا۔

(718)یَا عَبِیْدَ الدُّنْیَا، کَیْفَ تُخَالِفُ فُرُوْعُکُمْ اُصُوْلَکُمْ، وَ عُقُوْلَکُمْ اَهْوَاءَکُمْ، قَوْلُکُمْ شِفَاءٌ یُبْرِئُ الدَّاءَ، وَ عَمَلُکُمْ دَاءٌ لَا یَقْبَلُ الدَّوَاءَ؛ وَ لَسْتُمْ کَالْکَرَمَةِ الَّتِیْ حَسُنَ وَرَقُهَا، وَ طَابَ ثَمَرُهَا، وَ سَهُلَ مُرْتَقَاهَا؛ وَ لٰکِنَّکُمْ کَالشَّجَرَةِ الَّتِیْ قَلَّ وَرَقُهَا، وَ کَثُرَ شَوْکُهَا، وَ خَبُثَ ثَمَرُهَا، وَ صَعُبَ مُرْتَقَاهَا. جَعَلْتُمُ الْعِلْمَ تَحْتَ اَقْدَامِکُمْ، وَالدُّنْیَا فَوْقَ رُؤُوْسِکُمْ؛ فَالْعِلْمُ عِنْدَکُمْ مُذَالٌ مُمْتَهَنٌ، وَ الدُّنْیَا لَا یُسْتَطَاعُ تَنَاوُلُهَا؛ فَقَدْ مَنَعْتُمْ کُلَّ اَحَدٍ مِنَ الْوُصُوْلِ اِلَیْهَا، فَلَا اَحْرَارٌ کِرَامٌ اَنْتُمْ،

وَلَا عَبِيدٌ اَتْقِيَاءُ. وَيُحَكُم يَا اُجَرَاءَ السَّوءِ! اَمَّا الْاَجْرُ فَتَأْخُذُوْنَ، وَ اَمَّا الْعَمَلُ فَلَا تَعْمَلُوْنَ؛ اِنْ عَمِلْتُمْ فَلِلْعَمَلِ تُفْسِدُوْنَ، وَ سَوْفَ تَلْقَوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ، يُوْشِكُ رَبُّ الْعَمَلِ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ عَمَلِهِ الَّذِى اَفْسَدْتُمْ، وَ فِيْ اَجْرِهِ الَّذِى اَخَذْتُمْ. يَا غُرَمَاءَ السُّوْءِ، تَبْدَءُوْنَ بِالْهَدِيَّةِ قَبْلَ قَضَاءِ الدَّيْنِ، تَتَطَوَّعُوْنَ بِالنَّوَافِلِ، وَ لَا تُؤَدُّوْنَ الْفَرَائِضَ، اِنَّ رَبَّ الدَّيْنِ لَا يَرْضَى بِالْهَدِيَّةِ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ.

اے دنیاکے بندوں تمہیں یہ کیا ہوا؟ کہ تمہارے فروع تمہارے اصول کے خلاف ظاہر ہونے لگے۔ اور تمہاری عقلیں تمہاری خواہشات بن گئی ہیں۔ اور تمہاری باتوں میں وہ شفاء نہ رہی جو بیماری کو دور کرتی تھیں۔ اور تمہارے اعمال ایسی لا دواء بیماریاں بن گئے کہ جن کا علاج نہیں۔ اور تم انگور کی اس بیل کی طرح نہ رہے کہ جس کے پتے دل کَش اور پھل لذیذ اور اس سے پھل لیناآسان ہو۔ لیکن تم تو ایسا درخت بن گئے کہ جس کے کانٹے زیادہ اور پتے کم ہوں اور جس کا پھل بدمزہ اور اس پر چڑھنا مشکل ہو۔ تم نے علمی میراث کو اپنے قدموں سے روند ڈالا۔ اور دنیا کو سر کا تاج بنالیا۔ علم تمہاری نظروں میں ذلیل کرنے والا اور کم رتبہ والا قرار پایا۔ اور دنیا کا حصول مشکل بن گیا اور تم اس تک پہنچنے کی ہر حد تک سے روکے گئے۔ پس تم نہ آزاد رہے۔ اور شرافت مند اور نہ پرہیز گار بندے بن سکے۔ افسوس! تم پر اے بُرے مزدور لوگو! تم اجرت لینے کے لیے خود کو آگے بڑھاتے ہو اور اجرت تو وصول کر لیتے ہو لیکن عمل کو انجام نہیں دیتے ہو اور اگر انجام دو بھی تو خراب کر لیتے ہو۔ اور جان لو کہ بہت جلد تم جو کر رہے ہو اس کا سامنا کروگے۔ اور بعید نہیں کہ جس نے عمل کا مطالبہ کیا تھا وہ اس عمل کا معائنہ کرے گا۔ جو تم نے فاسد اور خراب انجام دیا ہے۔ اور پھر وہ اس اجرت کا بھی کہ جو تم نے اس خرابی کے باوجود وصول کر لی ہے، معائنہ کرے گا۔ اے بُرے مقروض لوگو! تم اصل قرضہ واپس نہیں کرتے اور ہدیہ دینا شروع کر دیتے ہو۔ تم نوافل اور مستحبی کاموں میں لگ رہتے ہو اور فرائض

انجام نہیں دیتے ہو۔ قرض خواہ تمہارے ہدیہ سے خوش نہیں ہے جب تک قرضہ ادا نہ کروگے، وہ راضی نہیں ہوگا۔

(720)اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ اِبْلِیْسَ، وَ اَھْلُھَا اَکَرَۃٌ حَرَّاثُوْنَ لَہٗ فِیْھَا.

دنیا ابلیس کی کھیتی ہے۔ اور لوگ اس میں کرایہ داری پر کام کرکے اس کے لیے کاشت کاری کر رہے ہیں۔

(721) وَا عَجَباً مِمَّنْ یَعْمَلُ لِلدُّنْیَا وَھُوَ یُرْزَقُ فِیْھَا بِغَیْرِ عَمَلٍ، وَلَا یَعْمَلُ لِلْاٰخِرَۃِ وَھُوَ لَا یُرْزَقُ فِیْھَا اِلَّا بِالْعَمَلِ.

تعجب ہے اس شخص پر کہ جو دنیا میں کام میں مشغول ہے جب کہ اسے معلوم ہے دنیا کا رزق و روزی کام سے مشروط نہیں ہے اور آخرت کہ جس کا اجر عمل کے ساتھ مشروط ہے اس کے لیے عمل نہیں کرتا۔

(722)لَا تُجَالِسُوْا اِلَّا مَنْ یُذَکِّرُکُمُ اللہَ رُؤْیَتُہٗ، وَ یَزِیْدُ فِیْ عَمَلِکُمْ مَنْطِقُہٗ، وَ یُرَغِّبُکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ.

صرف ایسے لوگوں کے پاس بیٹھو کہ جن کے دیدار سے تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد آئے۔ اور جس کی گفتگو سے تمہارے اعمال میں اضافہ ہو۔ اور اس کے عمل سے تمہیں آخرت کی رغبت ہو۔

(723) کَثْرَۃُ الطَّعَامِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ کَمَا تُمِیْتُ کَثْرَۃُ الْمَاءِ الزَّرْعَ.

زیادہ کھانے سے دل ایسے مردہ ہو جاتا ہے جیسے زیادہ پانی لگانے سے کھیتی کی فصل مر جاتی ہے۔

(724)ضَرْبُ الْوَالِدِ الْوَلَدَ کَالسَّمَادِ لِلزَّرْعِ.

والد کا ضرورت کے وقت اپنی اولاد کو مارنا ایسے ہے جیسے کھیتی کے لیے کھاد مفید ہوتی ہے۔

(725)إِذَا اَرَدْتَ اَنْ تُصَادِقَ رَجُلًا فَاَغْضِبْهُ، فَإِنْ اَنْصَفَكَ فِيْ غَضَبِهٖ وَ إِلَّا فَدَعْهُ.

کسی سے بھائی چارہ قائم کرنے سے قبل اسے غصّہ دلا کر دیکھو۔ اگر غصّہ کی حالت میں آپ کے ساتھ عدل و انصاف کا رویہ انجام دے تو دوستی کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(726)إِذَا اَتَيْتَ مَجْلِسَ قَوْمٍ فَارْمِهِمْ بِسَهْمِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ اِجْلِسْ، يَعْنِيْ اَلسَّلَامَ فَإِنْ اَفَاضُوْا فِيْ ذِكْرِ اللهِ فَاَجِلْ سَهْمَكَ مَعَ سِهَامِهِمْ، وَ إِنْ اَفَاضُوْا فِيْ غَيْرِهٖ فَخَلِّهِمْ وَ انْهَضْ.

جب کسی قوم کی محفل میسر ہو تو ان میں اسلامی تیر سے یعنی سلام سے صحبت شروع کرو۔ اب دیکھو کہ اگر ذکرِ خدا میں مشغول ہوں تو ان کے ساتھ اپنا تیر بھی تیز کر لو۔ اور اگر ان کا تذکرہ ذکرِ خدا سے خالی ہو تو ان کو چھوڑ دو اور ان کے ساتھ مت بیٹھو۔

(727)اَلْاَوْطَارُ تَكْسِبُ الْاَوْزَارَ، فَارْفُضْ وَطَرَكَ، وَ اغْضُضْ بَصَرَكَ.

ضرورتیں بوجھ اور ذمہ داریاں لاتی ہیں۔ ضرورت کو چھوڑ دیا کرو اور آنکھ بند کر لیا کرو۔

(728)إِذَا قَعَدْتَ عِنْدَ سُلْطَانٍ فَلْيَكُنْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ مَقْعَدُ رَجُلٍ! فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَأْتِيَهٗ مَنْ هُوَ آثَرُ عِنْدَهٗ مِنْكَ، فَيُرِيْدُ اَنْ تَتَنَحّٰى عَنْ مَجْلِسِكَ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ نَقْصًا عَلَيْكَ وَ شَيْنًا.

اگر بادشاہ کی محفل میں بیٹھنا ہو تو اس سے ایک نشست چھوڑ کر بیٹھنا۔ ممکن ہے کہ اس کے پاس ملاقات کے لیے کوئی ایسا شخص آ جائے جو آپ سے اس کی نظروں میں زیادہ مؤثر ہو اور بادشاہ آپ سے قدرے کنارہ کشی پسند کرے اور اسے قریب لانا چاہتا ہو تو اس سے آپ کی شان میں نقص واقع ہو گا اور آپ کے لیے عیب شمار ہو گا۔

(729) اِرْحَمِ الْفُقَرَاءَ لِقِلَّةِ صَبْرِهِمْ، وَ الْاَغْنِيَاءَ لِقِلَّةِ شُكْرِهِمْ، وَ ارْحَمِ الْجَمِيْعَ لِطُوْلِ غَفْلَتِهِمْ.

فقیروں کے ساتھ رحم دلی کیا کرو کیوں کہ وہ کم صبر والے ہوتے ہیں۔ ثروت مندوں پر ان کے کم شکر ہونے کی وجہ سے رحم کیا کرو۔ اور سبھی کے غافل ہونے پر مجموعی رحم کیا کرو۔

(730) اَلْعَالِمُ مِصْبَاحُ اللهِ فِي الْاَرْضِ، فَمَنْ اَرَادَ اللهُ بِهٖ خَيْرًا اِقْتَبَسَ مِنْهُ.

اہلِ علم اللہ تعالیٰ کی زمین کا چراغ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے وہ اس چراغ سے روشنی حاصل کر لیتا ہے۔

(731) لَا يَهُوْنَنَّ عَلَيْكَ مَنْ قَبُحَ مَنْظَرُهُ، وَ رَثَّ لِبَاسُهُ، فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ اِلَى الْقُلُوْبِ وَ يُجَازِي بِالْاَعْمَالِ.

کسی شخص کی بد شکلی اور پُرانا لباس اسے آپ کی نظروں میں حقیر نہ بنا دے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے حالات پر نظر فرماتا ہے اور اعمال کی جزا دیتا ہے۔

(732) مَنْ كَذِبَ ذَهَبَ بِمَاءِ وَجْهِهٖ، وَ مَنْ سَاءَ خُلُقُهُ كَثُرَ غَمُّهُ، وَنَقْلُ الصُّخُوْرِ مِنْ مَوَاضِعِهَا اَهْوَنُ مِنْ تَفْهِيْمِ مَنْ لَا يَفْهَمُ.

جھوٹ بولنے والوں کے چہروں کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ بد اخلاق لوگوں کے غم زیادہ ہوتے ہیں۔ سخت وزنی پتھریلی چٹانوں کو اپنے مقام سے منتقل کرنا آسان ہوتا ہے لیکن نافہم لوگوں کو سمجھانا اس سے بھی مشکل ہوتا ہے۔

(733) كُنْتُ فِيْ اَيَّامِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ كَجُزْءٍ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ، يَنْظُرُ اِلَيَّ النَّاسُ كَمَا يُنْظَرُ اِلَى الْكَوَاكِبِ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ، ثُمَّ غَضَّ الدَّهْرُ مِنِّيْ، فَقُرِنَ بِيْ فُلَانٌ وَ

فُلَانٌ، ثُمَّ قُرِنْتُ بِخَمْسَةٍ اَمْثَلُهُمْ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: وَا ذَفَرَاهُ! ثُمَّ لَمْ يَرْضَ الدَّهْرُ لِيْ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَرْذَلَنِيْ، فَجَعَلَنِيْ نَظِيْرًا لِابْنِ هِنْدٍ وَابْنِ النَّابِغَةِ، لَقَدِ اسْتَنَّتِ الْفِصَالُ حَتّٰى الْقَرْعَى.

میں (حضرت علیؑ) حضرت رسول اکرمؐ کے زمانے میں ان کی جز کی مانند تھا۔ لوگ میری طرف ایسے دیکھتے تھے جیسے آسمان پر ستاروں کو دیکھتے تھے۔ پھر زمانے نے ہم سے آنکھ پھیری تو میرے ساتھ مختلف لوگوں کا تقابل کیا جانے لگا۔ اور میرے ساتھ لوگوں کو ملایا گیا۔ اور پھر مخصوص پانچ افراد کا تقابل کیا گیا، جن میں سے بعض قابلِ ذکر ہوگئے تو میری آہ نکلی۔ اور پھر زمانہ اس پر بھی راضی نہ ہوا بلکہ مجھے اس سے بھی نیچے کر دکھایا۔ اور میں ذلیل ہونے لگا کہ مجھے اہلِ شام سے مثال دی گئی۔۔۔۔۔۔۔

(734) اَمَّا وَ الَّذِی فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَاَ النَّسَمَةَ، اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اِلَیَّ اَنَّ الْاُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِكَ مِنْ بَعْدِی.

مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے دانے کو پھوڑا اور اس سے بالے کو نکالا۔ یہ مجھے میرے نبی اُمّیؐ نے بتا دیا تھا کہ اے علیؑ! میرے بعد میری امت آپ سے بے وفائی کرے گی۔

(734) لَامَتْهُ فَاطِمَةُ عَلٰی قُعُوْدِهٖ وَ اَطَالَتْ تَعْنِیْفَهٗ وَ هُوَ سَاكِتٌ حَتّٰی اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ، فَلَمَّا بَلَغَ اِلٰی قَوْلِهٖ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، قَالَ لَهَا: اَ تُحِبِّیْنَ اَنْ تَزُوْلَ هٰذِهِ الدَّعْوَةُ مِنَ الدُّنْیَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَهُوَ مَا اَقُوْلُ لَكِ.

حضرت فاطمہ زہراؑ پر رسول اکرمؐ کے بعد وارد ہونے والے حالات و حوادث کے موقعہ پر سیدہ کونینؑ نے ایک بار آپؑ سے اس طرح شکوہ فرمایا کہ اے علیؑ! آپؑ بس آرام سے بیٹھ گئے۔ اور پھر کافی شکوہ بھرے لہجہ میں گفتگو فرمائی تو آپؑ نے خاتون جنتؑ کے جواب سے سکوت فرمایا اور کچھ دیر انتظار

فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ مسجد نبوی سے مؤذن کی آذان کی آواز بلند ہوئی۔ اور جب مؤذن نے کہا "اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوۡلُ اللہِ" تو آپؑ نے جناب فاطمہ زہراؑ کی طرف رُخ فرمایا اور مخاطب ہوئے کیا آپؑ برداشت کریں گی کہ یہ شہادت نہ رہے؟ اور یہ اسلامی دعوت دنیا سے بند ہو جائے؟ تو بی بیؑ نے فرمایا: "ہر گز نہیں۔" تو آپؑ نے فرمایا: "بس میں آپؑ کو یہی بات بتانا چاہتا تھا۔"

(736)قَالَ لِیۡ رَسُوۡلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ: اِنۡ اِجۡتَمَعُوۡا عَلَیۡكَ فَاصۡنَعۡ مَا اَمَرۡتُكَ، وَ اِلَّا فَاَلۡصِقۡ كَلۡكَلَكَ بِالۡاَرۡضِ، فَلَمَّا تَفَرَّقُوۡا عَنِّیۡ جَرَرۡتُ عَلَی الۡمَكۡرُوۡہِ ذَیۡلِیۡ، وَ اَغۡضَیۡتُ عَلَی الۡقَذَیٰ جَفۡنِیۡ، وَ اَلۡصَقۡتُ بِالۡاَرۡضِ كَلۡكَلِیۡ.

مجھے رسول اکرمؐ نے فرمایا: "اگر میرے بعد لوگ تیرے خلاف جمع ہو جائیں تو جو میں آپؑ کو کہہ رہا ہوں اسی پر عمل کرنا اور صورتحال اس سے بھی سنگین ہو تو اپنا سینہ زمین سے لگا لینا۔" پس جب لوگوں نے میرا ساتھ چھوڑا تو میں نے ان ناپسندیدہ حالات میں اپنا دامن تھاما اور آنکھ میں تنکے کے باوجود آنکھ بند کرلی اور اپنا سینہ زمین سے چپکا دیا۔

(737)اَلدُّنۡیَا حُلُمٌ وَ الۡآخِرَۃُ یَقۡظَۃٌ، وَ نَحۡنُ بَیۡنَھُمَا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ.

دنیا کی مثال خواب کی طرح اور آخرت کی مثال بیداری کی طرح ہے۔ اور ہم ان دونوں میں بے مقصد خواب ہیں۔

(738)لَمَّا عَرَفَ اَھۡلُ النَّقۡصِ حَالَھُمۡ عِنۡدَ اَھۡلِ الۡكَمَالِ، اِسۡتَعَانُوۡا بِالۡكِبۡرِ لِیُعَظِّمَ صَغِیۡرًا، وَ یَرۡفَعَ حَقِیۡرًا، وَ لَیۡسَ بِفَاعِلٍ.

اور جب نقص والوں کو ان کا مقام اور حال اہلِ کمال کے نزدیک معلوم ہوا تو انہوں نے اس لئے تکبّر کا سہارا لیا تاکہ چھوٹوں کو بڑا کرکے دکھائیں۔ اور حقیر کو بلند مرتبہ بنائیں۔ اور ایسا نہ ہو سکا۔

(739)لَوْ تَمَیَّزَتِ الْاَشْیَاءُ کَانَ الْکِذْبُ مَعَ الْجُبْنِ، وَ الصِّدْقُ مَعَ الشَّجَاعَةِ، وَ الرَّاحَةُ مَعَ الْیَأْسِ، وَ التَّعَبُ مَعَ الطَّمَعِ، وَ الْحِرْمَانُ مَعَ الْحِرْصِ، وَ الذُّلُّ مَعَ الدَّیْنِ.

آپ اگر زمانے کے حالات کو غور سے دیکھیں تو جھوٹ کو بزدلی کے ساتھ، سچائی کو بہادری کے ساتھ، بے کاری کو مایوسی کے ساتھ، تھکن کو لالچ کے ساتھ، محرومی کو حرص کے ساتھ اور قرض کو ذلّت کے ساتھ پائیں گے۔

(740)اَلْمَعْرُوْفُ غُلٌّ لَا یَفُکُّہٗ اِلَّا شُکْرٌ اَوْ مُکَافَأَةٌ.

احسان ایسی زنجیر ہوتی ہے کہ جو شکریہ کے ساتھ یا بدلہ دینے کے ساتھ ہی گردن سے نکلتی ہے۔

(741) کَثْرَةُ مَالِ الْمَیِّتِ تُسَلِّیْ وَرَثَتَہٗ عَنْہُ.

مرنے والے کے مال کی کثرت اس کے واثوں کے لیے اس کے غم سے تسلی کا باعث ہوتی ہے۔

(742)مَنْ کَرُمَتْ عَلَیْہِ نَفْسُہٗ، ھَانَ عَلَیْہِ مَالُہٗ.

شریف النّفس لوگوں کی نظروں میں ان کا مال حقیر ہوتا ہے۔

(743)مَنْ کَثُرَ مَزَاحُہٗ، لَمْ یَسْلَمْ مِنِ اسْتِخْفَافٍ بِہٖ اَوْ حِقْدٍ عَلَیْہِ.

زیادہ مذاق کرنے والے کو یا تو حقیر سمجھا جائے گا اور یا پھر اس سے لوگوں کو کینہ ہوگا۔

(744) کَثْرَةُ الدَّیْنِ تُضْطِرُّ الصَّادِقَ اِلَی الْکِذْبِ، وَالْوَاعِدَ اِلَی الْاِخْلَافِ.

قرضہ کی زیادتی سچائی کے عادی کو جھوٹ بولنے اور وعدہ وفائی والے کو وعدہ خلافی کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

(745)عَارُ النَّصِيحَةِ يُكَدِّرُ لَذَّتَهَا.

نصیحت سے عار کا اثر لینے والوں نے نصیحت کی لذّت کو پھیکا کر دیا۔

(746)اَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُوْنٌ، وَ آخِرُهٗ نَدَمٌ.

غصّہ کی ابتدا پاگل پن اور اس کی انتہاء ندامت و پشیمانی ہوتی ہے۔

(747)اِنْفَرِدْ بِسِرِّكَ وَ لَا تُوْدِعْهُ حَازِمًا فَيَزِلَّ وَ لَا جَاهِلًا فَيَخُوْنَ.

اپنا راز اپنے پاس ہی رکھا کرو کسی کو سیانا سمجھ کر بھی نہ بتاؤ کہ اس سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ اور کسی جاہل کو بھی نہ بتانا کہ وہ خیانت کرے گا۔

(748)لَا تَقْطَعْ اَخَاكَ اِلَّا بَعْدَ عَجْزِ الْحِيْلَةِ عَنِ اسْتِصْلَاحِهٖ، وَ لَا تُتْبِعْهُ بَعْدَ الْقَطِيْعَةِ وَقِيْعَةً فِيْهِ، فَتَسُدَّ طَرِيْقَهٗ عَنِ الرُّجُوْعِ اِلَيْكَ، وَ لَعَلَّ التَّجَارِبَ اَنْ تَرُدَّهٗ عَلَيْكَ وَ تُصْلِحَهٗ لَكَ.

اپنے بھائی کے ساتھ تا حدِ امکان قطع تعلّق نہ کریں۔ اور اگر قطع تعلّق ہو جائے تو کوئی واقعہ نہ ہونے دو کیوں کہ اس طرح واپسی کا راستہ ہی بند ہو جائے گا۔ ہمیشہ انتظار کرو کہ شاید زمانے کے تجربات اسے آپ کے پاس واپس لے آئیں۔ اور پھر سے برادری کے قابل بنا دیں۔

(749)مَنْ اَحَسَّ بِضَعْفِ حِيْلَتِهٖ عَنِ الْاِكْتِسَابِ بَخِلَ.

جب کسی مال دار کو کمائی کے وسائل کی کمزوری کا خیال آ جائے تو وہ بخیل بن جاتا ہے۔

(750)اَلْجَاهِلُ صَغِيْرٌ وَ اِنْ كَانَ شَيْخًا، وَ الْعَالِمُ كَبِيْرٌ وَ اِنْ كَانَ حَدَثًا.

جاہل آدمی چاہے بوڑھا ہی ہو، چھوٹا ہی ہوتا ہے۔ اور عالم بڑا ہوتا ہے، چاہے نوجوان ہی کیوں نہ ہو۔

(751) اَلْمَيِّتُ يَقِلُّ الْحَسَدُ لَهُ، وَ يَكْثُرُ الْكِذْبُ عَلَيْهِ.

مر جانے والے سے لوگ حسد کم کرتے ہیں لیکن اس پر جھوٹ زیادہ بولتے ہیں۔

(752) إِذَا نَزَلَتْ بِكَ النِّعْمَةُ فَاجْعَلْ قِرَاهَا الشُّكْرَ.

اگر کوئی نعمت آپ کی مہمان بن جائے تو اس کی مہمان نوازی شکر سے کریں۔

(753) اَلْحِرْصُ يَنْقُصُ مِنْ قَدْرِ الْإِنْسَانِ، وَ لَا يَزِيْدُ فِيْ حَظِّهِ.

لالچ سے انسان کی قدر گھٹ جاتی ہے اور رزق و روزی میں اضافہ نہیں ہوتا۔

(754) اَلْفُرْصَةُ: سَرِيْعَةُ الْفَوْتِ، بَطِيْئَةُ الْعَوْدِ.

فرصتیں جلدی گزر جاتی ہیں اور پھر دوبارہ لوٹنے میں سست رفتار ہوتی ہیں۔

(755) اَبْخَلُ النَّاسِ بِمَالِهِ اَجْوَدُهُمْ بِعِرْضِهِ.

جو لوگ مال خرچ کرنے میں زیادہ بخیل ہوتے ہیں، وہ عزّت و آبرو لُٹانے میں زیادہ سخی ہوتے ہیں۔

(756) لَا تُتْبِعِ الذَّنْبَ الْعُقُوْبَةَ، وَ اجْعَلْ بَيْنَهُمَا وَقْتًا لِلْاِعْتِذَارِ.

کسی کی خطا پر فوری سزا نہ دیں اور عذر خواہی کا وقت چھوڑا کریں۔

(757) اُذْكُرْ عِنْدَ الظُّلْمِ عَدْلَ اللهِ فِيْكَ، وَ عِنْدَ الْقُدْرَةِ قُدْرَةَ اللهِ عَلَيْكَ.

کسی پر ظلم کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی اپنے بارے عدالت یاد کر لیا کریں۔ اور کسی پر قابو پانے پر اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر قدرت کو یاد کر لیا کریں۔

(758)لَا يَحْمِلَنَّكَ الْحَنَقُ عَلٰی اِقْتِرَافِ الْاِثْمِ فَتَشْفِیَ غَیْظُكَ وَ تَسْقُمَ دِیْنُكَ.

بے قابو غصّہ آپ کو گناہ گار نہ بنادے کہ آپ کا غضب ٹھنڈا ہو جائے لیکن دین بیمار ہو جائے۔

(759)اَلْمُلْكُ بِالدِّیْنِ یَبْقٰی، وَ الدِّیْنُ بِالْمُلْكِ یَقْوٰی.

دین داری سے حکومت باقی رہتی ہے۔ اور حکومت ہو تو دین مضبوط ہو جاتا ہے۔

(760)کَاَنَّ الْحَاسِدَ اِنَّمَا خُلِقَ لِیَغْتَاظَ.

گویا کہ حاسد کو پیدا ہی غضب ناک ہونے کے لیے کیا گیا ہے۔

(761)عَقْلُ الْکَاتِبِ فِیْ قَلَمِهٖ.

کاتب کا عقل اس کے قلم میں ہوتا ہے۔

(762)اِقْتَصِرْ مِنْ شَهْوَةٍ خَالَفَتْ عَقْلَكَ بِالْخِلَافِ عَلَیْهَا.

عقل جس خواہش کی مخالفت کرے تم بھی بس اس کی مخالفت ہی کرو۔

(763)اَللّٰهُمَّ صُنْ وَجْهِی بِالْیَسَارِ وَ لَا تَبْذُلْ جَاهِیَ بِالْاِقْتَارِ، فَاَسْتَرْزِقَ طَالِبِی رِزْقِكَ، وَ اَسْتَعْطِفَ شِرَارَ خَلْقِكَ وَ اُبْتَلٰی بِحَمْدِ مَنْ اَعْطَانِیْ، وَ اُفْتَتَنَ بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِیْ، وَ اَنْتَ مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ وَلِیُّ الْاِعْطَاءِ وَ الْمَنْعِ، اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(آپؑ کی دعا:) ”اے اللہ تعالیٰ! میرے چہرے کی مجھے آسانیاں نصیب فرما کر حفاظت فرما۔ اور تنگدستی سے مجھے میرا مقام خرچ کرنے پر مجبور نہ فرما کہ میں تجھ سے رزق طلب کرنے والوں سے روزی مانگوں۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے شریر بندوں کی مہربانی کا طلب گار بن جاؤں۔ اور پھر جو

مجھے عطا کرے اس کی تعریف میں مبتلا ہو جاؤں۔ اور جو مجھے محروم کرے اس کی مذمت کے فتنہ میں پڑ جاؤں۔ جب کہ ان تمام حالات میں اصل دینے یا نہ دینے والی تیری ہی ذات ہے۔ تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔"[23]

(764) كُلُّ حِقْدٍ حَقَدَتْهُ قُرَيْشٌ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ اَظْهَرَتْهُ فِيَّ، وَ سَتُظْهِرُهٗ فِيْ وُلْدِي مِنْ بَعْدِي، مَا لِيْ وَ لِقُرَيْشٍ! اِنَّمَا وَتَرْتُهُمْ بِاَمْرِ اللهِ وَ اَمْرِ رَسُوْلِهٖ، اَ فَهٰذَا جَزَاءُ مَنْ اَطَاعَ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ.

قریش کے رسول اکرمؐ کے ساتھ جو بھی دلوں میں کینے تھے وہ انھوں نے میرے ساتھ نکالے۔ اور میرے بعد میری اولاد سے بھی یہ رویہ روا رکھیں گے۔ میرا قریش سے کیا جھگڑا تھا؟ میں ان سے لڑا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑا۔ اور اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے حکم سے لڑا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کام کرنے والے کی یہی جزا تھی؟ اور اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے حکم پر چلنے والے کا یہی صلہ تھا؟ اگر تم مسلمان ہو تو انصاف سے جواب دو؟

(765) عَجَبًا لِسَعْدٍ وَ ابْنِ عُمَرَ يَزْعَمَانِ اَنِّيْ اُحَارِبُ الدُّنْيَا عَلَى الدُّنْيَا، اَفَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ يُحَارِبُ عَلَى الدُّنْيَا فَاِنْ زَعَمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ حَارَبَ لِكَسْرِ الْاَصْنَامِ وَ عِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ، فَاِنَّمَا حَارَبْتُ لِدَفْعِ الضَّلَالِ، وَ النَّهْيِ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْفَسَادِ، اَ فَمِثْلِيْ يُزَنُّ بِحُبِّ الدُّنْيَا وَ اللهِ لَوْ تَمَثَّلَتْ لِيْ بَشَرًا سَوِيًّا لَضَرَبْتُهَا بِالسَّيْفِ.

مجھے سعد اور ابن عمر پر تعجب ہے کہ ان کا خیال ہے کہ میں دنیا طلبی کے لیے لڑتا ہوں۔ تو پھر کیا رسول اللہؐ بھی دنیا طلبی کے لیے جنگ فرماتے تھے؟ پس اگر ان کا خیال ہے کہ رسول اکرمؐ نے بت شکنی

[23]: نہج البلاغہ، خطبہ نمبر 225

کے لیے جنگیں کیں۔ اور عبادتِ رحمان کے لیے جہاد کیا تو واضح رہے کہ میں بھی گمراہی دور کرنے کے لیے لڑ رہا ہوں۔ اور فحاشی اور فساد سے روکنے کے لیے جنگ کرتا ہوں۔ کیا مجھ جیسے شخص کا دنیا کی محبت سے موازنہ کیا جا سکتا ہے؟ بخدا قسم اگر یہ دنیا میرے سامنے بشر کے روپ میں آئے تو میں (حضرت علیؑ) اپنی تلوار سے اس کی گردن کاٹ دوں گا۔

(766) اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ خَلَقۡتَنِیۡ کَمَا شِئۡتَ، فَارۡحَمۡنِیۡ کَیۡفَ شِئۡتَ وَ وَفِّقۡنِیۡ لِطَاعَتِكَ، حَتّٰی تَکُوۡنَ ثِقَتِیۡ کُلُّهَا بِكَ وَ خَوۡفِیۡ کُلُّهٗ مِنۡكَ.

(آپؑ کی دعا:) ”اے اللہ تعالیٰ! تو نے جیسے چاہا مجھے ویسا خلق فرمایا اب تو جیسے چاہے اسی طرح مجھ پر رحم فرما اور مجھے اس طرح اپنی اطاعت کی توفیق دے کہ مجھے بس سارے کا سارا بھروسہ تیری ذات پر ہو اور تیرے سوا کسی بھی دوسرے کا خوف نہ ہو۔“

(767) لَا تَسُبَّنَّ اِبۡلِیۡسَ فِی الۡعَلَانِیَةِ، وَ اَنۡتَ صَدِیۡقُهٗ فِی السِّرِّ.

آپ لوگ جب چھپے چھپے ابلیس سے دوستی رکھتے ہو تو ظاہر بظاہر اسے گالیاں بھی نہ دیا کرو۔

(768) مَنۡ لَمۡ یَأۡخُذۡ اُهۡبَةَ الصَّلَاةِ قَبۡلَ وَقۡتِهَا فَمَا وَقَّرَهَا.

جس شخص نے نماز کے وقت سے پہلے نماز کی تیاری نہ کی اس نے نماز کی عزّت نہیں کی۔

(769) لَا تَطۡمَعۡ فِیۡ کُلِّ مَا تَسۡمَعُ.

جس چیز کا سنو اسی میں طمع نہ کر لیا کرو۔ (اسی کے طلب گار نہ بن جایا کرو۔)

(770) مَنۡ عَاتَبَ وَ وَبَّخَ، فَقَدِ اسۡتَوۡفَی حَقَّهٗ.

جب کسی نے کسی سے حق لینا ہو اور اس کی سرزنش کرے اور اسے ڈرائے تو حق پا لیتا ہے۔

(771) اَلْجُوْدُ الَّذِی یُسْتَطَاعُ اَنْ یُتَنَاوَلَ بِہٖ کُلَّ اَحَدٍ، ھُوَ اَنْ یَنْوِی الْخَیْرَ لِکُلِّ اَحَدٍ.

ایسی سخاوت کہ جس کا ہر سخی کو صلہ ملتا ہے وہ سبھی مخلوق کے لیے نیک نیتی رکھنا ہے۔

(772) مَنْ صَحِبَ السُّلْطَانَ بِالصِّحَّةِ وَ النَّصِیْحَةِ، کَانَ اَکْثَرَ عَدُوًّا مِمَّنْ صَحِبَہٗ بِالْغِشِّ وَ الْخِیَانَةِ.

جب کوئی کسی بادشاہ سے اس لئے دوستی کرے تاکہ اسے درست کاری اور بھلائی کے کاموں کی نصیحت کیا کرے تو اس کے ان لوگوں میں سے زیادہ دشمن ہوں گے جو بادشاہ کے ساتھ دھوکہ بازی اور خیانت کے کاموں کے لیے دوستی کرتے ہیں۔

(773) مَنْ عَابَ سَفِلَةً فَقَدْ رَفَعَہٗ، وَ مَنْ عَابَ کَرِیْمًا فَقَدْ وَضَعَ نَفْسَہٗ.

جس نے کسی پست آدمی کی عیب گوئی کی تو اس نے اسے اور بڑھا دیا۔ اور اگر کسی شریف آدمی کے پاس اس کی عیب گوئی کروگے تو وہ تواضع اختیار کرے گا۔

(774) اَلْمَوَالِیْ یَنْصُرُوْنَ وَ بَنُو الْعَمِّ یَحْسُدُوْنَ.

مخلص دوست تو ضرورت کے وقت مدد کرتے ہیں۔ جب کہ چچا کے بیٹے تو بس حسد ہی کرتے ہیں۔

(775) اَلصِّدْقُ عِزٌّ، وَ الْکِذْبُ مَذَلَّةٌ وَ مَنْ عُرِفَ بِالصِّدْقِ جَازَ کِذْبُہٗ وَ مَنْ عُرِفَ بِالْکِذْبِ لَمْ یَجُزْ صِدْقُہٗ.

سچائی میں عزّت ہے اور جھوٹ میں ذلّت ہے۔ البتہ جس شخص کی سچائی مشہور ہو اس سے بعض اوقات لوگوں کو جھوٹ کا خدشہ ہوتا ہے۔ مگر جس کی جھوٹ کی سیرت ہو اس سے سچائی کی امید کوئی نہیں کرتا۔

(776)إِذَا سَمِعْتَ الْكَلِمَةَ تُؤْذِيْكَ فَطَأْطِئْ لَهَا فَإِنَّهَا تَتَخَطَّاكَ.

اگر آپ کو کبھی کوئی اذیت ناک کلمہ سننے کا اتفاق ہو تو اس کے لیے جھک جاؤ۔ اس کا اچھا جواب ملے گا۔

(777)نَحْنُ نُرِيْدُ اَلَّا نَمُوْتَ حَتّٰى نَتُوْبَ، وَ نَحْنُ لَا نَتُوْبُ حَتّٰى نَمُوْتَ.

ہم یہ تو خواہش رکھتے ہیں کہ جب تک توبہ نہ کر لیں نہ مریں لیکن ایسا نہیں کرتے کہ مرنے سے قبل توبہ کرلیں۔

(778)اَنْزِلِ الصَّدِيْقَ مَنْزِلَةَ الْعَدُوِّ فِيْ رَفْعِ الْمَئُوْنَةِ عَنْهُ، وَ اَنْزِلِ الْعَدُوَّ مَنْزِلَةَ الصَّدِيْقِ فِيْ تَحَمُّلِ الْمَئُوْنَةِ لَهُ.

جیسا کہ دشمن پر بوجھ نہیں ڈالتے ہو اسی طرح دوست پر بھی نہ ڈالا کرو۔ لیکن دشمن کا بوجھ اسی طرح برداشت کرو جیسے دوستوں کا برداشت کرتے ہو۔

(779)اَوَّلُ عُقُوْبَةِ الْكَاذِبِ اَنَّ صِدْقَهُ يُرَدُّ عَلَيْهِ.

کسی جھوٹے کے لیے اس سے بڑھ کر سزا نہیں کہ اس کا سچ بھی جھوٹ شمار ہوتا ہے۔

(780)اَلْاَدَبُ عِنْدَ الْاَحْمَقِ كَالْمَاءِ الْعَذْبِ فِيْ اُصُوْلِ الْحَنْظَلِ، كُلَّمَا اِزْدَادَ رِيًّا اِزْدَادَ مَرَارَةً.

کسی احمق کے سامنے آداب بجالانا ایسے ہے جیسے حنظل (ایلوا) کی جڑ کو میٹھا پانی دینا ہو۔ جتنی زیادہ سیرابی ہو گی، اتنی زیادہ کڑواہٹ ہو گی۔

(781)اِیَّاکُمْ وَ حَمِیَّةَ الْاَوْغَادِ، فَاِنَّهُمْ یَرَوْنَ الْعَفْوَ ضَیْمًا.

شکم پرور اور ہمیشہ کھانے کی تلاش میں رہنے والوں کی حمایت نہ کرنا۔ وہ معافی کو بھی ظلم سمجھتے ہیں۔

(782)اَلْکَرِیْمُ لَا یَسْتَقْصِی فِیْ مُحَاقَّةِ الْمُعْتَذِرِ، خَوْفًا اَنْ یَجْزِیَ مَنْ لَا یَجِدُ مَخْرَجًا مِنْ ذَنْبِهٖ.

شریف آدمی کسی معذرت کرنے والے کو اس خیال سے زیادہ رگڑا نہیں لگاتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسے کھو بیٹھیں جس کا اپنی خطا سے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو۔

(783)اَلْعَفْوُ عَنِ الْمُقِرِّ لَا عَنِ الْمُصِرِّ.

خطا کا اعتراف کرنے والے کے لیے معافی ہوتی ہے، اصرار کرنے والے کے لیے نہیں۔

(784)مَا اِسْتَغْنَی اَحَدٌ بِاللّٰهِ اِلَّا اِفْتَقَرَ النَّاسُ اِلَیْهِ.

جب کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے لوگوں سے بے نیاز ہو جائے تو لوگ اس کے محتاج ہو جاتے ہیں۔

(785)مَنْ جَادَ بِمَالِهٖ فَقَدْ جَادَ بِنَفْسِهٖ، فَاِنْ لَمْ یَکُنْ جَادَ بِهَا بِعَیْنِهَا فَقَدْ جَادَ بِقِوَامِهَا.

جس شخص نے مال کی سخاوت کی گویا اس نے جان کی بھی سخاوت کر دی۔ اگرچہ بعینہٖ جان قربان نہیں کی لیکن جان کو محفوظ کرنے والی چیز کی قربانی دے دی۔

(786)اَلدِّیْنُ مِیْسَمُ الْکِرَامِ، وَ ظَالِمًا وُقِّرَ الْکِرَامُ بِالدِّیْنِ.

دین ہی تو شریف لوگوں کی نشانی ہوتا ہے۔ اور اکثر شرفاء کی دین کی وجہ سے عزّت ہوتی ہے۔

(787)اَلْمَاضِی قَبْلَكَ هُوَ الْبَاقِي بَعْدَكَ، وَ التَّهْنِئَةُ بِآجِلِ الثَّوَابِ اَوْلٰى مِنَ التَّعْزِيَةِ بِعَاجِلِ الْمُصَابِ.

گزر جانے والا زمانہ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد باقی رہنے والا ہوتا ہے۔ اور جس ثواب کا وعدہ دیا گیا ہے اس پر مبارک دینا موجودہ واقع ہونے والی مصیبت پر تعزیت سے زیادہ بہتر ہے۔

(788)مِمَّا تُكْتَسَبُ بِهِ الْمَحَبَّةُ اَنْ تَكُوْنَ عَالِمًا كَجَاهِلٍ، وَ وَاعِظًا كَمَوْعُوْظٍ.

ایسے افراد کو لوگوں کی محبت نصیب ہوتی ہے جو عالم ہو کر اپنے علم کا اظہار نہ کریں۔ اور اس طرح وعظ ونصیحت کریں جیسے کہ خود ان کو وعظ ونصیحت کی جارہی ہو۔

(789)لَا تَحْمِدَنَّ الصَّبِيَّ اِذَا كَانَ سَخِيًّا فَاِنَّهٗ لَا يَعْرِفُ فَضِيْلَةَ السَّخَاءِ، وَ اِنَّمَا يُعْطِي مَا فِيْ يَدِهٖ ضَعْفًا.

اگر بچے کو دیکھو کہ سخاوت کر دیتا ہے تو اس کی تعریف نہ کرو کیوں کہ وہ سخاوت کی فضیلت کی معرفت نہیں رکھتا بلکہ جو کچھ دے رہا ہے اپنی کمزوری کی وجہ سے ہے۔

(790)خَيْرُ الْاِخْوَانِ مَنْ اِذَا اِسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ لَمْ يَزِدْكَ فِي الْمَوَدَّةِ، وَ اِنْ اِحْتَجْتَ اِلَيْهِ لَمْ يَنْقُصْكَ مِنْهَا.

بہترین دوست وہ ہوتے ہیں کہ اگر آپ ان سے بے نیازی کا رویہ کریں تو وہ اس وجہ سے آپ سے زیادہ محبت نہ کریں کہ کبھی کچھ مانگا ہی نہیں (بہت اچھا دوست ہے) اور اگر اس سے احتیاج ہو جائے تو اس کی وجہ سے آپ سے محبت میں کمی نہ کریں۔

(791)عَجَبًا لِلسُّلْطَانِ، كَيْفَ يُحْسِنُ، وَ هُوَ اِذَا اَسَاءَ وَجَدَ مَنْ يُزَكِّيْهِ وَ يَمْدَحُهٗ.

مجھے بادشاہوں پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ کس طرح اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہیں جب کہ اگر وہ بُرا بھی کریں تو انہیں اچھا کہنے والے اور ان کی مدح سرائی کرنے والے مل جاتے ہیں۔[24]

(792)اِذَا صَادَقْتَ اِنْسَانًا وَجَبَ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ صَدِيْقَ صَدِيْقِهٖ، وَ لَيْسَ يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تَكُوْنَ عَدُوَّ عَدُوِّهٖ، لِاَنَّ هٰذَا اِنَّمَا يَجِبُ عَلٰى خَادِمِهٖ وَ لَيْسَ يَجِبُ عَلٰى مُمَاثِلٍ لَهٗ.

آپ کی جب کسی انسان سے دوستی اور بھائی چارہ ہو جائے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اس کے دوستوں کے بھی دوست بنیں۔ لیکن آپ پر یہ لازم نہیں ہے کہ اس کے دشمنوں کے دشمن بھی ہوں کیوں کہ یہ کام صرف اس کے نوکروں اور خادموں پر لازم ہوتا ہے خود جیسوں پر نہیں۔

(793)لَيْسَ تَكْمُلُ فَضِيْلَةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يَكُوْنَ صَدِيْقًا لِمُتَعَادِيَيْنِ.

کسی شخص کی فضیلت کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے مخالفین سے بھی بھلائی کرنے والا ہو۔

(794) مِنْ سَعَادَةِ الْحَدَثِ اَلَّا يَتِمَّ لَهٗ فَضِيْلَةٌ فِيْ رَذِيْلَةٍ.

کسی نوجوان کی خوش بختی اور سعادت اس میں ہے کہ اس کی خوبی کا اختتام کسی رذیل صفت میں نہ بدل جائے۔

(795)اِذَا مُنِعْتَ مِنْ شَيْءٍ قَدِ الْتَمَسْتَهٗ، فَلْيَكُنْ غَيْظُكَ مِنْهُ عَلٰى نَفْسِكَ فِي الْمَسْاَلَةِ اَكْثَرَ مِنْ غَيْظِكَ عَلٰى مَنْ مَنَعَكَ.

---

[24] جب ان کے خوف سے کوئی حق بات کرتا ہی نہیں اور تنقید سے لوگ گھبراتے ہیں اور ان کی ہر سیاہ و سفید کو خوب کہنے والے خوشامدی ہوتے ہیں تو بادشاہ اپنے آپ کو کیوں کر اچھا کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

اگر آپ کسی سے کچھ مانگتے ہیں اور نہیں ملتا تو اپنے سوال پر اس سے زیادہ ناراحت ہوں جتنا نہ دینے والے شخص پر ناراض ہو رہے ہیں۔ (آپ نے مانگا ہی کیوں تھا؟)

(796) اَلْاَسْخِيَاءُ يَشْمَتُوْنَ بِالْبُخَلَاءِ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَ الْبُخَلَاءُ يَشْمَتُوْنَ بِالْاَسْخِيَاءِ عِنْدَ الْفَقْرِ.

سخی لوگ بخیلوں کے مرنے پر انہیں کوستے ہیں جب کہ بخیل سخیوں کے فقیر ہونے پر ان کو کوستے ہیں۔ (اور سخاوت کی وجہ سے فقیر ہونے کے طعنے دیتے ہیں۔)

(797) لَيْسَ يَضْبِطُ الْعَدَدَ الْكَثِيْرَ مَنْ لَا يَضْبِطُ نَفْسَهُ الْوَاحِدَةَ.

جو شخص اپنے ایک نفس کو قابو نہیں رکھ سکتا، وہ کیسے کثیر تعداد قابو میں رکھے گا؟

(798) اِذَا اَحْسَنَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِكَ فَلَا تَخْرُجُ اِلَيْهِ بِغَايَةِ بِرِّكَ، وَ لٰكِنِ اتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا تَزِيْدُهُ اِيَّاهُ عِنْدَ تَبَيُّنِكَ مِنْهُ الزِّيَادَةَ فِيْ نَصِيْحَتِهٖ.

اگر آپ پر آپ کا کوئی ساتھی احسان کرے تو اس کے ساتھ انتہا کی حد تک بھلائی کرنے کو نہ نکل پڑیں۔ بلکہ اسے موقعہ دیں کہ اس سے بھی زیادہ اس کے ساتھ اس وقت بھلائی کر دینا جب وہ آپ کو حد سے زیادہ نصیحت کرے۔

(799) اَلْوُقُوْعُ فِي الْمَكْرُوْهِ، اَسْهَلُ مِنْ تَوَقُّعِ الْمَكْرُوْهِ.

کسی مشکل اور مصیبت میں مبتلا ہو کر اسے جھیلنا اس کی انتظار میں رہنے سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

(800) اَلْحَسُوْدُ ظَالِمٌ، ضَعُفَتْ يَدُهُ عَنْ اِنْتِزَاعِ مَا حَسَدَكَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَصُرَ عَلَيْكَ بَعَثَ اِلَيْكَ تَاَسُّفَهُ.

حاسد ایساظالم ہوتا ہے کہ جس کے بس میں نہیں ہوتا کہ جس شے پر آپ سے حسد کر رہا ہے وہ آپ سے چھین لے۔ البتہ اگر وہ نعمت آپ کے پاس گھٹ جائے تو اس پر افسوس کا اظہار کر کے اپنا دل ٹھنڈا کرتا ہے۔

(801)اَعَمُّ الْاَشْيَاءِ نَفْعًا مَوْتُ الْاَشْرَارِ.

شریر لوگوں کی موت سے سبھی کا فائدہ ہوتا ہے۔

(802)اَلشَّيْءُ الْمُعَزِّي لِلنَّاسِ عَنْ مَصَائِبِهِمْ عِلْمُ الْعُلَمَاءِ، اَنَّهَا نَفْعَاءُ اِضْطِرَارِيَّةٌ، وَ تَأَسِّي الْعَامَّةِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ.

لوگوں کے مصیبتوں میں مبتلا ہونے کے اوقات میں حقیقی تسلی تو علماء کا علم ہوتا ہے۔ جب کہ یہ مصیبتیں اچانک آتی ہیں جو کہ لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہیں۔ اور عوام النّاس تو اپنے رواج مطابق ایسے مواقع پر ایک دوسرے کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔

(803)اَلْعَقْلُ الْاِصَابَةُ بِالظَّنِّ، وَ مَعْرِفَةُ مَا لَمْ يَكُنْ بِمَا كَانَ.

عقل گمان کو پا لیتی ہے اور آنے والے حالات کے وقوع پذیر ہونے کا احساس کر لیتی ہے۔

(804)يَا عَجَبًا لِلنَّاسِ قَدْ مَكَّنَهُمُ اللهُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهٖ، فَيَدَعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَى الْاِقْتِدَاءِ بِالْبَهَائِمِ.

مجھے تعجب ہے انسانوں پر کہ جنہیں خداوند متعال نے اپنی پیروی کرنے کی طاقت دی ہے۔ وہ اسے چھوڑ کر حیوانات کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔

(805)سَلُوْا الْقُلُوْبَ عَنِ الْمَوَدَّاتِ فَاِنَّهَا شُهُوْدٌ لَا تَقْبَلُ الرُّشَا.

اپنے دلوں سے محبتوں کے بارے پوچھ لیا کرو یہ سچ بتائیں گے کیوں کہ یہ ایسے گواہ ہیں جو رشوتیں قبول نہیں کرتے۔

(806)اِنَّمَا يَحْزَنُ الْحَسَدَةُ اَبَدًا لِاَنَّهُمْ لَا يَحْزَنُوْنَ لِمَا يَنْزِلُ بِهِمْ مِنَ الشَّرِّ فَقَط، بَلْ وَ لِمَا يَنَالُ النَّاسُ مِنَ الْخَيْرِ.

حاسد لوگوں کے غم کبھی ختم نہیں ہوتے کیوں کہ انہیں صرف اپنے اوپر نازل ہونے والی مصیبتوں کا غم نہیں ہوتا بلکہ انہیں دوسروں کو ملنے والی نعمتوں کا دکھ کھائے جاتا ہے۔

(807)اَلْعِشْقُ جُهْدٌ عَارِضٌ صَادَفَ قَلْبًا فَارِغًا.

عشق ایک ایسا غم ہوتا ہے جو فارغ دلوں کو لاحق ہوتا ہے۔

(808)تُعْرَفُ خَسَاسَةُ الْمَرْءِ بِكَثْرَةِ كَلَامِهٖ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ، وَ اِخْبَارِهٖ عَمَّا لَا يُسْاَلُ عَنْهُ.

کسی کے خسیس ہونے کی یہ علامت ہوتی ہے کہ وہ بے مقصد کثرت سے کلام کرتا ہے اور جو بات اس سے نہ پوچھی گئی ہو اس کا جواب دیتا ہے۔

(809)لَا تُؤَخِّرْ اِنَالَةَ الْمُحْتَاجِ اِلٰى غَدٍ، فَاِنَّكَ لَا تَعْرِفُ مَا يَعْرِضُ فِيْ غَدٍ.

کسی ضرورت مند پر عنایت کل تک مؤخر نہ کرو۔ تمہیں کیا معلوم کل تک کیا ہو جائے گا؟

(810)اِنْ تَتْعَبْ فِي الْبِرِّ، فَاِنَّ التَّعَبَ يَزُوْلُ وَ الْبِرَّ يَبْقٰى.

اپنے آپ کو خیر و خوبی کے کاموں میں تھکایا کرو کیوں کہ تھکن زائل ہو جاتی ہے اور نیکی باقی رہتی ہے۔

(811)اَجۡهَلُ الۡجُهَّالِ مَنۡ عَثَرَ بِحَجَرٍ مَرَّتَيۡنِ.

سب سے زیادہ جاہل وہ شخص ہے جو ایک پتھر سے دو بار ٹھوکر کھائے۔

(812) كَفَاكَ مُؤَبِّخًا عَلَى الۡكِذۡبِ عِلۡمُكَ بِاَنَّكَ كَاذِبٌ، وَ كَفَاكَ نَاهِيًا عَنۡهُ خَوۡفُكَ مِنۡ تَكۡذِيۡبِكَ حَالَ اِخۡبَارِكَ.

آپ کو جھوٹ سے باز رکھنے کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ بولتے وقت جانتے ہیں کہ آپ جھوٹے ہیں۔ اور آپ کو اس سے روکنے والا یہ احساس کافی ہے کہ آپ کو اسی وقت جھٹلایا جا سکتا ہے۔

(813)اَلۡعَالِمُ يَعۡرِفُ الۡجَاهِلَ لِاَنَّهٗ كَانَ جَاهِلًا، وَ الۡجَاهِلُ لَا يَعۡرِفُ الۡعَالِمَ لِاَنَّهٗ لَمۡ يَكُنۡ عَالِمًا.

عالم کے لیے جاہل کو پہچان لینا آسان ہوتا ہے کیوں کہ وہ کسی وقت جاہل تھا۔ لیکن جاہل کے لیے عالم کو پہچان لینا اس لئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ عالم کیا ہوتا ہے؟ کیوں کہ وہ خود تو عالم نہیں تھا اور نہ ہے۔

(814)لَا تَتَّكِلُوۡا عَلَى الۡبَخۡتِ، فَرُبَّمَا لَمۡ يَكُنۡ وَ رُبَّمَا كَانَ وَ زَالَ، وَ لَا عَلَى الۡحَسَبِ فَطَالَمَا كَانَ بَلَاءً عَلَى اَهۡلِهٖ، يُقَالُ لِلنَّاقِصِ: هٰذَا ابۡنُ فُلَانِ الۡفَاضِلِ، فَيَتَضَاعَفُ غَمُّهٗ وَ عَارُهٗ، وَ لٰكِنۡ عَلَيۡكُمۡ بِالۡعِلۡمِ وَ الۡاَدَبِ، فَاِنَّ الۡعَالِمَ يُكۡرَمُ وَ اِنۡ لَمۡ يُنۡتَسَبۡ، وَ يُكۡرَمُ وَ اِنۡ كَانَ فَقِيۡرًا، وَ يُكۡرِمُ وَ اِنۡ كَانَ حَدَثًا.

کسی کے بخت کو اس کی عزّت کا معیار نہ بناؤ کیوں کہ بعض اوقات (بخت) ہوتا ہی نہیں اور سمجھ لیا جاتا ہے اور بعض اوقات ممکن ہے کہ (بخت) تھا اور زائل ہو چکا ہو اور حسب کو بھی معیار نہ بناؤ۔ بسا

اوقات یہ صاحبانِ حسب کے لیے آزمائش ہوتی ہے۔ بہت سارے ناقص لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں فاضل شخص کا فرزند ہے تو یہ اس کے غم و عار میں اضافہ کر دیتا ہے۔ بس خیال رہے کہ معیار علم و ادب کو قرار دینا کیوں کہ عالم کا نسب دیکھے بغیر احترام ہوتا ہے۔ عالم چاہے فقیر بھی ہو اس کا احترام ہوتا ہے، عالم چاہے جوان بھی ہو اس کا احترام ہوتا ہے۔

(815) خَيْرُ مَا عُوْشِرَ بِهِ الْمَلِكُ قِلَّةُ الْخِلَافِ وَ تَخْفِيْفُ الْمَئُوْنَةِ، وَ اَصْعَبُ الْاَشْيَاءِ عَلَى الْاِنْسَانِ اَنْ يَعْرِفَ نَفْسَهٗ، وَ اَنْ يَكْتُمَ سِرَّهٗ.

بادشاہوں سے اچھی معاشرت کا راز ہے کہ ان کی مخالفت کم کی جائے۔ اور ان کا کم ضرورت مند بنا جائے۔ جب کہ انسان کے لیے بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے کہ اپنی حیثیت کو پہچان سکے اور اپنے راز کی حفاظت کر سکے۔

(816) اَلْعَدْلُ اَفْضَلُ مِنَ الشَّجَاعَةِ، لِاَنَّ النَّاسَ لَوِ اسْتَعْمَلُوْا اَلْعَدْلَ عُمُوْمًا فِيْ جَمِيْعِهِمْ لَاسْتَغْنَوْا عَنِ الشَّجَاعَةِ.

عدالت بہادری سے افضل ہے کیوں کہ اگر عمومی طور پر اپنے معاشرہ میں ہر شخص عدل کا خیال رکھے تو بہت کم دلیری اور شجاعت کی ضرورت پڑے۔

(817) اَوْلَى الْاَشْيَاءِ اَنْ يَتَعَلَّمَهَا الْاَحْدَاثُ الْاَشْيَاءُ الَّتِيْ اِذَا صَارُوْا رِجَالًا اِحْتَاجُوْا اِلَيْهَا.

نوجوانوں کے لیے جس تعلیم کی بہت ضرورت ہے وہ یہ کہ وہ، وہ سیکھیں جو انہیں مرد بننے پر ضرورت ہو گی۔

(818)لَا تَرْغَبْ فِيْ اِقْتِنَاءِ الْاَمْوَالِ، وَ كَيْفَ تَرْغَبُ فِيْمَا يُنَالُ بِالْبَخْتِ لَا بِالْاِسْتِحْقَاقِ، وَ يَأْمُرُ الْبُخْلُ وَ الشَّرِهُ بِحِفْظِهِ، وَ الْجُوْدُ وَ الزُّهْدُ بِإِخْرَاجِهِ.

زیادہ مال جمع کرنے کے شوق میں نہ پڑنا۔ یہ ایسا شوق ہے جو بخت سے پورا ہوتا ہے اس میں استحقاق نہیں دیکھا جاتا اور پھر آدمی کو اس کو محفوظ کرنے کے لیے بخیل اور بے حیا بنا دیتا ہے جب کہ زہد و سخاوت مال کو خرچ کرنے کا درس دیتے ہیں۔

(819)إِذَا عَاتَبْتَ الْحَدَثَ فَاتْرُكْ لَهُ مَوْضِعًا مِنْ ذَنْبِهِ، لِئَلَّا يَحْمِلَهُ الْإِخْرَاجُ عَلَى الْمُكَابَرَةِ.

کسی نوجوان کو سرزنش کرتے وقت کچھ گنجائش ضرور رکھا کریں کہ مکمل تصفیہ کہیں اسے ہٹ دھرمی پر مجبور نہ کردے۔

(820)مَا انْتَقَمَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَدُوِّهِ بِأَعْظَمَ مِنْ اَنْ يَزْدَادَ مِنَ الْفَضَائِلِ.

اپنے دشمن سے انتقام لینے کا اس سے بڑا کوئی ذریعہ نہیں کہ اپنے فضائل اور نیک کاموں میں اضافہ کر دو۔

(821)إِنَّمَا لَمْ تَجْتَمِعِ الْحِكْمَةُ وَ الْمَالُ، لِعِزَّةِ وُجُوْدِ الْكَمَالِ.

کمال کے ہونے اور اس کی عزّت کے ہونے کی وجہ سے علم و حکمت اور مال جمع نہیں ہو سکتے۔

(822)يَمْنَعُ الْجَاهِلَ اَنْ يَجِدَ اَلَمَ الْحُمْقِ الْمُسْتَقِرِّ فِيْ قَلْبِهِ، مَا يَمْنَعُ السَّكْرَانَ اَنْ يَجِدَ مَسَّ الشَّوْكَةِ فِيْ يَدِهِ.

جاہل کو اپنے اندر ٹھہری حماقت کے درد کا احساس اسی طرح نہیں ہوتا جس طرح کسی نشہ کے عادی کو اپنے ہاتھ میں کانٹا چبھنے کا درد محسوس نہیں ہوتا۔

(823)اَلْقِنْيَةُ مَخْدُومَةٌ، وَ مَنْ خَدَمَ غَيْرَ نَفْسِهٖ فَلَيْسَ بِحُرٍّ.

بچا کر محفوظ کیا گیا مال خدمت مانگتا ہے۔ اور جو اپنے علاوہ کسی کا خدمت گزار ہو وہ آزاد نہیں ہوتا۔

(824)لَا تَطْلُبِ الْحَيَاةَ لِتَأْكُلَ، بَلِ اطْلُبِ الْاَكْلَ لِتَحْيَا.

کھانے پینے کے لیے زندگی کے طلب گار نہ بنو بلکہ زندہ رہنے کے لیے کھایا کرو۔

(825)إِذَا رَاَتِ الْعَامَّةُ مَنَازِلَ الْخَاصَّةِ مِنَ السُّلْطَانِ حَسَدَتْهَا عَلَيْهَا، وَ تَمَنَّتْ اَمْثَالَهَا، فَإِذَا رَاَتْ مَصَارِعَهَا بَدَا لَهَا.

جب عوام النّاس کچھ خاص لوگوں کے حکمرانوں کے ایوانوں میں مقام و مرتبہ کو دیکھتے ہیں تو ان کے دلوں میں حسد پیدا ہوتا ہے اور ان جیسا بننے کی تمنا کرتے ہیں لیکن جب ان کے مشکلات و انجام کو دیکھتے ہیں تو اس وقت انہیں حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

(826)اَلشَّيْءُ الَّذِي لَا يَسْتَغْنِي عَنْهُ اَحَدٌ هُوَ التَّوْفِيقُ.

جس شے کے بغیر کسی کا بھی گزارا نہیں وہ توفیقاتِ الٰہی ہیں۔

(827)لَيْسَ يَنْبَغِي اَنْ يَقَعَ التَّصْدِيقُ إِلَّا بِمَا يَصِحُّ، وَ لَا الْعَمَلُ إِلَّا بِمَا يَحِلُّ وَ لَا الْاِبْتِدَاءُ إِلَّا بِمَا تَحْسُنُ فِيهِ الْعَاقِبَةُ.

تصدیق کرنا ہو تو اسی بات سے کرو جو خود درست بات ہو۔ اور عمل صالح حلال طریقوں سے ہونا چاہیے۔ اور ابتدا ان امور سے ہو کہ جن کا انجام اچھا ہو۔

(828)اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ رَفِيقِ السُّوْءِ.

بُرے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے۔

(829) لِكُلِّ شَيْءٍ صَنَاعَةٌ، وَ حُسْنُ الْاِخْتِيَارِ صَنَاعَةُ الْعَقْلِ.

ہر کام کے لیے اس کا طریقہ کار ہوتا ہے۔ اور کسی کو آزمانے کا بہترین طریقہ عقل ہے۔

(830) مَنْ حَسَدَكَ لَمْ يَشْكُرْكَ عَلَى اِحْسَانِكَ اِلَيْهِ.

جب آپ سے کسی کو حسد ہو گا تو اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ آپ کے احسانات پر آپ کا شکریہ نہیں کرے گا۔

(831) اَلْبَغْيُ آخِرُ مُدَّةِ الْمُلُوْكِ.

بادشاہوں کا باغی مزاج ہو جانا ان کی حکومت کی انتہا ہوتی ہے۔

(832) لِاَنْ يَكُوْنَ الْحُرُّ عَبْدًا لِعَبِيْدِهٖ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ عَبْدًا لِشَهَوَاتِهٖ.

کسی آزاد شخص کا اپنے غلاموں اور نوکروں کا غلام ہونا شہوت کے غلام ہونے سے بہتر ہے۔

(833) مَنْ اَمْضَى يَوْمَهٗ فِيْ غَيْرِ حَقٍّ قَضَاهُ اَوْ فَرْضٍ اَدَّاهُ اَوْ مَجْدٍ بَنَاهُ، اَوْ حَمْدٍ حَصَّلَهٗ، اَوْ خَيْرٍ اَسَّسَهٗ، اَوْ عِلْمٍ اِقْتَبَسَهٗ فَقَدْ عَقَّ يَوْمَهٗ.

اگر کسی شخص نے کسی حق کو ادا کرنے یا کسی فرض کو ادا کرنے یا کسی بزرگی کی بنیاد رکھنے یا کسی قابل تعریف کارنامہ کو انجام دینے یا کسی خیر و خوبی کی بنیاد گزاری کے کام یا کوئی علمی بات حاصل کرنے کے علاوہ باقی کاموں میں اپنا دن گزار دیا تو اس شخص نے اپنے اس دن سے جفا کی، حق ادا نہ کیا۔

(834)اَرْسَلَ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ اِلیٰ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ یَعِیبُهٗ بِاَشْیَاءِ مِنْهَا: اَنَّهٗ یُسَمِّی حَسَنًا وَ حُسَیْنًا وَلَدَیٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ!! فَقَالَ لِرَسُولِهٖ: قُلْ لِلشَّانِئِ ابْنِ الشَّانِئِ: لَوْ لَمْ یَکُونَا وَلَدَیْهِ لَکَانَ اَبْتَرَ کَمَا زَعَمَهٗ اَبُوكَ.

ایک بار عمرو بن عاص نے آپؑ (حضرت علیؑ) پر اعتراض کیے اور آپؑ کو کہلا بھیجے۔ جن میں یہ بات بھی تھی کہ حضرت علیؑ حضرت حسنؑ و حضرت حسینؑ کو رسول اکرمؐ کے بیٹے قرار دیتے ہیں۔ تو آپؑ نے پیغام لانے والے شخص سے فرمایا: "اس عیب گوئی کرنے والے سے جا کر کہنا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ حضرت رسول اکرمؐ کو اسی طرح ابتر اور بے اولاد کہتے جیسے تیرا باپ کہتا تھا۔"

(835)قَالَ مُعَاوِیَةُ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ وَ اضْطَرَبَ اَهْلُ الشَّامِ لِرَوَایَةِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِ کَانَتْ لَهُمْ تَقْتُلُهُ اَلْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ اِنَّمَا قَتَلَهٗ مَنْ اَخْرَجَهٗ اِلَی الْحَرْبِ وَ عَرَّضَهٗ لِلْقَتْلِ. فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَنْ قَاتِلُ حَمْزَةَ.

جب جنگ صفین میں حضرت عمار یاسرؓ شہید ہو گئے اور اہلِ شام میں سے کچھ ایسے لوگ بکھرنے لگے کہ جنہوں نے خود عمرو بن العاص سے رسول اکرمؐ کی یہ حدیث سنی تھی کہ آپؐ نے فرمایا: "عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔" تو معاویہ نے لوگوں کو اس موقعہ پر اس طرح کہہ کر مطمئن کر دیا کہ دراصل جو عمارؓ کو نکال کر میدان میں لایا ہے وہی اس کا قاتل ہے کیوں کہ وہ اسے میدان جنگ میں لا کر قتل کے لیے کھڑا کر رہا ہے۔ تو حضرت علیؑ نے فرمایا: "جب حضرت رسول اکرمؐ حضرت حمزہؓ کو احد میں لے گئے تو کیا آپؐ ان کے قاتل ہوئے؟؟؟؟"

(836)هٰذَا يَدِیْ يَعْنِیْ مُحَمَّدَ بْنِ الْحَنَفِيَّةَ وَ هٰذَانِ عَيْنَایَ يَعْنِیْ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا وَ مَا زَالَ الْاِنْسَانُ يَذُبُّ بِيَدِهٖ عَنْ عَيْنَيْهِ. قَالَهَا لِمَنْ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ تَعْرِضُ مُحَمَّدًا لِلْقَتْلِ وَ تَقْذِفُ بِهٖ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَاءِ دُوْنَ اَخَوَيْهِ.

ایک دن جب کسی نے آپؑ سے آپؑ کے فرزند حضرت محمد حنفیہؓ کے بارے میں کہا کہ یہ کیا ہوا کہ آپؑ محمد حنفیہؓ کو نرغۂ اعداء میں قتل کے میدان میں روانہ کرتے ہیں؟ اور حسنؑ و حسینؑ کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ تو آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ محمد حنفیہؓ میرے ہاتھ ہیں۔ اور حسنؑ و حسینؑ میری آنکھیں ہیں۔ اور ہمیشہ آنکھوں کی حفاظت ہاتھوں سے کی جاتی ہے۔

(837)شَكَرْتَ الْوَاهِبَ وَ بُوْرِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوْبِ وَ رُزِقْتَ خَيْرَهٗ وَ بِرَّهٗ خُذْ اِلَيْكَ اَبَا الْاَمْلَاكِ قَالَهَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ لَمَّا وُلِدَ اِبْنُهٗ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

جب جناب عبداللہ بن عباسؓ کے ہاں ان کے فرزند علی بن عبداللہ کی ولادت ہوئی تو آپ نے انہیں اس طرح مبارک باد دی۔ آپ عطا کرنے والے کا شکریہ ادا کریں۔ اور جو عطا ہوا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی برکت نصیب ہو۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس مولود کی خیر و نیکی نصیب فرمائے۔ یہ لو اور اسے اپنے سینے سے لگاؤ۔ یہ تمہارے املاک کا مالک و وارث ہے۔

(838)مَا يَسُرُّنِیْ اَنِّیْ كُفِيْتُ اَمْرَ الدُّنْيَا كُلَّهٗ، لِاَنِّیْ اَكْرَهُ عَادَةَ الْعَجْزِ.

اگر کوئی پوری دنیا کی مشکلات کا میرے لیے اپنے اوپر ذمہ لے تو مجھے اس بات پر خوشی نہیں ہو گی کیوں کہ مجھے کسی معاملہ میں عاجز ہونا پسند نہیں ہے۔

(839) اِجْتِمَاعُ الْمَالِ عِنْدَ الْاَسْخِيَاءِ اَحَدُ الْخِصْبَيْنِ وَ اجْتِمَاعُ الْمَالِ عِنْدَ الْبُخَلَاءِ اَحَدُ الْجَدْبَيْنِ.

سخی لوگوں کے پاس مال کا جمع ہونا ایک قسم کی شادابی و خوش حالی ہوتی ہے۔ جب کہ بخیل لوگوں کے پاس مال کا جمع ہونا ایک قسم کی قحط سالی اور تنگدستی ہوتی ہے۔

(840)مَنۡ عَمِلَ عَمَلَ اَبِيۡهِ، كُفِيَ نِصۡفَ التَّعَبِ.

کوئی شخص اپنے باپ والا پیشہ اپناتا ہے تو اس کا آدھا کام پہلے سے پورا ہو چکا ہوتا ہے اور باقی آدھا وہ خود کرتا ہے۔

(841)اَلۡمُصۡطَنِعُ اِلَى اللَّئِيۡمِ كَمَنۡ طَوَّقَ الۡخِنۡزِيۡرَ تِبۡرًا، وَ قَرَّطَ الۡكَلۡبَ دُرًّا، وَ اَلۡبَسَ الۡحِمَارَ وَشۡيًا، وَ اَلۡقَمَ الۡاَفۡعَى شَهۡدًا.

کسی رذیل اور کمینے شخص پر احسان کرنا ایسے ہے جیسے خنزیر کو سونے کا پٹہ پہنایا جائے اور کتے کے کانوں میں دُر و جواہر ڈالیں جائیں اور گدھے کے گلے میں دوشالا ڈالا جائے اور اژدھا کے منہ میں شہد ٹپکایا جائے۔

(842)اَلۡحَازِمُ اِذَا اَشۡكَلَ عَلَيۡهِ الرَّأۡيُ بِمَنۡزِلَةِ مَنۡ اَضَلَّ لُؤۡلُؤَةً، فَجَمَعَ مَا حَوۡلَ مَسۡقَطِهَا مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ الۡتَمَسَهَا حَتّٰى وَجَدَهَا، وَ لِذٰلِكَ الۡحَازِمُ يَجۡمَعُ وُجُوۡهَ الرَّأۡيِ فِي الۡاَمۡرِ الۡمُشۡكِلِ، ثُمَّ يَضۡرِبُ بَعۡضَهٗ بِبَعۡضٍ حَتّٰى يَخۡلُصَ اِلَيۡهِ الصَّوَابُ.

عقل مند و دانا شخص پر جب کسی معاملہ میں فیصلہ کرنا مشکل ہو تو اس کی مثال اس شخص کی ہوتی ہے کہ جس کا کسی خاک میں موتی گم ہو گیا ہو تو وہ موتی گرنے کے ارد گرد کی مٹی جمع کر لیتا ہے اور اس سے اپنا موتی تلاش کرتا ہے بالآخر وہ اسے پالیتا ہے۔ اسی طرح عقل مند شخص اپنے تمام سوچوں کے پہلوؤں پر غور کرتا ہے اور پھر اس مشکل معاملہ کے تمام اطراف پر غور کرکے انہیں ایک دوسرے سے ملاتا ہے تو اسے درست بات اور فیصلہ نصیب ہوتا ہے۔

(843)اَلْاَشْرَافُ يُعَاقَبُوْنَ بِالْهِجْرَانِ لَا بِالْحِرْمَانِ.

شریف لوگوں کے لیے جدائی بھی سزا ہوتی ہے، محرومی تو دور کی بات ہے۔

(844)اَلشُّحُّ اَضَرُّ عَلَى الْاِنْسَانِ مِنَ الْفَقْرِ، لِاَنَّ الْفَقِيْرَ اِذَا وَجَدَ اِتَّسَعَ، وَ الشَّحِيْحُ لَا يَتَّسِعُ وَ اِنْ وَجَدَ.

بخل انسان کے لیے فقیری سے بھی زیادہ بدتر ہوتا ہے کیوں کہ فقیر کو جب کھلا مال ملتا ہے تو وہ اسے خرچ کرکے آسودہ ہوتا ہے۔ اور بخیل مال ہونے کے باوجود بھی کشادہ دست نہیں ہوتا۔

(845)اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى الْعَاقِلِ اَنْ يَكُوْنَ عَاقِلًا عَدُوُّهُ، لِاَنَّهُ اِذَا كَانَ عَاقِلًا كَانَ مِنْهُ فِيْ عَافِيَةٍ.

کسی عقل مند کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کا دشمن عقل مند ہو کیوں کہ عقل مند دشمن سے سکون و عافیت ہوتی ہے۔

(846)عَلَيْكَ بِمَجَالَسَةِ اَصْحَابِ التَّجَارِبِ، فَاِنَّهَا تُقَوَّمُ عَلَيْهِمْ بِاَغْلَى الْغَلَاءِ، وَ تَأْخُذُهَا مِنْهُمْ بِاَرْخَصِ الرُّخْصِ.

تجربہ کار لوگوں کی محفلیں اختیار کیا کرو کیوں کہ انہیں تجربات بہت مہنگے پڑے ہوتے ہیں۔ جب کہ آپ کو بہت سستے مل جائیں گے۔

(847)مَنْ لَمْ يَحْمَدْكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ لَمْ يَشْكُرْكَ عَلَى جَمِيْلِ الْعَطِيَّةِ.

اگر کوئی آپ کی اچھی نیت کی تعریف نہ کرے تو آپ کے عمدہ احسان کی بھی کبھی نہیں کرے گا۔

(848)لَا تَنۡكِحُوۡا النِّسَاءَ لِحُسۡنِهِنَّ فَعَسٰى حُسۡنُهُنَّ اَنۡ يُرۡدِيَهُنَّ وَ لَا لِاَمۡوَالِهِنَّ فَعَسٰى اَمۡوَالُهُنَّ اَنۡ تُطۡغِيَهُنَّ، وَ انۡكِحُوۡهُنَّ عَلَى الدِّيۡنِ، وَ لَاَمَةٌ سَوۡدَاءُ خَرۡمَاءُ ذَاتُ دِيۡنٍ اَفۡضَلُ.

عورتوں کا انتخاب ان کے حسن و جمال سے نہ کرنا۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے حسن کی وجہ سے ردی بن جائیں۔ اور ان کے مال دولت کی وجہ سے بھی نہ کرنا ممکن ہے کہ مال کا گھمنڈ انہیں سر کش بنا دے، بگڑ جائیں۔ ہمیشہ دین داری دیکھ کر نکاح کرنا۔ یاد رکھو! سیاہ رنگ کی، ناک و ہونٹ کٹی دین دار لڑکی بے دین حسین و جمیل و مال دار لڑکیوں سے کہیں افضل و بہتر ہے۔

(849)اَفۡضَلُ الۡعِبَادَةِ الۡاِمۡسَاكُ عَنِ الۡمَعۡصِيَةِ، وَ الۡوُقُوۡفُ عِنۡدَ الشُّبۡهَةِ.

معصیت کاری سے باز رہنا اور مشکوک صورت حال کے وقت رک جانا افضل عبادت ہے۔

(850)ذَمُّ الرَّجُلِ نَفۡسَهٗ فِي الۡعَلَانِيَةِ مَدۡحٌ لَهَا فِي السِّرِّ.

کسی شخص کا اپنے نفس کو علی الاعلان مذمت کرنا اس کے پشتِ سر تعریف کا سبب ہوتا ہے۔

(851)مَنۡ عَدِمَ فَضِيۡلَةَ الصِّدۡقِ فِيۡ مَنۡطِقِهٖ، فَقَدۡ فُجِعَ بِاَكۡرَمِ اَخۡلَاقِهٖ.

جس شخص کو اپنی گفتگو میں سچائی کی فضیلت نصیب نہ ہو تو یہ اس کے لیے بہترین صفت سے محرومی کی مصیبت ہے۔

(852)لَيۡسَ يَضُرُّكَ اَنۡ تَرٰى صَدِيۡقَكَ عِنۡدَ عَدُوِّكَ فَاِنَّهٗ اِنۡ لَمۡ يَنۡفَعۡكَ لَمۡ يَضُرَّكَ.

اگر آپ اپنے دوست کو اپنے دشمن کے ساتھ دیکھیں تو یہ آپ کے لیے نقصان نہیں ہے کیوں کہ اگر وہ آپ کو فائدہ نہیں پہنچا سکے گا تو نقصان بھی نہیں کرے گا۔

(853)قُلْ اَنْ تَرَى اَحَدًا تَكَبَّرَ عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ اِلَّا وَ بِذٰلِكَ الْمِقْدَارِ يَجُوْدُ بِالذُّلِ لِمَنْ فَوْقَهٗ.

یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی اپنے سے کمزور پر بڑائی اور تکبّر دکھائے گا، تو اسی جتنا اپنے سے طاقتور کے سامنے ذلیل و رسوا نہ ہو۔

(854)مَنْ عَظُمَتْ عَلَيْهِ مُصِيْبَةٌ فَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ، فَاِنَّهَا تَهُوْنُ عَلَيْهِ، وَ مَنْ ضَاقَ بِهٖ اَمْرٌ، فَلْيَذْكُرِ الْقَبْرِ، فَاِنَّهٗ يَتَّسِعٌ.

اگر کسی پر کوئی بڑی مصیبت آئے تو موت کی مصیبت یاد کرنے سے چھوٹی نظر آئے گی۔ اور اگر کسی کو اپنی کوئی حالت تنگی کی محسوس ہو تو قبر کو یاد کرے تو یہ کم نظر آئے گی۔

(855)خَيْرُ الشِّعْرِ مَا كَانَ مَثَلًا، وَ خَيْرُ الْاَمْثَالِ مَا لَمْ يَكُنْ شِعْرًا.

بہترین شعر وہ ہوتا ہے جس میں مثال کے ساتھ نصیحت ہو۔ اور بہترین نصیحت اور وعظ وہ ہوتا ہے جو اشعار میں نہ ہو۔

(856)اَلْقِ النَّاسَ عِنْدَ حَاجَتِهِمْ اِلَيْكَ بِالْبِشْرِ وَ التَّوَاضُعِ فَاِنْ نَابَتْكَ نَائِبَةٌ، وَ حَالَتْ بِكَ حَالٌ لَقِيْتَهُمْ، وَ قَدْ اَمِنْتَ ذِلَّةَ التَّنَصُّلِ اِلَيْهِمْ وَ التَّوَاضُعِ.

جب لوگوں کو آپ کی ضرورت ہو تو ان کی حاجت کے وقت ان سے خَندہ پیشانی اور انکساری سے پیش آئیں۔ پس اگر کبھی آپ کو کوئی مشکل پیش آئی اور آپ کسی مصیبت سے دوچار ہوئے تو وہ آپ کا سامنا محبت و انکساری سے کریں گے۔ (اور آپ کو ان کی بے رُخی سے دوچار ہونے کا مرحلہ پیش نہیں آئے گا۔)

(857)اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُعْفَى عَنْ زَلَّةِ السَّرِيِّ.

اللہ تعالیٰ مخفی لغزشیں کرنے والوں سے در گزر کرنا پسند فرماتا ہے۔

(858)مَنْ طَالَ لِسَانُهٗ وَ حَسُنَ بَيَانُهٗ، فَلْيَتْرُكِ التَّحَدُّثَ بِغَرَائِبِ مَا سَمِعَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ لِحُسْنِ مَا يَظْهَرُ مِنْهُ يَحْمِلُ اَكْثَرَ النَّاسِ عَلٰى تَكْذِيْبِهٖ وَ مَنْ عَرَفَ اَسْرَارَ الْاُمُوْرِ الْاِلٰهِيَّةِ، فَلْيَتْرُكِ الْخَوْضَ فِيْهَا وَ اِلَّا حَمَلَتْهُمُ الْمُنَافَسَةُ عَلٰى تَكْفِيْرِهٖ.

اگر کسی کو صاف گوئی کی زبان اور حسین انداز بیان نصیب ہو تو اسے چاہیے کہ بلند پایہ گفتگو اور نفیس شنیدہ معارف کے بیان سے گریز کرے۔ کیوں کہ بہت سارے حاسد لوگ اس کی اس خوبی کو دیکھ کر اس کو جھٹلائیں گے۔ اور اگر کسی کو اسرارِ الٰہیہ یعنی بلند معارف پر اطلاع نصیب ہو تو اس میں زیادہ مصروفِ عمل نہ ہو ورنہ حسد کرنے والوں کی مقام طلبی انہیں ایسے شخص پر کفر کا فتوی لگانے پر مجبور کر دے گی۔

(859)لَيْسَ كُلُّ مَكْتُوْمٍ يَسُوْغُ اِظْهَارُهٗ لَكَ، وَ لَا كُلُّ مَعْلُوْمٍ يَجُوْزُ اَنْ تُعَلِّمَهٗ غَيْرَكَ.

ہر مخفی راز کا ظاہر کرنا آسان نہیں ہوتا اور اپنی ساری معلومات کا دوسروں کو تعلیم دینا لازم نہیں ہوتا۔

(860)لَيْسَ يَفْهَمُ كَلَامَكَ مَنْ كَانَ كَلَامُهٗ لَكَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ مِنْكَ، وَ لَا يَعْلَمُ نَصِيْحَتَكَ مَنْ غَلَبَ هَوَاهُ عَلٰى رَأْيِكَ، وَ لَا يُسَلِّمُ لَكَ مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّهٗ اَتَمُّ مَعْرِفَةً بِمَا اَشَرْتَ عَلَيْهِ بِهٖ مِنْكَ.

ایسا شخص کہ جو آپ کو اپنا کلام سنانا زیادہ بہتر جانتا ہو وہ آپ کی بات کبھی نہیں سمجھے گا۔ اور جو شخص اپنی خواہشات کو آپ کی سوچ سے بالاتر سمجھتا ہو گا وہ آپ کی نصیحت قبول نہیں کرے گا۔ اور جس کا عقیدہ یہ ہو کہ وہ آپ کے بیان کردہ معارف سے بلند تر معرفت کی منزل پر فائز ہے وہ آپ کی بات کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔

(861)خِفِ الضَّعِيْفَ اِذَا كَانَ تَحْتَ رَايَةِ الْاِنْصَافِ اَكْثَرَ مِنْ خَوْفِكَ الْقَوِيَّ تَحْتَ رَايَةِ الْجَوْرِ فَاِنَّ النَّصْرَ يَأْتِيْهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعِرُ وَ جَرْحُهٗ لَا يَنْدَمِلُ.

انصاف کے کٹہرے میں کھڑے کمزور سے اس ظلم کے جھنڈے تلے کھڑے طاقتور شخص سے زیادہ ڈرو کیوں کہ کمزور سے ناانصافی پر اچانک اسے مدد حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے اسے لگنے والے زخم کبھی مُندَمِل نہیں ہوتے ہیں۔

(862)اِخَافَةُ الْعَبِيْدِ وَ التَّضْيِيْقُ عَلَيْهِمْ يُزِيْدُ فِيْ عَبُوْدِيَتِهِمْ وَ صَيَانَتُهِمْ وَ اِظْهَارُ الثِّقَةِ بِهِمْ يَكْسِبُهُمْ اَنْفَةً وَ جَبْرِيَّةً.

غلاموں اور نوکروں کے دلوں میں خوف کا احساس جگانا اور انہیں محدود ماحول دینا ان کی تابع داری میں اضافہ کرنا ہے۔ جب کہ ان کی نگہداری اور ان پر بھروسہ انہیں احساس جبر دلاتا ہے۔

(863)اَضَرُّ الْاَشْيَاءِ عَلَيْكَ اَنْ تُعْلِمَ رَئِيْسَكَ اَنَّكَ اَعْرَفُ بِالرِّئَاسَةِ مِنْهُ.

آپ کے لیے بہت زیادہ نقصان دینے والی چیزوں میں سے ہے کہ آپ کا اپنے رئیس کو یہ اظہار کرنا کہ آپ بھی ریاست کے انداز و اصول اس سے بہتر جانتے ہیں۔

(864)عَدَاوَةُ الْعَاقِلِيْنَ اَشَدُّ الْعَدَاوَاتِ وَ اَنْكَاهَا، فَاِنَّهَا لَا تَقَعُ اِلَّا بَعْدَ الْاِعْذَارِ وَ الْاِنْذَارِ، وَ بَعْدَ اَنْ يَئِسَ اِصْلَاحُ مَا بَيْنَهُمَا.

جب عقل مند اور دانا لوگ کسی سے دشمنی کرتے ہیں تو وہ سخت ہوتی ہے کیوں کہ وہ تمام عذر و حجت کے کام آزمانے کے بعد فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اچھی طرح جائزہ لے کر فیصلہ کرتے ہیں کہ اب اصلاح کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔

(865)لَا تَخْدِمَنَّ رَئِيْسًا كُنْتَ تَعْرِفُهٗ بِالْخُمُوْلِ، وَسَمَتْ بِهِ الْحَالُ، وَ يَعْرِفُ مِنْكَ اَنَّكَ تَعْرِفُ قَدِيْمَهٗ، فَاِنَّهٗ وَ اِنْ سُرَّ بِمَكَانِكَ مِنْ خِدْمَتِهٖ، اِلَّا اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْعَيْنَ الَّتِيْ تَرَاهُ بِهَا، فَيَنْقَبِضُ عَنْكَ بِحَسَبِ ذٰلِكَ.

کسی رئیس کو کہ جس کے حالات دِگر گُوں (الٹ پلٹ) ہو گئے ہوں اور آپ اس کی بعض کمزوریوں سے واقف ہوں۔ اور اسے معلوم ہو کہ آپ اس کے گزشتہ دور کے عیوب سے واقف ہیں، اپنے پاس ملازم نہ بنانا۔ اس لئے کہ اگرچہ آپ کو اسے اپنے پاس ملازمت دینے کا موقعہ فراہم کرنے پر خوشی ہو گی۔ لیکن اسے آپ کی وہ آنکھ بھی یاد رہے گی جس سے آپ نے اسے اس کے زمانے میں دیکھا تھا۔ اسی خیال واحساس سے وہ آپ سے کھچا کھچا رہے گا۔

(866)اِذَا احْتَجْتَ اِلَى الْمَشْوَرَةِ فِيْ اَمْرٍ قَدْ طَرَاَ عَلَيْكَ، فَاسْتَبْدِهٖ بِبِدَايَةِ الشُّبَّانِ، فَاِنَّهُمْ اَحَدُّ اَذْهَانًا، وَ اَسْرَعُ حَدْسًا، ثُمَّ رُدَّهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى رَأْيِ الْكُهُوْلِ وَ الشُّيُوْخِ لِيَسْتَعْقِبُوْهُ، وَ يُحْسِنُوْا الْاِخْتِيَارَ لَهٗ، فَاِنَّ تَجْرِبَتَهُمْ اَكْثَرُ.

جب کبھی آپ کو کوئی مسئلہ در پیش ہو اور اس میں مشورہ کی ضرورت ہو تو پہلے جوانوں سے مشورہ کریں۔ جوانوں کے ذہن تیز ہوتے ہیں اور وہ بہت جلد اندازے لگا لیتے ہیں۔ پھر ان مشوروں کا خلاصہ بزرگان پر پیش کریں تاکہ وہ اس کی چھان بین کریں اور مناسب فیصلہ کریں۔ اس لئے کہ بزرگان کے تجربات زیادہ ہوتے ہیں۔

(867)اَلْاِنْسَانُ فِيْ سَعْيِهٖ وَ تَصَرُّفَاتِهٖ كَالْعَائِمِ، فِي اللُّجَّةِ، فَهُوَ يُكَافِحُ الْجَرْيَةَ فِيْ اِدْبَارِهٖ، وَ يَجْرِيْ مَعَهَا فِيْ اِقْبَالِهٖ.

انسان اپنی دنیاوی کوششوں میں اور اپنے معاملات میں بپھرے سمندر کی لہروں میں پھنسے انسان کی طرح ہوتا ہے۔ وہ پیچھے ہٹنے کے لیے بہاؤ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور آگے بڑھنے کے لیے اسی لہر کے ساتھ چلتا ہے۔

(868)يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَسْتَعْمِلَ فِيْمَا يَلْتَمِسُهٗ الرِّفْقَ، وَ مُجَانَبَةَ الْهَذَرِ، فَاِنَّ الْعَلَقَةَ تَأْخُذُ بِهُدُوْءِهَا مِنَ الدَّمِ مَا لَا تَأْخُذُهٗ الْبَعُوْضَةُ بِاِضْطِرَابِهَا، وَ فَرْطِ صِيَاحِهَا.

عقل مند انسان کو لازم ہے کہ اپنا مطلوب حاصل کرنے کے لیے نرمی کا رویہ اختیار کرے۔ اور جلد بازی اور شور شرابے سے بچے۔ کیوں کہ جَلَم بڑے آرام سے اپنی ضرورت اور مرضی کا خون حاصل کر لیتی ہے۔ جب کہ مچھر کو اتنی اُڑان اور شور شرابے کے باوجود اس قدر خون نہیں مل پاتا۔

(869)اَقْوَی مَا يَكُوْنُ التَّصَنُّعُ فِيْ اَوَائِلِهٖ، وَ اَقْوَی مَا يَكُوْنُ التَّطَبُّعُ فِيْ اَوَاخِرِهٖ.

انسان کی زندگی کے اوائل میں بناؤ اور جوڑ توڑ زیادہ ہوتا ہے جب کہ عمر کے آخر میں زیادہ تر طبعی زندگی ہوتی ہے۔

(870)غَايَةُ الْمُرُوْءَةِ اَنْ يَسْتَحِيَ الْاِنْسَانُ مِنْ نَفْسِهٖ، وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَيْسَ الْعِلَّةُ فِي الْحَيَاءِ مِنَ الشَّيْخِ كِبَرَ سِنِّهٖ وَ لَا بِيَاضَ لِحْيَتِهٖ وَ اِنَّمَا عِلَّةُ الْحَيَاءِ مِنْهُ عَقْلُهٗ، فَيَنْبَغِي اِنْ كَانَ هٰذَا الْجَوْهَرُ فِيْنَا اَنْ نَسْتَحِيَ مِنْهُ، وَ لَا نُحْضِرَهٗ قَبِيْحًا.

مروّت کا کمال یہ ہے کہ آدمی میں اپنے نفس اور اپنے آپ میں شرم و حیا کی صفت موجود ہو۔ اس لئے کہ حیا کا سبب بزرگان اور بوڑھوں میں ان کا عمر رسیدہ ہونا اور سر و ریش کا سفید ہونا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان میں بھی شرم و حیا ان کی عقل کے کامل ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس اس صفت کا جوہر کارآمد ہونا چاہئے کہ ہم خود عقل سے شرم محسوس کریں اور اپنے عقل کو بُرے کاموں سے دوچار نہ کریں۔

(871)مَنْ سَاسَ رَعِیَّةً حَرُمَ عَلَیْهِ السُّکْرُ عَقْلًا ،لِاَنَّهٗ قَبِیْحٌ اَنْ یَحْتَاجَ الْحَارِسُ اِلٰی مَنْ یَحْرُسُهٗ.

جب کوئی شخص کسی رعیت کا سردار و حکمران ہو تو اس پر عقلاً نشہ کرنا حرام ہے۔ کیوں کہ عقل اسے بہت بُرا جانتا ہے کہ کوئی محافظ اپنے رعایا کا محتاج ہو۔ (اور انہیں اس کمزوری کا پتہ ہو۔)

(872)لَا تَبْتَاعَنَّ مَمْلُوْکًا قَوِیَّ الشَّھْوَۃِ، فَاِنَّ لَهٗ مَوْلًی غَیْرَكَ، وَ لَا غَضُوْبًا، فَاِنَّهٗ یُؤْذِیْكَ فِیْ اِسْتِخْدَامِكَ لَهٗ، وَ لَا قَوِیَّ الرَّأْیِ، فَاِنَّهٗ یَسْتَعْمِلُ الْحِیْلَۃَ، عَلَیْكَ لٰکِنِ اُطْلُبْ مِنَ الْعَبِیْدِ مَنْ کَانَ قَوِیَّ الْجِسْمِ، حَسَنَ الطَّاعَۃِ، شَدِیْدَ الْحَیَاءِ.

کبھی بھی کثرتِ شہوات کا عادی غلام نہ خریدنا، کیوں کہ اس کی سوچ پر آپ کے علاوہ کسی اور طاقت کی حکمرانی ہو گی۔ غصّہ کرنے والا بھی نہ خریدنا کیوں کہ آپ کی خدمت داری میں آپ کو اذیت کرے گا۔ زیادہ سمجھ دار و بلند فکر بھی نہ خریدنا کیوں کہ وہ آپ کے خلاف سازشیں اور ترکیبیں سوچے گا۔ ایسے غلام اور خدمت گزار تلاش کرو جو جسمانی طور پر طاقتور اور ان میں اطاعت گزاری کی سوچ ہو اور شرم و حیا کی دولت سے مالا مال ہوں۔

(873)لَا تُعَادُوْا اَلدُّوَلَ الْمُقْبِلَۃَ، وَ تُشْرِبُوْا قُلُوْبَکُمْ بُغْضَھَا فَتُدْبِرُوْا بِاِقْبَالِھَا.

ترقی کی راہ پر گامزن حکومتوں سے دشمنی مول نہ لینا۔ اور ان کا بغض دلوں میں نہ پالنا کہ جب وہ آگے جائیں گے تو آپ پیچھے رہ جائیں گے۔

(874)اَلْغَرِیْبُ کَالْغَرْسِ الَّذِیْ زَایَلَ شِرْبَهٗ، وَ فَارَقَ اَرْضَهٗ، فَھُوَ ذَاوٍ لَا یَتَّقِدُ، وَ ذَابِلٌ لَا یُثْمِرُ.

مسافر ایک ایسے درخت کی طرح ہوتا ہے کہ جس کی سیرابی کا وسیلہ اس سے دور ہو چکا ہو۔ اور اپنی اصل زمین سے جدا ہو گیا ہو۔ وہ خشک ہو کر بے رونق ہو اور سوکھا بے ثمر ہو۔

(875) اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، وَ الرَّفِيْقُ السُّوْءُ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ.

سفر عذاب واذیت کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ جب کہ بُرا ساتھی آگ کا انگارہ ہوتا ہے۔

(876) كُلُّ خُلُقٍ مِنَ الْاَخْلَاقِ فَاِنَّهٗ يَكْسُدُ عِنْدَ قَوْمٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا الْاَمَانَةَ، فَاِنَّهَا نَافِقَةٌ عِنْدَ اَصْنَافِ النَّاسِ، يُفَضِّلُ بِهَا مَنْ كَانَتْ فِيْهِ، حَتّٰى اَنَّ الْاٰنِيَةَ اِذَا لَمْ تُنَشَّفْ وَ بَقِيَ مَا يُوْدَعُ فِيْهَا عَلٰى حَالِهٖ لَمْ يَنْقُصْ كَانَتْ اَكْثَرَ ثَنَاءً مِنْ غَيْرِهَا مِمَّا يُرَشِّحُ اَوْ يُنَشِّفُ.

انسان کی تمام صفات کی لوگوں میں قدر گھٹ جاتی ہے۔ مگر امانت داری ایک ایسی صفت ہے کہ جو تمام اصنافِ بشر کے نزدیک قابلِ قبول اور قابلِ قدر ہوتی ہے۔ جس شخص میں پائی جائے اس کے لیے باعثِ فضیلت ہوتی ہے۔ اور وہ لائقِ احترام ہوتا ہے حتی کہ عجیب ہے کہ اگر کسی برتن میں کچھ ڈالا جائے اور وہ شے اس میں باقی رہے اور اسے دھو کر صاف نہ کیا جائے تو اس کی قدر دوسرے ایسے برتنوں سے زیادہ ہوتی ہے جن کو دھویا اور صاف کیا جاتا ہو۔ اور ان پر پانی چھڑکا جاتا ہو۔

(877) اِصْبِرْ عَلٰى سُلْطَانِكَ فِيْ حَاجَاتِكَ، فَلَسْتَ اَكْبَرَ شُغْلِهٖ، وَ لَا بِكَ قِوَامُ اَمْرِهٖ.

اپنے بادشاہ اور حکمران کے ضرورت مند ہونے اور اس سے حاجت طلب کرنے سے صبر کیا کرو۔ صرف آپ ہی اس کی بڑی ضرورت نہیں ہیں۔ اور آپ ہی سے اس کی حکومت کو بقاء اور استحکام نہیں ہے۔

(878) قُوَّةُ الْاِسْتِشْعَارِ مِنْ ضَعْفِ الْيَقِيْنِ.

کسی شے کا نرخ یقین کی کمزوری پر ہی قرار پاتا ہے۔

(879)إِذَا اَحۡسَسۡتَ مِنۡ رَأۡيِكَ بِاِكۡدَادٍ، وَ مِنۡ تَصَوُّرِكَ بِفَسَادٍ، فَاتَّهِمۡ نَفۡسَكَ بِمُجَالَسَتِكَ لِعَامِّيِّ الطَّبۡعِ، اَوۡ لِسَيِّءِ الۡفِكۡرِ، وَ تَدَارَكۡ اِصۡلَاحَ مَزَاجِ تَخَيُّلِكَ بِمُكَاثَرَةِ اَهۡلِ الۡحِكۡمَةِ، وَ مُجَالَسَةِ ذَوِي السَّدَادِ، فَاِنَّ مُفَاوَضَتَهُمۡ تُرِيۡحُ الرَّأۡيَ الۡمَكۡدُوۡدَ، وَ تَرُدُّ ضَالَّةَ الصَّوَابِ الۡمَفۡقُوۡدِ.

اگر کبھی محسوس کرو کہ آپ کی سوچ کُند ہو گئی ہے اور آپ کے تصورات فاسد ہو گئے ہیں تو اپنے آپ کو متوجہ کراو کہ خرابی واقع ہو گئی ہے۔ جس کا سبب آپ کا کسی عام سوچ اور عام طبیعت کے شخص کے ساتھ ہم نشین ہونا ہے۔ یا آپ کسی گھٹیا سوچ والے شخص کے ہم راہی ہو گئے ہیں۔ تو اپنے مزاج و تخیّل کی اصلاح پر توجہ دیں۔ اسے عقل و دانش اور صاحبانِ حکمت کے ساتھ زیادہ بیٹھنے سے سنوارنے کی کوشش کریں۔ ان کے علوم و کرامات کا فیض آپ کی کَج فکری کی اصلاح کر دے گا۔ اور آپ کی سابقہ گم شدہ خیر و خوبی و دانائی کو لوٹا دے گا۔

(880)مَنۡ جَلَسَ فِيۡ ظِلِّ الۡمَلَقِ، لَمۡ يَسۡتَقِرَّ بِهٖ مَوۡضِعُهٗ، لِكَثۡرَةِ تَنَقُّلِهٖ وَ تَصَرُّفِهٖ مَعَ الطِّبَاعِ، وَ عَرَفَهُ النَّاسُ بِالۡخَدِيۡعَةِ.

جب کسی شخص کی نشست و برخاست خوشامدی مزاج لوگوں کے ساتھ ہو جائے تو وہ اپنا مقام و مرتبہ کھو دیتا ہے کیوں کہ اس میں حقائق کو مسخ کرنے والوں کی طبیعت کے تسلط کے باعث بہت ساری خوبی و بھلائی کی عادت میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ اور لوگوں میں اس کے بارے ایک سوچ بن جاتی ہے کہ وہ فریب خوردہ ہے اور اس میں مستقل مزاجی نہیں ہے۔

(881) كَثِيۡرٌ مِنَ الۡحَاجَاتِ تُقۡضَى بَرَمًا لَا كَرَمًا.

بہت سارے حاجت مندوں کی حاجات لوگ تنگ آ کر پوری کر دیتے ہیں، کرم نوازی سے نہیں۔

(882)اَصْحَابُ السُّلْطَانِ فِي الْمَثَلِ كَقَوْمٍ رَقَوْا جَبَلًا ثُمَّ سَقَطُوْا مِنْهُ، فَاَقْرَبُهُمْ اِلَى الْهَلَكَةِ وَ التَّلَفِ اَبْعَدُهُمْ كَانَ فِي الْمُرْتَقَى.

بادشاہوں کے تعلق داروں کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کچھ لوگ کسی پہاڑ پر چڑھ گئے ہوں۔ اور اب ان کا گرنا شروع ہو گیا ہو۔ تو جو کوئی جتنا زیادہ بلندی پر گیا ہو گا، وہ اتنا ہی زیادہ ہلاکت اور تلف ہونے کے قریب ہو گا۔

(883)لَا تَضَعْ سِرَّكَ عِنْدَ مَنْ لَا سِرَّ لَهٗ عِنْدَكَ.

جس کا کوئی راز آپ کے پاس نہ ہو اسے کبھی بھی اپنے راز نہ دینا۔

(884)سَعَةُ الْاَخْلَاقِ كِيْمِيَاءُ الْاَرْزَاقِ.

اخلاق کی وسعت بھی رزق کی وسعت کی طرح ہوتی ہے۔

(885)اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ الْكُنُوْزِ وَ اَجْمَلُهَا؛ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ، عَظِيْمُ الْجَدْوَى، فِي الْمَلَاِ جَمَالٌ، وَ فِي الْوَحْدَةِ اُنْسٌ.

علم تمام خزانوں سے افضل خزانہ ہے، جن میں سے بہترین اور خوبصورت وہ ہوتا ہے جس کا وزن کم اور فائدہ زیادہ ہو، محافل میں خوبصورتی شمار ہوتا ہے اور تنہائی کے اوقات میں مونس ہوتا ہے۔

(886)اَلسِّبَابُ مُزَاحُ النَّوْكَى، وَ لَا بَأْسَ بِالْمُفَاكَهَةِ، يُرَوِّحُ بِهَا الْاِنْسَانُ عَنْ نَفْسِهٖ، وَ يَخْرُجُ عَنْ حَدِّ الْعُبُوْسِ.

احمق لوگوں کا مذاق گالی گلوچ میں ہوتا ہے البتہ سنجیدہ مذاق میں حرج نہیں ہے، جس سے آدمی کی طبیعت ہلکی ہو جائے اور ترش روئی ختم ہو جائے۔

(887)ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ تَدُلُّ عَلٰى عُقُوْلِ اَرْبَابِهَا: اَلْهَدِيَّةُ، وَالرَّسُوْلُ، وَالْكِتَابُ.

تین چیزیں اپنے انجام دینے والے کی عقل مندی کی دلیل ہوتی ہیں؛ (۱) ہدیہ (۲) ایلچی (۳) خط۔

(888)اَلتَّعْزِيَةُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: تَجْدِيْدٌ لِلْمُصِيْبَةِ، وَ التَّهْنِئَةُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِسْتِخْفَافٌ بِالْمَوَدَّةِ.

تین روز کے بعد کسی کی فوتگی کا پرسہ ان کی مصیبت کو تازہ کرتا ہے اور تین روز کے بعد کسی نعمت کی مبارک بادی محبت کی کمزوری کی دلیل ہے۔

(889)اَنْتَ مُخَيَّرٌ فِي الْاِحْسَانِ اِلٰى مَنْ تُحْسِنُ اِلَيْهِ، وَ مُرْتَهَنٌ بِدَوَامِ الْاِحْسَانِ اِلٰى مَنْ اَحْسَنْتَ اِلَيْهِ، لِاَنَّكَ اِنْ قَطَعْتَهٗ فَقَدْ اَهْدَرْتَهٗ، وَ اِنْ اَهْدَرْتَهٗ فَلِمَ فَعَلْتَهٗ.

آپ کو ابتدائی طور پر کسی پر احسان کرنے میں اختیار ہے۔ لیکن کرنے کے بعد اس پر ہمیشہ احسان کرنے کے پابند ہو جاؤگے کیوں کہ اگر آپ نے وہ احسان بند کر دیا تو آپ نے اس کا دل توڑ دیا اور اگر دل توڑنا تھا تو پہلے شروع کیوں کیا تھا؟

(890)اَلنَّاسُ مِنْ خَوْفِ الذُّلِّ فِيْ ذُلٍّ.

لوگ ذلّت ورسوائی کے ڈر سے ذلّت میں ہیں۔

(891)اِذَا كَانَ الْاِيْجَازُ كَافِيًا كَانَ الْاِكْثَارُ عِيًّا، وَاِذَا كَانَ الْاِيْجَازُ مُقَصِّرًا كَانَ الْاِكْثَارُ وَاجِبًا.

جب مختصر گفتگو کافی ہو تو زیادہ بولنا تنگ کرنے اور تھکانے کا باعث ہوگا اور جب اختصار کوتاہی ہو اور مقصد پورا نہ ہو تو پھر زیادہ گفتگو واجب ولازم ہوگی۔

(892)بِئْسَ الزَّادُ اِلَى الْمَعَادِ، اَلْعُدْوَانُ عَلَى الْعِبَادِ.

میدانِ محشر کا بدترین زاد ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کے بندوں پہ ظلم وزیادتی کرے۔

(893)اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ وَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللهِ اَشْفَقُهُمْ عَلٰى عِيَالِهٖ.

اللہ تعالیٰ کی مخلوق اللہ تعالیٰ کے عیال شمار ہوتے ہیں اور جو جتنا اس کے عیال پر مہربان ہو وہ اتنا زیادہ محبوبِ خدا ہوتا ہے۔

(894)تَحْرِيْكُ السَّاكِنِ اَسْهَلُ مِنْ تَسْكِيْنِ الْمُتَحَرِّكِ.

رکے ہوئے کو متحرک کرنا آسان، جب کہ چلتے ہوئے کو روکنا مشکل ہوتا ہے۔

(895)اَلْعَاقِلُ بِخُشُوْنَةِ الْعَيْشِ مَعَ الْعُقَلَاءِ آنَسُ مِنْهُ بِلِيْنِ الْعَيْشِ مَعَ السُّفَهَاءِ.

کسی عقل مند کے لیے عقل مندوں کے ساتھ ان کی سختی اور درشت کاری کے باوجود گزارا کرنا آسان ہوتا ہے۔ جب کہ اس کا بے وقوف و نادان نرمی و تابع داری کرنے والوں سے گزر بسر مشکل ہوتی ہے۔

(896)اَلْاِنْقِبَاضُ بَيْنَ الْمُنْبَسِطِيْنَ ثِقْلٌ، وَ الْاِنْبِسَاطُ بَيْنَ الْمُنْقَبِضِيْنَ سُخْفٌ.

کشادہ رو اور خَندہ پیشانی لوگوں کی محفل میں منہ چڑھا کر بیٹھنا بوجھل کام شمار ہوتا ہے۔ جب کہ درشت رو اور منہ چڑھائے لوگوں میں خوش روئی اور خَندہ پیشانی کم عقلی ہوتی ہے۔

(897)اَلسَّخَاءُ وَ الْجُوْدُ بِالطَّعَامِ لَا بِالْمَالِ، وَ مَنْ وَهَبَ اَلْفًا وَ شَحَّ بِصَحْفَةِ طَعَامٍ فَلَيْسَ بِجَوَادٍ.

جود و سخاوت کھانا کھلانے میں ہے نہ کہ مال دینے میں۔ وہ سخی نہیں ہوتا جو ایک ہزار (مال سے) دے دے لیکن ایک تھال کھانا دینے میں بخل کرے۔

(898)اِنۡ بَقِيۡتَ لَمۡ يَبۡقَ الۡهَمُّ.

اگرآپ کوزندگی ملی ہےاورآپ باقی رہےتوپریشان نہ ہونا۔ غم ودکھ باقی نہیں رہتے۔

(899)لَا يُقَوَّمُ عِزُّ الۡغَضَبِ بِذُلَّةِ الۡاِعۡتِذَارِ.

غضب کی حالت والی عزّت کو معذرت کی ذلّت کی قیمت میں مت بدلو۔(یعنی غصّہ نہ کرو۔)

(900)اَلشَّفِيۡعُ جَنَاحُ الطَّالِبِ.

سفارش کرنے والا طلب کرنے والے کاپَر ہوتا ہے۔

(901)اَلۡاَمَلُ رَفِيۡقٌ مُؤۡنِسٌ اِنۡ لَمۡ يُبَلِّغۡكَ فَقَدِ اسۡتَمۡتَعۡتَ بِهٖ.

آرزواورامید بھی ایک مانوس ساتھی ہوتی ہے اگرپوری نہ بھی ہوتواس سے کچھ عرصہ فائدہ اور لذّت ملتی ہے۔

(902)اِعَادَةُ الۡاِعۡتِذَارِ تَذۡكِيۡرٌ بِالذَّنۡبِ.

معذرت کودہراناخطاکاری کو یاددلانا ہوتا ہے۔

(903)اَلصَّبۡرُ فِي الۡعَوَاقِبِ شَافٍ اَوۡ مُرِيۡحٌ.

صبر کاانجام یاتوشفایابی اورکامیابی ہوتا ہے یاراحت وسکون۔

(904)مَنۡ طَالَ عُمُرُهٗ رَاٰى فِيۡۤ اَعۡدَائِهٖ مَا يَسُرُّهٗ.

اگرکسی کو لمبی عمرملے تووہ اپنے دشمنوں میں اپنی خوشی کے خیالات پورے ہوتے دیکھتا ہے۔

(905)لَا نِعْمَةَ فِي الدُّنْيَا اَعْظَمُ مِنْ طُوْلِ الْعُمْرِ، وَ صِحَّةِ الْجَسَدِ.

دنیا میں لمبی عمر اور جسمانی صحت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔

(906)اَلنَّاسُ رَجُلَانِ: اَمَّا مُؤَجَّلٌ بِفَقْدِ اَحْبَابِهٖ، اَوْ مُعَجَّلٌ بِفَقْدِ نَفْسِهٖ.

دنیا میں دو ہی قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ یا تو دوست احباب، عزیز رشتہ دار موت کے راستے میں گم ہو رہے ہوتے ہیں اور یہ رکا ہوا ہے یا اسے موت آ گئی اور چلا گیا ہے۔

(907)اَلْعَقْلُ غَرِيْزَةٌ تُرَبِّيْهَا التَّجَارِبُ.

عقل ایک ایسی طاقت ہے، جس کی تربیت تجربات سے ہوتی ہے۔

(908)اَلنُّصْحُ بَيْنَ الْمَلَاءِ تَقْرِيْعٌ.

کسی کو مجمع عام میں (اس کے عیوب بیان کرکے) نصیحت کرنا، کریدنے کے مترادف ہے۔

(909)لَا تُنْكِحْ خَاطِبَ سِرِّكَ.

اپنے رازداروں سے نکاح نہ کرنا۔

(910)مَنْ زَادَ اَدَبُهٗ عَلٰى عَقْلِهٖ، كَانَ كَالرَّاعِي الضَّعِيْفِ مَعَ الْغَنَمِ الْكَثِيْرِ.

اگر کسی کے آداب و اخلاق اس کی عقل سے بالاتر ہوں تو اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جس کی بھیڑوں کی تعداد زیادہ ہے۔

(911)اَلدَّارُ الضَّيِّقَةُ الْعَمٰى الْاَصْغَرُ.

تنگ گھروں میں رہنا ایک چھوٹے اندھے پن کے برابر ہوتا ہے۔

(912)اَلنَّمَّامُ جِسْرُ الشَّرِّ.

چغل خوری شرارت کی پل ہوتی ہے۔ (اور چغل خور شرارت کا راستہ۔)

(913)لَا تَشِنْ وَجهَ الْعَفْوِ بِالتَّقْرِيْعِ.

کسی کو معاف کرتے وقت اس پر طنز کرکے اور اس کے عیوب بیان کرکے اپنا چہرہ داغ دار نہ بناؤ۔

(914)كَثْرَةُ النُّصحِ تَهْجُمُ بِكَ عَلٰى كَثْرَةِ الظِّنَّةِ.

زیادہ نصیحت کرنے والوں کی ایک مشکل ہوتی ہے کہ پھر وہ زیادہ گمان کرنے لگتے ہیں۔

(915)لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ.

ہر گرنے والے کو اُچکنے والے بھی ہوتے ہیں۔

(916)سَتُسَاقُ اِلٰى مَا اَنْتَ لَاقٍ.

آپ کو عنقریب آپ کی عاقبت اور انجام کی طرف چلادیا جائے گا۔

(917)عَادَاكَ مَنْ لَاحَاكَ.

جو آپ کی ہر حال میں نگرانی کرے گا وہ آپ کا دشمن بن جائے گا۔

(918)جِدُّكَ لَا كَدُّكَ.

کوشش کیا کرو مگر لَج بازی نہ کیا کرو۔

(919) تَذَكَّرْ قَبْلَ الْوِرْدِ الصَّدَرَ، وَ الْحَذَرُ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ، وَ الصَّبْرُ مِنْ اَسْبَابِ الظَّفَرِ.

ورد و اذکار سے پہلے اپنا دل سنبھالو۔ ڈرنے سے تقدیر نہیں ٹلتی۔ صبر کامیابی کی کنجی ہوتا ہے۔

(920) عَارُ النِّسَاءِ بَاقٍ يَلْحَقُ الْاَبْنَاءَ بَعْدَ الْآبَاءِ.

عورتوں کی لغزشوں کی عار آئندہ نسلوں کے باپ اور بیٹے میراث میں پاتے ہیں۔ (باقی رہتی ہے۔)

(921) اَعْجَلُ الْعُقُوْبَةِ عُقُوْبَةُ الْبَغْيِ وَ الْغَدْرِ وَ الْيَمِيْنِ الْكَاذِبَةِ، وَ مَنْ اِذَا تُضُرِّعَ اِلَيْهِ وَ سُئِلَ الْعَفْوُ لَمْ يَغْفِرْ.

تین کاموں کی سزا جلدی ہوتی ہے؛ (۱) بغاوت (۲) غدر و دھوکہ بازی (۳) جھوٹی قسم۔ اور جس کسی کے سامنے آہ وزاری کروگے اور اس سے معافی مانگوگے تو مشکل سے معاف کرے گا۔

(922) لَا تَرُدَّ بَأْسَ الْعَدُوِّ الْقَوِيِّ وَ غَضَبَهُ بِمِثْلِ الْخُضُوْعِ وَ الذُّلِّ، كَسَلَامَةِ الْحَشِيْشِ مِنَ الرِّيْحِ الْعَاصِفِ بِانْثِنَائِهِ مَعَهَا كَيْفَمَا مَالَتْ.

جھکاؤ اور ذلّت کے ساتھ طاقتور دشمن کے حملوں سے اسی طرح بچنا مشکل ہے جیسے کسی خشک پتے کا اپنے آپ کو تیز ہواؤں کے سپرد کرکے بچنے کی امید کرنا کہ وہ جدھر چاہے اسے اُڑاتی پھرے اور پھر بھی وہ بچ نکلے۔

(923) قَارِبْ عَدُوَّكَ بَعْضَ الْمُقَارَبَةِ تَنَلْ حَاجَتَكَ، وَ لَا تُفْرِطْ فِيْ مُقَارَبَتِهِ فَتُذِلَّ نَفْسَكَ وَ نَاصِرَكَ، وَ تَأَمَّلْ حَالَ الْخَشَبَةِ الْمَنْصُوْبَةِ فِي الشَّمْسِ الَّتِيْ اِنْ اَمَلْتَهَا زَادَ ظِلُّهَا، وَ اِنْ اَفْرَطْتَ فِي الْاِمَالَةِ نَقَصَ الظِّلُّ.

اپنے دشمنوں سے ضرورت جتنا قرب رکھ لیں لیکن زیادہ جھکاؤمت کریں۔ ورنہ آپ کی ذات اور آپ کے مددگار ذلیل ہو جائیں گے۔ کبھی سورج کی دھوپ میں کھڑی لکڑی کو غور سے دیکھیں کہ اگر اسے تھوڑا سا جھکاؤ گے تو اس کا سایہ بڑھے گا لیکن اگر زیادہ جھکا دوگے تو اس کا سایہ ختم ہو جائے گا۔

(924)إِذَا زَالَ الْمَحْسُوْدُ عَلَيْهِ عَلِمْتَ اَنَّ الْحَاسِدَ كَانَ يَحْسُدُ عَلٰى غَيْرِ شَيْءٍ.

اگر آپ کی وہ نعمت کہ جس پر کوئی آپ سے حسد کرتا تھا زائل ہو جائے تو آپ کو بھی محسوس و معلوم ہو جائے گا کہ حاسد کسی لا شیء پر آپ سے حسد کرتا تھا۔

(925)اَلْعَجْزُ نَائِمٌ، وَ الْحَزْمُ يَقْظَانٌ.

عاجز لوگ سوئے رہتے ہیں اور بلند ہمت و پختہ ارادوں والے جاگتے رہتے ہیں۔

(926) مَنْ تَجَرَّأَ لَكَ، تَجَرَّأَ عَلَيْكَ.

یاد رکھو! اگر آج کوئی آپ کے لیے کسی سے جسارت کرے گا، تو کل آپ سے بھی جسارت کرے گا۔

(927)مَا عَفَا عَنِ الذَّنْبِ مَنْ قُرِّعَ بِهٖ.

جسے گناہوں پر جھڑکا جائے گا، وہ کبھی گناہ سے باز نہیں آئے گا۔

(928)عَبْدُ الشَّهْوَةِ اَذَلُّ مِنْ عَبْدِ الرِّقِّ.

شہوت پرستی کا غلام اصل غلامی سے زیادہ ذلیل ہوتا ہے۔

(929)لَيْسَ يَنْبَغِي لِلْعَاقِلِ اَنْ يَطْلُبَ طَاعَةَ غَيْرِهٖ، وَ طَاعَةُ نَفْسِهٖ عَلَيْهِ مُمْتَنِعَةٌ.

اگر کسی شخص کا اپنا نفس اس کا تابع دار نہ ہو، تو اس کا دوسروں کی تابع داری کا امید وار ہونا عقلی کمزوری ہے۔

(930)اَلنَّاسُ رَجُلَانِ: وَاجِدٌ لَا یَکْتَفِی وَ طَالِبٌ لَا یَجِدُ.

اس دنیا میں لوگوں کی دو ہی حالتیں ہیں یا وہ کہ جسے جو ملا ہے وہ اسے کافی نہیں سمجھتا۔ اور یا وہ کہ طلب کر رہا ہے اور اسے مل نہیں رہا۔

(931)کُلَّمَا کَثُرَ خُزَّانُ الْاَسْرَارِ زَادَتْ ضَیَاعًا.

جب حد سے زیادہ اسرار کو چھپائیں گے تو علمی ورثہ زیادہ ضائع ہوگا۔

(932) کَثْرَۃُ الْآرَاءِ مُفْسِدَۃٌ، کَالْقِدْرِ لَا تُطِیبُ اِذْ کَثُرَ طَبَّاخُوھَا.

جب کسی معاملہ کے حل میں کثرتِ آراء کا سماں ہو جائے تو وہ ایسے فاسد ہو جاتا ہے جیسے وہ دیگ کہ جس کے پکانے والے زیادہ ہوں۔

(933)مَنِ اشْتَاقَ خَدَمَ،ومَنْ خَدَمَ اِتَّصَلَ،ومَنِ اتَّصَلَ وَصَلَ،ومَن وَصَلَ عَرَفَ.

جو میدانِ معرفت کا مشتاق ہوا وہ خدمت گزار بنا۔ اور جس نے خدمت گزاری کی وہ متصل ہوا۔ اور جو متصل ہوا اسے وصال ملا۔ اور جسے وصال حاصل ہوا اسے معرفت ہوئی۔

(934)عَجَبًا لِمَنْ یَخْرُجُ اِلٰی الْبَسَاتِیْنَ لِلْفُرْجَۃِ عَلٰی الْقُدْرَۃِ، وَ ھَلَّا شَغَلَتْهُ رُؤْیَۃُ الْقَادِرِ عَنْ رُؤْیَۃِ الْقُدْرَۃِ.

مجھے تعجب ہے اس شخص پر کہ جو باغوں کی طرف اس لئے جاتا ہے کہ اسے خداوند متعال کی قدرت دیکھ کر دل میں کشادگی محسوس ہو۔ کیا وہ قادر کو بصیرت کی آنکھ سے دیکھ کر قدرت کے مناظر سے ہٹ کر قادر کی عظمت کے خیال میں مصروف نہیں ہوتا۔

(935) كُلُّ النَّاسِ اُمِرُوْا بِاَنْ يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ، فَاِنَّهٗ رُفِعَ قَدْرُهٗ عَنْ ذٰلِكَ، وَ قِيْلَ لَهٗ: فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاُمِرَ بِالْعِلْمِ لَا بِالْقَوْلِ.

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اور سب انسانوں کو حکم ہوا کہ کہو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" مگر میرے رسول اکرمؐ کو وہ بلندی حاصل ہے کہ آپؐ سے فرمایا گیا: "فاعلم" جان لو کہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" آپؐ کو علم کا حکم ہوا، قول کا نہیں۔ (اور علم کا درجہ قول سے بلند ہوتا ہے۔)

(936) كُلُّ مُصْطَنِعٍ عَارِفَةٍ فَاِنَّمَا يَصْنَعُ اِلٰى نَفْسِهٖ، فَلَا تَلْتَمِسْ مِنْ غَيْرِكَ شُكْرَ مَا اَتَيْتَهٗ اِلٰى نَفْسِكَ، وَ تَمَتَّعْتَ بِهٖ لَذَّتَكَ، وَ وَقَيْتَ بِهٖ عِرْضَكَ.

ہر صاحبِ معرفت جب احسان کرتا ہے تو دراصل وہ اپنے آپ پر احسان کر رہا ہوتا ہے۔ پس اگر کسی کو کچھ عطا کرو اور اس پر احسان کرو تو اس سے شکریہ کے امید وار نہ بنو۔ کیوں کہ دراصل وہ آپ نے اپنے آپ کو دیا ہے۔ اور اس سے آپ کی نفسانی لذّت پوری ہوتی ہے۔ اور اس سے آپ کی عزّتِ نفس کی حفاظت ہوتی ہے۔

(937) وَلَدُكَ رَيْحَانَتُكَ سَبْعًا، وَ خَادِمُكَ سَبْعًا، ثُمَّ هُوَ عَدُوُّكَ اَوْ صَدِيْقُكَ.

آپ کا بچہ (پہلے) سات سال آپ کی خوشبو ہے اور (اگلے) سات سال آپ کا خادم و نوکر ہے۔ اس کے بعد وہ آپ کا دشمن ہوگا یا دوست۔[25]

(938)مَنْ قَبِلَ مَعْرُوْفَكَ فَقَدْ بَاعَكَ مُرُوْءَتَهٗ.

اگر کوئی آپ کا احسان قبول کرتا ہے تو آپ کے پاس اپنی آبرو اور اپنی مروّت بیچ دیتا ہے۔

(939)إِلَى اللهِ أَشْكُو بَلَادَةَ الْأَمِيْنِ، وَ يَقْظَةَ الْخَائِنِ.

میں امانت داری کی سادگی اور خیانت کاری کی تیزی اور ہوشیاری کا اللہ تعالیٰ کے حضور شکوہ کرتا ہوں۔

(940)مَنْ أَكْثَرَ الْمَشْوَرَةَ لَمْ يَعْدَمْ عِنْدَ الصَّوَابِ مَادِحًا وَ عِنْدَ الْخَطَإِ عَاذِرًا.

اگر کوئی شخص مشورہ کا عادی ہو تو درست انجام کی صورت میں دوست مدح سرائی کریں گے۔ اور خطا ہو جانے پر عذر خواہی کریں گے۔

(941)مَنْ كَثُرَ حِقْدُهٗ قَلَّ عِتَابُهٗ.

زیادہ کینہ بھرے دل، بہت کم سرزنش کرتے ہیں۔ (کم نصیحت کرتے ہیں)

(942)اَلْحَازِمُ مَنْ لَمْ يَشْغَلْهُ الْبَطَرُ بِالنِّعْمَةِ عَنِ الْعَمَلِ لِلْعَاقِبَةِ، وَ الْهَمُّ بِالْحَادِثَةِ عَنِ الْحِيْلَةِ لِدَفْعِهَا.

---

[25] : بچہ کی پیدائش سے لے کر چودہ سال کے سن تک آپ کے پاس اس کی تربیت کی مہلت ہے۔ چودہ سال بعد آپ کی تربیت کا نتیجہ سامنے آئے گا۔ اگر آپ کا دوست ہوا تو آپ اچھی تربیت کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور اگر دشمن ہوا تو یقیناً آپ نے اس کی تربیت کرنے میں غفلت برتی ہے۔

عقل مند اور سمجھ دار آدمی کو نعمت کی فراوانی آنے والے حالات کے لیے کار و کوشش سے مانع نہیں ہوتی۔ اور حوادث کے طور پر پیش آنے والے دکھ اور غم اسے ان کو دور کرنے کی ترکیبوں اور حیلوں سے نہیں روکتے۔

(943) كُلَّمَا حَسُنَتْ نِعْمَةُ الْجَاهِلِ اِزْدَادَ قُبْحًا فِيْهَا.

جونہی کسی جاہل کو اچھی نعمت نصیب ہو، وہ اس میں خرابی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔

(944) مَنْ قَبِلَ عَطَاءَكَ فَقَدْ اَعَانَكَ عَلَى الْكَرَمِ، وَ لَوْ لَا مَنْ يَقْبَلُ الْجُوْدَ لَمْ يَكُنْ مَنْ يَجُوْدُ.

اگر کوئی آپ کا عطیہ اور احسانات قبول کرتا ہے تو اس نے آپ کے جود و کرم نوازی میں اضافہ کیا کیوں کہ اگر کوئی کسی کا جود و سخا و کرم قبول کرنے والا نہ ہوتا تو کوئی سخی کیسے بنتا؟

(945) اِخْوَانُ السُّوْءِ كَشَجَرَةِ النَّارِ، يُحْرِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

بُرے ساتھی آگ کی لکڑیوں کے مانند ہوتے ہیں کہ وہ خود ایک دوسرے کو جلاتے ہیں۔

(946) زَلَّةُ الْعَالِمِ كَانْكِسَارِ السَّفِيْنَةِ، تَغْرَقُ وَيَغْرَقُ مَعَهَا خَلْقٌ.

کسی عالم کی لغزش کی مثال کسی سمندر میں موجود سواروں سے بھری کشتی کی ہوتی ہے کہ اگر ٹوٹ جائے تو خود بھی غرق ہو جاتی ہے اور اپنے سواروں کو بھی لے ڈوبتی ہے۔

(947) اَهْوَنُ الْاَعْدَاءِ كَيْدًا اَظْهَرُهُمْ لِعَدَاوَتِهٖ.

جو دشمن اپنی دشمنی ظاہر نہیں کرتے وہ اپنی سازشوں میں کمزور رہتے ہیں۔

(948) اَبْقِ لِرِضَاكَ مِنْ غَضَبِكَ، وَ اِذَا طِرْتَ فَقَعْ قَرِيْبًا.

غصّہ کی حالت میں رضا مندی کی گنجائش ضرور رکھا کرو۔ اور اگر اُڑنا چاہتے ہو تو نزدیک ہی اُتر گیا کرو لمبی اُڑان نہ لیا کرو۔

(949)لَا تَلْتَبِسْ بِالسُّلْطَانِ فِيْ وَقْتِ اِضْطِرَابِ الْاُمُوْرِ عَلَيْهِ فَاِنَّ الْبَحْرَ لَا يَكَادُ يَسْلِمُ صَاحِبُهٗ فِيْ حَالِ سُكُوْنِهٖ فَكَيْفَ يَسْلِمُ مَعَ اِخْتِلَافِ رِيَاحِهٖ وَاِضْطِرَابِ اَمْوَاجِهٖ.

بادشاہوں کے بحرانی حالات میں ان سے ناطے نہ جوڑا کرو کیوں کہ سمندر جب سکون میں ہو تو بھی اس کے خطرات سے امان نہیں ہوتی۔ اور جب بپھرا ہوا ہو اور اس میں طغیانی ہو گی تو اس کی موجوں اور لہروں سے کیسے بچو گے؟

(950)إِذَا خُلِّيَ عِنَانُ الْعَقْلِ، وَ لَمْ يُحْبَسْ عَلٰى هَوٰى نَفْسٍ، اَوْ عَادَةِ دِيْنٍ، اَوْ عَصَبِيَّةٍ لِسَلَفٍ؛ وَرَدَ بِصَاحِبِهٖ عَلَى النَّجَاةِ.

اگر عقل کی باگ ڈور کو خواہشات نفسانی کی اسیری اور دینی رواج کی رسی اور تعصب کے مروّجہ قوانین سے آزاد چھوڑو گے تو ساحلِ نجات تک اس کی رسائی آسان ہو گی۔

(951)إِذَا زَادَكَ الْمُلْكُ تَأْنِيْسًا فَزِدْهُ اِجْلَالًا.

اگر آپ کو اختیارات کی وجہ سے لوگوں کا زیادہ انس والفت مل رہی ہے تو تم بھی اپنی بزرگواری میں اضافہ کرتے چلے جاؤ۔

(952)مَنْ تَكَلَّفَ مَا لَا يُعْنِيْهِ فَاتَهٗ مَا يُعْنِيْهِ.

جب کوئی بے مقصد تکلفات میں پڑ جاتا ہے تو اس کے اصل ضروری مقاصد ضائع ہو جاتے ہیں۔

(953)قَلِيْلٌ يُتَرَقّٰى مِنْهُ اِلٰى كَثِيْرٍ، خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرٍ يَنْحَطُّ عَنْهُ اِلٰى قَلِيْلٍ.

وہ کم کمائی کہ جس سے زیادہ کی طرف ترقی ہو رہی ہو، اس زیادہ سے بہتر ہے کہ جس سے کم کی طرف لوٹنا پڑے۔

(954)جَنِّبُوْا مَوْتَاكُمْ فِيْ مَدَافِنِهِمْ جَارَ السُّوْءِ فَإِنَّ الْجَارَ الصَّالِحَ يَنْفَعُ فِي الْآخِرَةِ كَمَا يَنْفَعُ فِي الدُّنْيَا.

اپنے مُردوں کو بھی ان کی قبروں کے بُرے پڑوسیوں سے بچاؤ کیوں کہ آخرت میں بھی اچھے پڑوسی کا اسی طرح فائدہ ہے جیسے دنیا میں اچھے ہمسایہ کا۔

(955)زُرِ الْقُبُوْرَ تَذْكُرْ بِهَا الْآخِرَةَ، وَ غَسِّلِ الْمَوْتَى يَتَحَرَّكُ قَلْبُكَ؛ فَإِنَّ الْجَسَدَ الْخَاوِيَ عِظَةٌ بَلِيْغَةٌ، وَ صَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّهُ يُحْزِنُكَ، فَإِنَّ الْحَزِيْنَ قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ.

قبرستانوں کی زیارت کے لیے جایا کرو، آخرت کی یاد آئے گی۔ مُردوں کو غسل دوگے، آپ کے دلوں میں حرکت آئے گی۔ خالی اور بے حس جسم بھی بجائے خود بہترین وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔ نمازِ جنازہ میں شرکت کرو تا کہ آپ کا دل دکھی ہو۔ جب دل دکھی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہیں۔

(956)اَلْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ وَ الْكَافِرِ، اَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَتَعَجَّلُ لَهُ النَّعِيْمُ، وَ اَمَّا الْكَافِرُ فَيَقِلُّ عَذَابُهُ. وَ آيَةُ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى وَ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلْاَبْرَارِ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا.

موت مؤمن و کافر دونوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔ مؤمن کے لیے اس لیے کہ اسے جلد نعمتیں ملتی ہیں۔ اور کافر کے لیے یوں کہ اس کے عذاب میں کمی کا باعث ہو گی۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ

تعالیٰ کا قرآن میں ارشاد موجود ہے: "مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ."[26] " وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا"[27] جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیک بندوں کے لیے بہتر ہے اور کافر لوگ یہ خیال نہ کریں کہ جب ہم مہلت دے رہے ہیں تو یہ ان کے لیے کوئی خوبی ہے۔ ہم تو انہیں اس لئے مہلت دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے گناہوں میں اضافہ کر لیں۔

(957) جَزَعُكَ فِيْ مُصِيْبَةِ صَدِيْقِكَ اَحْسَنُ مِنْ صَبْرِكَ، وَ صَبْرُكَ فِيْ مُصِيْبَتِكَ اَحْسَنُ مِنْ جَزَعِكَ.

کسی دوست کی موت پر غم کا اظہار بھی صبر سے بہتر ہے۔ لیکن اپنی مصیبت میں صبر کرنا گھبرانے سے بہتر ہے۔

(958) مَنْ خَافَ اِسَاءَتَكَ اِعْتَقَدَ مَسَاءَتَكَ، وَ مَنْ رَهِبَ صَوْلَتَكَ نَاصَبَ دَوْلَتَكَ.

جب کوئی آپ کو بُرا سمجھے گا تو آپ کی بُرائی اور بدسلوکی سے خوف کھائے گا۔ اور جسے آپ کے حملہ آور ہونے کا خوف ہوگا وہ آپ کی حکومت کی مخالفت کرے گا۔

(959) مَنْ فَعَلَ مَا شَاءَ لَقِيَ مَا شَاءَ.

جو شخص جو کچھ دل میں آئے گا، کرتا جائے گا تو اس کا انجام بھی وہی ہوگا، جو ہوگا۔

(960) يَسُرُّنِيْ مِنَ الْقُرْآنِ كَلِمَةٌ اَرْجُوْهَا لِمَنْ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ وَ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَجَعَلَ الرَّحْمَةَ عُمُوْمًا وَ الْعَذَابَ خُصُوْصًا.

---

[26] سورۃ آل عمران/۱۹۸

[27] سورۃ آل عمران/۱۷۸

اپنے نفس پر ظلم کرنے والے خطاکاروں کے لیے مجھے قرآن کریم کی یہ آیت بہت خوش کرتی ہے اور امید وار بنا دیتی ہے: " قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ "[28] اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں جسے چاہوں تو اس کو میرا عذاب پہنچے گا۔ اور میری رحمت ہر شے سے زیادہ وسیع ہے۔ پس اس آیۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو عمومی طور پر سب کے لیے قرار دیا ہے۔ اور عذاب کو مخصوص فرمایا۔ (کہ چاہوں تو کروں، نہ چاہوں تو نہ کروں۔)

(961) اَلْاِسْتِئْثَارُ يُوْجِبُ الْحَسَدَ، وَ الْحَسَدُ يُوْجِبُ الْبِغْضَةَ، وَ الْبِغْضَةُ تُوْجِبُ الْاِخْتِلَافَ، وَ الْاِخْتِلَافُ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ، وَ الْفُرْقَةُ تُوْجِبُ الضَّعْفَ، وَ الضَّعْفُ يُوْجِبُ الذُّلَّ، وَ الذُّلُّ يُوْجِبُ زَوَالَ الدَّوْلَةِ، وَ ذَهَابَ النِّعْمَةِ.

بغیر استحقاق کے ترجیح سے حسد جنم لیتا ہے اور حسد بغض کا موجب بنتا ہے اور بغض سے اختلافات بڑھتے ہیں اور اختلافات سے تفرقہ ہوتا ہے اور تفرقہ باعث ضعف ہوتا ہے اور کمزوری ذلّت کا سبب ہوتی ہے اور ذلّت سے حکومتوں کو زوال آتا ہے اور نعمتیں چھن جاتی ہیں۔

(962) لَا يَكَادُ يَصِحُّ رُؤْيَا الْكَذَّابِ، لِاَنَّهٗ يُخْبِرُ فِي الْيَقْظَةِ بِمَا لَمْ يَكُنْ، فَاَحْرِ بِهٖ اَنْ يَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا لَا يَكُوْنُ.

جھوٹ بولنے کے عادی لوگوں کے خواب کبھی سچے نہیں ہوتے کیوں کہ جب وہ بیداری میں جھوٹ بولتا ہے تو کوئی بڑی بات نہیں کہ اسے نیند میں وہی کچھ نظر آئے جو ہونے والا نہ ہو۔

(963) يُفْسِدُكَ الظَّنُّ عَلٰى صَدِيْقٍ قَدْ اَصْلَحَكَ الْيَقِيْنُ لَهٗ.

---

[28] سورۃ الاعراف/۱۵۶

آپ کی کسی دوست سے یقین پر مبنی شروع ہونے والی دوستی کو بدگمانی خراب نہ کردے۔

(964)لَا تَكَادُ الظُّنُوْنُ تَزْدَحِمُ عَلٰی اَمْرٍ مَسْتُوْرٍ اِلَّا كَشَفَتْهُ.

کسی مخفی کام یا بات سے لگے رہنے والے گمان کسی دن اس کی حقیقت معلوم کر لیتے ہیں۔

(965)اَلْمَشْوَرَةُ رَاحَةٌ لَكَ وَ تَعَبٌ عَلٰی غَيْرِكَ.

مشورہ آپ کے لیے آسودہ خاطری لاتا ہے۔ جب کہ آپ کے غیر کے لیے ذمہ داری کا بوجھ۔

(966)حَقُّ كُلِّ سِرٍّ اَنْ يُصَانَ، وَ اَحَقُّ الْاَسْرَارِ بِالصِّيَانَةِ سِرُّكَ مَعَ مَوْلَاكَ، وَ سِرُّهُ مَعَكَ، وَ اعْلَمْ اَنَّ مَنْ فَضَحَ فُضِحَ، وَ مَنْ بَاحَ فَلِدَمِهِ اَبَاحَ.

ہر راز کا حق ہوتا ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے۔ اور زیادہ حفاظت کا حق دار آپ کا اپنا ایسا راز جس کا واسطہ آپ کے رئیس کے ساتھ ہو۔ اور اس کا وہ راز جس کا واسطہ آپ دونوں کے ساتھ ہو۔ یاد رکھو! جو کسی کو رسوا کرتا ہے وہ خود رسوا ہوتا ہے۔ اور جس نے کسی کے خون و قتل کی راہ ہموار کی اس نے اپنے خون و قتل کی راہ ہموار کی۔

(967)يَا مَنْ اَلَمَّ بِجَنَابِ الْجَلَالِ، اِحْفَظْ مَا عَرَفْتَ، وَ اكْتُمْ مَا اسْتُوْدِعْتَ، وَ اعْلَمْ اَنَّكَ قَدْ رَشَحْتَ لِاَمْرٍ فَافْطُنْ لَهُ، وَ لَا تَرْضَ لِنَفْسِكَ اَنْ تَكُوْنَ خَائِنًا، فَمَنْ يُؤَدِّ الْاَمَانَةَ فِيْمَا اسْتُوْدِعَ اَخْلَقُ النَّاسِ بِسِمَةِ الْخِيَانَةِ، وَ اَجْدَرُ النَّاسِ بِالْاِبْعَادِ وَ الْاِهَانَةِ.

اے بندے کہ جو اتنے بڑے آستانۂ توحید کا مہمان ہوا ہے اپنی معرفت کی حفاظت کر۔ اور تجھے جو کچھ امانتاً دیا گیا ہے، اس کو محفوظ کر لے۔ اور یاد رکھو! تجھے ایک ضروری کام کے لیے انتخاب کیا گیا ہے۔ اس کو سمجھ لے۔ اور اپنے آپ کے لیے کبھی خیانت کاری اختیار نہ کرنا۔ اگر کوئی اس میں کہ جو کچھ

اسے سپرد کیا گیا ہے امانت داری سے انجام نہ دے تو لوگ اسے خیانت کا نشان لگا دیتے ہیں۔ اور وہ اس کا دوسروں سے زیادہ حق دار ہے کہ اسے لوگوں سے دور کر دیا جائے اور حقیر شمار ہو۔

(968)لَا تُعَامِلِ الْعَامَّةَ فِيْمَا اُنْعِمَ بِهٖ عَلَيْكَ مِنَ الْعِلْمِ، كَمَا تُعَامِلُ الْخَاصَّةَ، وَ اعْلَمْ اَنَّ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ رِجَالًا اَوْدَعَهُمْ اَسْرَارًا خَفِيَّةً، وَ مَنَعَهُمْ عَنْ اِشَاعَتِهَا، وَ اذْكُرْ قَوْلَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ لِمُوْسٰى وَ قَدْ قَالَ لَهٗ: هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا. قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا.

اللہ تعالیٰ نے جو آپ پر علم کا انعام فرمایا ہے اس میں عوام و خواص سے برابر کا سلوک نہ کرو۔ جان لو! اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ جن کو اس نے اسرارِ خفی کے ادراک کے لیے نوازا ہے۔ اور پھر ان پر پابندی لگائی ہے کہ اسے سرعام بیان نہ کریں۔ دیکھ لو قرآن کریم میں جہاں ایک عبدِ صالح کا تذکرہ ہے جن کے ساتھ حضرت موسیٰ کلیمؑ کا واسطہ پڑا تھا، جس سے حضرت موسیٰؑ نے درخواست کی تھی کہ " قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا. قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا. وَ كَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا."[29] حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہوں تاکہ آپ مجھے اس سے کہ جو آپ کو رُشد و علم عطا ہوا ہے مجھے بھی تعلیم دیں۔ تو اس عبدِ صالح نے فرمایا کہ آپؑ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر پائیں گے۔ اور آپؑ کو اس بات کا تحمل کیسے ہو گا کہ جس پر آپؑ کا ادراک محیط نہ ہو گا۔

(969)لِكُلِّ دَارٍ بَابٌ، وَ بَابُ دَارِ الْاٰخِرَةِ الْمَوْتُ.

ہر گھر کا کوئی دروازہ ہوتا ہے۔ اور آخرت کے گھر کا دروازہ موت ہے۔

---

[29] سورۃ الکہف/ ٦٧، ٦٦ اور ٦٨

(970)إِنَّ لَكَ فِيْمَنْ مَضٰى مِنْ آبَائِكَ وَ إِخْوَانِكَ لَعِبْرَةً، وَ إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ دَخَلَ عَلٰى دَاوُدِ النَّبِيِّ. فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مَنْ لَا يَهَابُ الْمُلُوْكَ وَ لَا تَمْنَعُ مِنْهُ الْقُصُوْرُ وَ لَا يَقْبِلُ الرُّشَا. قَالَ: فَإِذَنْ اَنْتَ مَلَكُ الْمَوْتِ جِئْتَ وَ لَمْ اَسْتَعِدَّ بَعْدُ. فَقَالَ: فَاَيْنَ فُلَانٌ جَارُكَ اَيْنَ فُلَانٌ نَسِيْبُكَ؟ قَالَ: مَاتُوْا. قَالَ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ فِيْ هٰؤُلَاءِ عِبْرَةٌ لِتَسْتَعِدَّ.

اے انسان آپ کے لیے آپ کے گزشتہ آباء واجداد کے حالات میں عبرت ہے۔ نقل ہوا ہے کہ جب ملک الموت اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داوٗدؑ پر نازل ہوئے تو حضرت داوٗدؑ نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "میں وہ ہوں کہ جس پر بادشاہوں کی ہیبت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسے محلوں کی دیواریں آنے سے روک نہیں سکتی ہیں اور اپنے کاموں میں رشوت لے کر کوتاہی نہیں کرتا۔" تو حضرت داوٗدؑ نے فرمایا تو پس معلوم ہوا کہ آپ حضرت ملک الموتؑ ہیں۔ اچھا تو آپ آ گئے اور میں نے تو ابھی تیاری ہی نہیں کی تھی۔ تو حضرت ملک الموتؑ نے فرمایا: "اچھا بتاؤ؟ آپ کا فلاں پڑوسی کدھر ہے؟ اور آپ کا فلاں رشتہ دار کدھر ہے؟" آپؑ نے فرمایا: "سب موت کا جام نوش کر گئے ہیں۔" فرمایا: "تو پھر کیا آپؑ نے ان کی موت سے عبرت کا درس لے کر موت کی تیاری کیوں نہ کی؟"

(971)مَا اَخْسَرَ صَفْقَةَ الْمُلُوْكِ اِلَّا مَنْ عَصِمَ اللّٰهُ، بَاعُوْا اَلْآخِرَةَ بِنَوْمَةٍ.

کتنے خسارے میں رہے ان بادشاہوں کے سودے کہ جنہوں نے اپنی آخرت کو دنیا میں میٹھی نیند سو کے گنوا دیا، مگر وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے بچا لیا۔

(972)إِنَّ هٰذَا الْمَوْتَ قَدْ اَفْسَدَ عَلَى النَّاسِ نَعِيْمَ الدُّنْيَا، فَمَا لَكُمْ لَا تَلْتَمِسُوْنَ نَعِيْمًا لَا مَوْتَ بَعْدَهٗ.

اس موت نے لوگوں کی دنیاوی نعمتوں کو خراب وبرباد کردیا تو تمھیں کیا ہوا کہ تم ایسی نعمت کی تلاش کیوں نہیں کرتے کہ جس کے بعد موت نہ ہو۔

(973)اُنْظُرِ الْعَمَلَ الَّذِی یَسُرُّكَ اَنْ یَأْتِیَكَ الْمَوْتُ وَ اَنْتَ عَلَیْهِ، فَافْعَلْهُ الْآنَ، فَلَسْتَ تَأْمَنُ اَنْ تَمُوْتَ الْآنَ.

ذرا نگاہ کرو کہ تمھیں وہ کون سا عمل پسند ہے کہ جب تمھیں موت آئے تو تم اس میں مصروف ہو۔ تو بس اسے ابھی سے کرنا شروع کردو کیوں کہ کیا معلوم کہ ابھی موت آجائے۔

(974)لَا تَسْتَبِطِئُ الْقِیَامَةَ فَتَسْکُنَ اِلٰی طُوْلِ الْمُدَّةِ الْآتِیَةِ عَلَیْكَ بَعْدَ الْمَوْتِ، فَاِنَّكَ لَا تُفَرِّقُ بَعْدَ عَوْدِكَ بَیْنَ اَلْفِ سَنَةٍ وَ بَیْنَ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ قَرَأَ: وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ کَاَنْ لَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ الْآیَةِ.

قیامت کو دور نہ سمجھو کہ خیال گزرے کہ مرنے کے بہت عرصہ بعد ہو گی، آپ کے آخرت کی طرف لوٹنے میں فرق نہیں ہے کہ موت کے بعد ہزار سال ہو یا ایک گھڑی اور پھر اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: "وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ کَاَن لَّمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ"[30] اور روزِ محشر ہم ان کو اُٹھائیں گے گویا وہ دن کی ایک گھڑی بھی (قبروں میں) نہیں ٹھہرے ہیں۔

(975)لَا بُدَّ لَكَ مِنْ رَفِیْقٍ فِیْ قَبْرِكَ، فَاجْعَلْهُ حَسَنَ الْوَجْهِ، طِیِّبَ الرِّیْحِ، وَهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ.

آپ کی قبر میں آپ کے ساتھ ایک ساتھی کا ہونا ضروری ہے۔ تو بس ایسا ساتھی تیار کرو جو خوبصورت بھی ہو اور خوشبودار بھی ہو۔ اور وہ ساتھی عملِ صالح ہی ہو سکتا ہے۔

---

[30] سورۃ یونس/۴۵

(976)رُبَّ مُرْتَاحٍ اِلٰی بَلَدٍ، وَ هُوَ لَا یَدْرِی اَنَّ حِمَامَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْبَلَدَ.

کتنے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ وہ کسی شہر میں آرام و راحت کے خیال سے جاتے ہیں لیکن انہیں نہیں معلوم کہ ان کی موت بھی اسی شہر میں ہونی ہے۔

(977)اَلْمَوْتُ قَانِصٌ یُصْمِی وَ لَا یُشْوِی.

موت ایسا کانٹا ہے، جو شکار تو کرتا ہے لیکن بھونتا نہیں ہے۔

(978)مَا مِنْ یَوْمٍ اِلَّا یَتَصَفَّحُ مَلَكُ الْمَوْتِ فِیْهِ وُجُوْهَ الْخَلَائِقِ، فَمَنْ رَآهُ عَلٰی مَعْصِیَةٍ اَوْ لَهْوٍ، اَوْ رَآهُ ضَاحِكًا فَرِحًا، قَالَ لَهٗ یَا مِسْكِیْنُ: مَا اَغْفَلَكَ عَمَّا یُرَادُ بِكَ! اِعْمَلْ مَا شِئْتَ، فَاِنَّ لِیْ فِیْكَ غَمْرَةً اَقْطَعُ بِهَا وَتِیْنَكَ.

ملک الموت روزانہ لوگوں پر نگاہ کرتا ہے اگر ان میں سے کسی کو معصیت کی حالت میں دیکھے یا لہو و لعب کرتے ہوئے یا قہقہے لگا کر ہنستا ہوا دیکھے۔ تو اسے کہتا ہے کہ اے مسکین! تو کتنا غافل ہے انجام سے۔ تجھے نہیں معلوم کہ تیرے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ جو مرضی کر لے مجھے تیرے لئے ایک ایسا حملہ ہے کہ جس میں تیری شہ رگ کاٹ دوں گا۔

(979)اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ قَبْرِهٖ اِعْتَوَرَتْهُ نِیْرَانٌ اَرْبَعٌ فَتَجِیْءُ الصَّلَاةُ فَتُطْفِئُ وَاحِدَةً، وَ یَجِیْءُ الصَّوْمُ فَیُطْفِئُ وَاحِدَةً، وَ تَجِیْءُ الصَّدَقَةُ فَتُطْفِئُ وَاحِدَةً، وَ یَجِیْءُ الْعِلْمُ فَیُطْفِئُ الرَّابِعَةَ، وَ یَقُوْلُ: لَوْ اَدْرَكْتُهُنَّ لَاَطْفَأْتُهُنَّ، كُلُّهُنَّ فَقَرَّ عَیْنًا فَاَنَا مَعَكَ، وَ لَنْ تَرٰی بُؤْسًا.

جب مردے کو قبر میں اُتار دیا جاتا ہے تو اس کی قبر میں چار قسم کی آگ داخل ہوتی ہے۔ ادھر نماز آجاتی ہے وہ ایک کو بجھا دیتی ہے۔ پھر روزہ آکر دوسری کو خاموش کر دیتا ہے۔ پھر صدقہ و زکوۃ آکر

تیسری کو بجھا دیتی ہے۔ اور پھر چوتھی کے مقابلے میں اس کا علم آ جاتا ہے، وہ اسے بجھا کر کہتا ہے کہ اگر میں اکیلا بھی ہوتا تو ان چاروں کو بجھا دیتا۔ بس اب ٹھنڈی آنکھ سے سو جا۔ میں تیرے ساتھ رہوں گا اور اب تجھے کوئی پریشانی و تکلیف نہیں ہو گی۔

(980) اِسْتَجِيْرُوْا بِاللّٰهِ تَعَالٰى ، وَ اسْتَخِيْرُوْهُ فِيْ اُمُوْرِكُمْ، فَاِنَّهٗ لَا يُسْلِمُ مُسْتَجِيْرًا، وَ لَا يُحْرِمُ مُسْتَخِيْرًا.

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جایا کرو اور اپنے امور میں اس کی ذات سے طلبِ خیر کیا کرو۔ وہ ذات اپنی پناہ مانگنے والوں کو تنہا نہیں چھوڑتی۔ اور کسی طلبِ خیر کرنے والے کو محروم نہیں کرتی۔

(981) اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ؟ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِشَرْطِ الْاِخْلَاصِ.

کیا میں آپ لوگوں کو جنت کا ثمرہ نہ بتاؤں؟ اور ہاں وہ خلوص سے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا کہنا ہے۔

(982) مِنْ شَرَفِ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ وَ هِيَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَهَا فَاتِحَةَ كِتَابِهٖ، وَ جَعَلَهَا خَاتِمَةَ دَعْوَى اَهْلِ جَنَّتِهٖ، فَقَالَ: وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کے بارے فرمایا؛ اس کلمہ کی عظمت و شرافت ہے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کریم کا فاتحۃ الکتاب قرار دیا۔ اور اہلِ بہشت کے آخری دعوی کو اسی پر ٹھہرایا۔ اور فرمایا: "وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ."[31] اور ان کی آخری دعا ہو گی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

---

[31] سورۃ یونس/۱۰

(983)ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسَطِ الْهَشِيْمِ، وَ كَالدَّارِ الْعَامِرَةِ بَيْنَ الرُّبُوْعِ الْخَرِبَةِ.

غافل لوگوں میں رہ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسے ہے کہ جیسے خشک جنگل میں کوئی سرسبز درخت ہو۔ یا جیسا کہ کسی ویران اور خراب شدہ بستی میں کوئی گھر ہو۔

(984)اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَنْ تَمُوْتَ، وَ لِسَانُكَ رَطْبٌ بِذِكْرِ اللهِ سُبْحَانَهٗ.

زندگی کے افضل اعمال سے ہے کہ تیرے مرتے دم تیری زبان ذکرِ خدا سے رَطبُ اللسان ہو۔

(985)اَلذِّكْرُ ذِكْرَانِ: اَحَدُهُمَا ذِكْرُ اللهِ وَ تَحْمِيْدُهٗ فَمَا اَحْسَنَهٗ وَ اَعْظَمُ اَجْرُهٗ، وَ الثَّانِيْ ذِكْرُ اللهِ عِنْدَ مَا حَرَّمَ اللهُ، وَ هُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْاَوَّلِ.

ذکرِ خداوندی کی دو قسمیں ہیں؛ (۱)ایک اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد۔ اور یہ بھی کیا خوب ہے اور اس کا بھی کیا اجر ہے۔ (۲)دوسرا محرماتِ خداوندی کے در پیش ہونے پر اللہ تعالیٰ کی یاد ہے کہ یاد کرکے ان سے دور ہو جائے۔ جب کہ یہ دوسرا ذکر پہلے سے افضل ہے۔

(986)مَا اَضْيَقَ الطَّرِيْقُ عَلٰى مَنْ لَمْ يَكُنِ الْحَقُّ تَعَالٰى دَلِيْلُهٗ، وَ مَا اَوْحَشُهَا عَلٰى مَنْ لَمْ يَكُنْ اَنِيْسَهٗ، وَ مَنِ اعْتَزَّ بِغَيْرِ عِزِّ اللهِ ذَلَّ، وَ مَنْ تَكَثَّرَ بِغَيْرِ اللهِ قَلَّ.

اگر کسی کا رہنما اللہ تعالیٰ نہ ہو تو اس کے راستے کتنے تنگ راستے ہیں۔ اور کتنا وحشت ناک سفر ہے اس مسافر کا کہ جس کا انیس اللہ تعالیٰ نہ ہو۔ اور جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی عزّت کے علاوہ کسی اعزاز کو اختیار کیا وہ ذلیل ہوا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کی عنایات کے علاوہ کسی شے کو کثیر سمجھا وہ قلّت کا شکار ہوا۔

(987) اَللّٰھُمَّ اِنْ فَهِهْتُ عَنْ مَسْاَلَتِيْ، اَوْ عَمَهْتُ عَنْ طَلِبَتِيْ، فَدُلَّنِيْ عَلٰى مَصَالِحِيْ، وَ خُذْ بِنَاصِيَتِيْ اِلٰى مَرَاشِدِيْ. اَللّٰھُمَّ احْمِلْنِيْ عَلٰى عَفْوِكَ، وَ لَا تَحْمِلْنِيْ عَلٰى عَدْلِكَ.

(آپؑ کی ایک دعا:) "اے اللہ تعالیٰ! اگر میں جو سوال کر رہا ہوں اسے سمجھتا ہوں یا اگر اس میں حیران ہوں تو تو مجھے ان کی مصلحتوں سے آگاہ فرما دے۔ اور میرا رُخ اور میری پیشانی رُشد و ہدایت کی طرف کر دے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ اپنی عفو و درگزر کا معاملہ فرما اور اپنی عدالت کا فیصلہ نہ فرما۔"

(988) مُخُّ الْاِيْمَانِ التَّقْوٰى وَ الْوَرَعُ، وَ هُمَا مِنْ اَفْعَالِ الْقُلُوْبِ، وَ اَحْسَنُ اَفْعَالِ الْجَوَارِحِ اَلَّا تَزَالَ مَالِئًا فَاكَ بِذِكْرِ اللهِ سُبْحَانَهٗ.

ایمان کا نچوڑ تقویٰ و راست کاری ہوتی ہے۔ اور ان دونوں اعمال کا واسطہ قلبِ انسانی سے ہوتا ہے۔ اور ظاہری اعضا کے اچھے اعمال میں سے یہ ہے کہ آپ کا منہ ہمیشہ ذکرِ خداوند متعال سے بھرا رہے۔

(989) اَللّٰھُمَّ فَرِّغْنِيْ لِمَا خَلَقْتَنِيْ لَهٗ، وَ لَا تَشْغَلْنِيْ بِمَا تَكَفَّلْتَ لِيْ بِهٖ، وَ لَا تَحْرِمْنِيْ، وَ اَنَا اَسْاَلُكَ، وَ لَا تُعَذِّبْنِيْ وَ اَنَا اَسْتَغْفِرُكَ.

(آپؑ کی ایک دعا:) "اے میرے اللہ تعالیٰ! تو نے مجھے جس مقصد کے لیے خلق فرمایا ہے اس کے لیے فرصت عطا فرما دے اور میرے جن کاموں کا تو نے خود ذمہ لیا ہے میں ان میں مشغول و مصروف نہ ہو جاؤں اور جب تیرا سوالی بنوں تو مجھے محروم نہ فرمانا اور جب استغفار کر لوں تو پھر مجھے عذاب و سزا نہ دینا۔"

(990) سُبۡحَانَ مَنۡ نَدۡعُوۡہُ لِحَظِّنَا فَيُسۡرِعُ، وَ يَدۡعُوۡنَا لِحَظِّنَا فَنُبۡطِئُ، خَيۡرُہٗ اِلَيۡنَا نَازِلٌ، وَ شَرُّنَا اِلَيۡهِ صَاعِدٌ، وَ هُوَ مَالِكٌ قَادِرٌ.

پاک و پاکیزہ ہے وہ ذاتِ ذوالجلال کہ جب ہم اسے اپنے مفادات کے لیے پکارتے ہیں تو ہماری حاجت روائی میں جلدی فرماتا ہے۔ اور جب وہ ہمیں ہمارے مقصد کے لیے بلاتا ہے تو ہم سستی کرتے ہیں۔ اس کی طرف سے ہمیشہ ہمارے لئے بھلائی نازل ہوتی ہے۔ اور ہماری طرف سے ہمیشہ اس کی طرف شر و بُرائی جاتی ہے۔ جب کہ وہ مالک بھی ہے اور قادر بھی ہے۔

(991) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ بَيَاتِ غَفۡلَةٍ، وَ صَبَاحِ نَدَامَةٍ.

خدایا! ہم تجھ سے پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری رات غفلت میں گزرے اور صبح پشیمانی ہو۔

(992) اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا تُبۡتُ مِنۡهُ اِلَيۡكَ ثُمَّ عُدۡتُ فِيۡهِ، وَ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِمَا وَعَدۡتُكَ مِنۡ نَفۡسِيۡ ثُمَّ اَخۡلَفۡتُكَ، وَ اَسۡتَغۡفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِيۡ اَنۡعَمۡتَ بِهَا عَلَيَّ، فَتَقَوَّيۡتُ بِهَا عَلٰى مَعۡصِيَتِكَ.

اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے ان باتوں کی معافی مانگتا ہوں کہ جن میں میں نے توبہ کی اور پھر اپنی توبہ توڑ کر انہی کاموں کو انجام دیا اور معافی کا طلب گار ہوں ان کاموں میں جن میں میں نے اپنی طرف سے تیرے ساتھ وعدہ کیا اور پھر وعدہ خلافی کی اور معافی کا طلب گار ہوں تیری ان نعمتوں کے بارے کہ جو تو نے مجھ پر انعام فرمائیں اور ان کے ذریعہ میں نے تیری معصیت کے لیے طاقت حاصل کی۔

(993) اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَقُوۡلَ حَقًّا لَيۡسَ فِيۡهِ رِضَاكَ اَلۡتَمِسُ بِهٖ اَحَدًا سِوَاكَ، وَ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَتَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِشَيۡءٍ يَشِيۡنُنِيۡ عِنۡدَكَ، وَ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَكُوۡنَ عِبۡرَةً لِاَحَدٍ مِنۡ خَلۡقِكَ وَ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ يَكُوۡنَ اَحَدٌ مِنۡ خَلۡقِكَ اَسۡعَدَ بِمَا عَلَّمۡتَنِيۡ مِنِّيۡ.

(آپؑ کی ایک دعا:) " اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کوئی ایسی حق کی بات کروں جس میں تیری رضا نہ ہو اور اس میں تیرے سوا کسی اور کی خوشی و رضامندی ہو۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں لوگوں کے سامنے اپنے لیے ایسی شے کو زینت قرار دوں کہ جو مجھے تیرے سامنے عیب دار دکھائے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں تیری مخلوق میں سے کسی کے لیے عبرت کا سبق بن جاؤں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تو نے مجھے کوئی تعلیم عطا کی ہو اور کوئی دوسرا اس پر عمل کرکے میرے سے زیادہ سعادت مند بن جائے اور میں محروم رہوں۔"

(994)يَا مَنْ لَيْسَ هُوَ اِلَّا هُوَ، يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ، اُعْفُ عَنِّيْ.

(آپؑ کی ایک دعا:) "اے وہ ذات کہ کوئی نہیں ہے مگر وہ ہے۔ اے وہ ذات کہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے مگر وہی جانتا ہے! مجھے معاف فرما۔"

(995)اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْآمَالَ مَنُوْطَةٌ بِكَرَمِكَ، فَلَا تَقْطَعْ عَلَائِقَهَا بِسَخَطِكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ مِنَ الْحَوْلِ وَ الْقُوَّةِ اِلَّا بِكَ، وَ اَدْرَأُ بِنَفْسِي عَنِ التَّوَكُّلِ عَلٰى غَيْرِكَ.

(آپؑ کی ایک دعا:) "اے اللہ تعالیٰ! تمام آرزوئیں تیری ذات کے کرم سے مربوط ہیں۔ پس ان کے تعلق کو اپنی ناراضگی سے قطع نہ فرما۔ خدایا! میں ہر قسمی طاقت و قوت سے تیری طاقت و قوت کے علاوہ دوری اختیار کرتا ہوں۔ اور اپنے آپ کو تیرے اوپر توکل کرنے کے علاوہ باقی سب سے دور کرتا ہوں۔"

(996)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ كَلِمَاتِكَ وَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ، صَلَاةً لَا نِهَايَةَ لَهَا، وَ لَا غَايَةَ لِاَمَدِهَا.

(آپؑ کی ایک دعا:) "اے اللہ تعالیٰ! محمدؐ و آل محمدؐ پر اس وقت صلوات بھیج جب بھی ذکر کرنے والے ذکر کریں۔ اور اس وقت بھی کہ جب ذکر صلوات سے ذکر کرنے والے غافل ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ! محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنے کلمات کی تعداد کے مطابق اور اپنے علم کے احاطہ و معلومات کے مطابق صلوات بھیج۔ ایسی صلوات کہ بے انتہا ہو۔ اور جس کی مدّت ختم ہونے والی نہ ہو۔"

(997) سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الَّذِی لَیْسَ غَیْرُهٗ، سُبْحَانَ الدَّائِمِ الَّذِی لَا نَفَادَ لَهٗ، سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِی لَا اِبْتِدَاءَ لَهٗ، سُبْحَانَ الْغَنِیِّ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ، وَ لَا شَیْءَ مِنَ الْاَشْیَاءِ یُغْنِیْ عَنْهُ.

پاک و پاکیزہ ہے وہ یکتا کہ جس کے سوا کوئی اور نہیں۔ پاک ہے وہ دائم ذات کہ جس کو ختم ہونا نہیں ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جو ایسا قدیم ہے کہ جس کی کوئی ابتدا نہیں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو ہر شے سے بے نیاز ہے لیکن کوئی بھی شے اس سے بے نیاز نہیں۔ سب اسی کے محتاج ہیں۔

(998) یَا اللّٰهُ، یَا رَحْمَانُ، یَا رَحِیْمُ، یَا حَیُّ، یَا قَیُّوْمُ، یَا بَدِیْعَ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ، یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ: اُعْفُ عَنِّیْ.

(آپؑ کی ایک دعا:) "اے اللہ تعالیٰ! اے رحمٰن! اے رحیم! اے حیّ! اے قیّوم! اے زمین و آسمانوں کو وجود بخشنے والے! اے صاحبِ جلال و عزّت و اکرام! مجھے معاف فرما دے اور مجھ سے در گزر فرما۔"